کتب خانہ
کلیہ جامعہ عثمانیہ

سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت

اور

اوسکی باجگزار ریاستین

جس مین سلطنت عثمانیہ اور مصر قبرس بلگیریا ٹیونس سموس اور بوسینا وہرزی گوینا کے ہر ایک ملکی صیغہ تجارت رقبہ و آبادی فوجی و بحری طاقت طرز آئین و حکومت سرشتہ تعلیم ریلوے قرضجات قومی اور صنعت و حرفت کی موجودہ کیفیت شرح و بسط کے ساتھ واضح کیگئی ہے

مرتبہ

مولوی محمد انشاء اللہ زمیندار انعام آباد ضلع گوجرانوالہ

بار اول ۱۸۹۷ء

مطبع روز بازار امرتسر مین شیخ غلام محمد صاحب منشی فاضل کے اہتمام سے شائع ہوا

۱۹۸۵

۹۲۹۲۶

التماس

اِس رسالہ کو جسمین سلطنت عثمانیہ کے تمام ملکی صیغون تجارت وصنعت وحرفت قومی قرضونکی موجودہ کیفیت جیسی کہ وہ سنہ ۱۸۹۶ء مین تھی درج کرنیکے علاوہ مصر ونہر سویز۔ ٹیونس۔ بلگیریا۔ قبرس و بوسینا ہرزی گوینا وساموس کی باجگذار وماتحت ریاستون اور صوبون کی موجودہ حالت بھی بیان کردی گئی ہے۔ ٹیونس اسوقت فرانس کی زیرحفاظت ہے اور بظاہر اوسکا کوئی تعلق سلطنت عظمی عثمانیہ سے نہین رہگیا۔ لیکن مینے اوسکو باجگذار ریاستون کی ذیل مین شمار کرنیکی وجوہات اصل کتاب کے حاشیہ متعلق ٹیونس مین بتادئی ہین اس رسالہ کو جیساکہ بیست سالہ عہد حکومت سلطان عبدالحمید خان کے اکثر حواشی سے معلوم ہورہا ہے کتاب مذکور کے ساتھہ بطور ضمیمہ ملحق کرنیکا ارادہ تہامگر دونون کتابون کا اپنی اپنی جگہہ اس قدر حجم بڑہگیا کہ اسکو علیحدہ کتاب کی شکل مین شایع کرنا ضروری ہوگیا مین امید کرتا ہون کہ اس رسالہ کو میری دوسری کتابون کے ساتھہ پڑہنے سے ناظرین کو سلطنت علیہ عثمانیہ کے متعلق کامل آگاہی اور واقفیت ہوجائیگی۔ والسلام۔

خاکسار۔ بندہ محمد انشاء اللہ عفی عنہ زمیندار انعام آباد ضلع گوجرانوالہ واڈیٹر اخبار وکیل امرتسر

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
فرمانروا سلطان۔	۱	تجارتی جہازات اور جہازرانی۔	۳۷
اونکی اولاد واحفاد ولواحقین۔	۱	صیغہ ڈاک وریلوے۔	۳۸
مختصر تاریخ۔	۲و۳	اوزان وپیمانے وسکے۔	۳۹
اسماے سلاطین آل عثمان معہ سنہ جلوس	۴	ریاست بلگیریا جسکی صیغہ وار حالت بیان کیگئی ہے۔	۴۱
آئین حکومت وموجودہ وزارت۔	۵	جزیرہ ساموس۔	۴۹
رقبہ وآبادی صوبہ وار۔	۷	سفراء وقونصلین۔	۵۰
صیغہ تعلیم ومذہب۔	۱۱	مصر کی صیغہ وار حالت ومختصر تاریخ معہ چند حواشی۔	۵۱
صیغہ مال۔	۱۳	صوبہ بوسینا وہرزی گوینا۔	۹۱
حفاظت ملک بری وبحری طاقت معہ اسامی جہازات	۲۱	جزیرہ قبرس۔	۹۳
پیداوار اور صنعت وحرفت۔	۲۹	ٹیونس۔	۹۷
تجارت۔	۳۱	ترکی بجٹ برای سنہ ۰۸-۱۹۰۷ء وموجودہ مالی حالت۔	۱۰۱

سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت

اور اوسکی باجگزار ریاستیں

(مترجمہ از سٹیٹسمین ایئر بک بابت سنہ ۱۸۹۶ عیسوی +)

فرمانروا سلطان

اعلیحضرت ظل قدرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سلطان عبد الحمید خان ثانی الغازی۔ جو ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۴۲ء مطابق ۱۶ شعبان سنہ ۱۲۵۸ ہجری المقدس میں متولد ہوئے۔ سلطان عبد المجید کے خلف ثانی ہیں۔ اپنے بڑے بھائی سلطان مراد خامس کے عزل پر ۳۱ اگست سنہ ۱۸۷۶ء کو جادہ افروز مسند خلافت ہوئے +

اولاد و امجاد امیر المومنین

۱۔ محمد سلیم آفندی ۔ ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۷۰ء کو متولد ہوئے۔

۲۔ زکیہ سلطانہ ۔ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۷۱ء کو پیدا ہوئیں۔

۳۔ نعیمہ سلطانہ ۔ ۵ اگست سنہ ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوئیں

۴۔ عبد القادر آفندی ۔ ۲۳ فروری سنہ ۱۸۷۸ء کو متولد ہوئے۔

۵۔ احمد آفندی ۔ ۱۴ مارچ سنہ ۱۸۷۸ء کو پیدا ہوئے۔

۶۔ نعیلہ سلطانہ ۔ ۸ جنوری سنہ ۱۸۸۴ء کو پیدا ہوئیں۔

۷۔ محمد برہان الدین آفندی ۔ ۱۹ دسمبر سنہ ۱۸۸۵ء کو متولد ہوئے +

برادران و خواہران خلیفۃ المسلمین

۱۔ محمد مراد آفندی ۔ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوئے۔ ۳۰ مئی سنہ ۱۸۷۶ء کو اپنے چچا سلطان عبد العزیز شہید کے عزل پر تخت نشین ہوئے مگر بعد میں کونسل وزرا نے مرض دیوانگی کا مریض قرار دیکر ۳۱ اگست سنہ ۱۸۷۶ء کو معزول کر دیا۔

۲۔ جمیلہ سلطانہ ۔ ۱۸ اگست سنہ ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوئیں۔ ۳ جون سنہ ۱۸۵۸ء کو محمود جلال الدین پاشا خلف احمد فتحی پاشا سے بیاہی گئیں۔ اب بیوہ ہیں +

۳۔ محمد رشاد آفندی ۔ ۳ نومبر ۱۸۴۴ء کو پیدا ہوئے۔ ولیعہد یہی شہزادہ ہے۔

۴۔ سنیہ سلطانہ ۔ ۲۱ نومبر ۱۸۵۱ء کو پیدا ہوئین۔ اور محمود پاشا مرحوم پسر خلیل پاشا سے بیاہی گئین۔

۵۔ مدحیہ سلطانہ ۱۸۵۷ء مین پیدا ہوئین۔ پہلے ۱۸۷۹ء مین نجیب پاشا سے بیاہی گئین ۱۸۸۵ء مین بیوہ ہوئین۔ پھر دوبارہ ۳۰ اپریل ۱۸۸۶ء کو فرید پاشا سے بیاہی گئین۔

۶۔ وحید الدین آفندی ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوئے۔

۷۔ سلیمان آفندی[له] ۔ ۱۲ جنوری ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوئے۔

امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سلطان عبد الحمید خان ثانی الغازی خاندان عثمان کے ۳۵ وین سلطان اور فتح اسلام بول کے بعد ۲۸ وین شہنشاہ ہین۔ خاندان عثمانیہ مین قانون وراثت اولادِ ذکور کی عمر کے کم و بیش ہونیکی مطابق ہے۔ تمام اولاد جو حرم سلطانی مین خواہ آزاد یا کنیزک کے بطن سے پیدا ہو جائیں اور مساوی حقوق رکھتی ہے۔ بیٹا اوسی صورت مین باپ کا جانشین ہوتا ہے جب کہ کوئی چچا یا عمزاد بھائی اوس سے بڑا عمر مین موجود نہ ہو۔

سلاطین عثمانیہ کئی صدیون سے باقاعدہ ازدواج نہین کرتے۔ حرم سرا کی خاتونین جو خواہ زرخرید ہون یا برضی خود آئین۔ زیادہ تر اون اضلاع کی ہوتی ہین جو قلمرو عثمانیہ سے باہر ہین۔ اور خاصکر سرکیشیا سے زیادہ آتی ہین ان خواتین مین سے سلاطین عموماً سات کو منتخب کرتے ہین جو قادین یعنے بیگیات حرم کہلاتی ہین۔ اور باقی اوالیک پکاری جاتی ہین۔ اور قادینونکی خادمہ متصور ہوتی ہین۔ حرم سرا کی منتظمہ ایک معمر قادین ہوتی ہے۔ اوس کا خطاب خزندار قادین ہوتا ہے۔ اور وہ خواجہ سراؤن کے سردار کی وساطت سے بیرونی دنیا سے تعلق رکھتی ہے یعنی محلسرا کیلئے تمام خرید و فروخت اوس کے ذریعہ سے کرتی ہے یہ سردار قزلر آغا کہلاتا ہے۔ اور وزیر اعظم کے برابر رتبہ رکھتا ہے۔ مگر شاہی جلوس مین وزیر اعظم سے بھی فائق مرتبہ پر ہوتا ہے۔

ترکون کا نام پہلے پہل ۱۰۴۸ء مین یوروپ مین سنا گیا جب کہ وہ تاتار سے نقل وطن کرکے آرمینیا مین پہونچے۔ مگر اونکی شہرت ۱۳۰۰ء کے قریب سے شروع ہوئی۔ بانی خاندان عثمانیہ یعنی عثمان غازی کی زیر حکومت اونہون نے ایشیا کے کئی مقامات کو فتح کیا۔ شہر نیسیا پر قبضہ کیا اور ۱۳۲۶ء مین بروصہ کو اپنا دار الخلافہ بنایا۔

له کتاب سٹیٹسمین ایر بک ۱۸۸۶ء کے صفحہ کی حاشیہ پر ۱۲ بھائی اور بہنون کے نام درج ہین۔ اور وہان تاریخین بھی بعض جگہ مختلف ہین سو وہ نام و تاریخین ۱۸۸۶ء کی اسٹیٹسمین ایر بک سے لیگئی تہین۔ اسلیئے ۱۸۹۶ء کی سالانہ کتاب مین باقی ۵ بھائی بہنون کے نام درج نہ ہونے سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ وہ جوار رحمت الٰہی مین جا بسے ہونگے۔ اور کہ اختلاف تواریخ مزید احتیاط سے جو پچھلی سالانہ کتابون مین ملحوظ رکھی گئی واقعہ ہوا ہے مولف ۱۲

یوروپ مین ترک اولاً سنہ ۱۳۵۶ء مین داخل ہوئے جبکہ اونکی ایک فوج نے جس مین دو ہزار سپاہی تھے قیصر بوطونیا طیس کو اوسکے رقیب کے برخلاف مدد دینے کیلئے باسفرس سے عبور کیا۔ چودہوین صدی کے اختتام پذیر ہونے تک اونہون نے تھسلی۔ مقدونیہ اور بلغاریا کو فتح کرلیا۔ اور تقریباً تمام مغربی ایشیاء کے حکمران تسلیم کرلیے گئے۔ قسطنطنیہ کا پہلے ترکون نے ۱۳۹۲ء مین محاصرہ کیا۔ مگر وہ فتح ۱۴۵۳ء مین ہوا۔ اور اوس وقت سے لیکر اب تک سلطنت عثمانیہ کا دارالخلافہ ہے۔

محمد ثانی فاتح قسطنطنیہ نے اوسکی فتح کے بعد طرابزون۔ والیشیا۔ بوسینیا۔ سرویا اور موریا کو فتح کیا۔ بایزید دوم اور سلیم اول کے وقت مصر قطعی طور پر فتح کیا گیا۔ اور شام۔ سرکیشیا۔ اور مالڈیویا قلمرو عثمانیہ مین شامل کیے گئے۔ ۱۵۲۲ء مین سلیمان اول نے رہوڈس کو فتح کیا۔ ۱۵۲۶ء مین ہنگری پر حملہ کیا۔ اور وائنا کا محاصرہ کیا۔ مگر یہ محاصرہ اوٹھا لینا پڑا۔ اور اوس سے بعد زمانہ کی ناہنجاریون کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اوس وقت صرف یوروپ مین دو لاکھ تیس ہزار مربع میل ملک ترکون کے ماتحت تہا۔ مگر اوسی وقت سے سلطنت کی شوکت مین تنزل آنے لگ گیا۔ ۱۶۹۹ء مین ترک بالائی ہنگری اور صوبہ ٹرین سلوینا سے نکالدیے گئے اور کچھ عرصہ کیلئے والیشیا اور مالڈیویا (فلاق و بغدان) بھی اون کو خالی کرنا پڑا۔ ۱۷۶۹ء مین روس سے جنگ شروع ہوئی۔ جس کا خاتمہ اسپر ہوا کہ ترکون کو کریمیا چھوڑنا پڑا۔ روسی سرحد دریائے بگ و نیسپر تک بڑھ آئی صوبجات دریائے ڈنیوب یعنی والیشیا و مالڈیویا کو جزوی آزادی ملگئی۔ اور روسیون کو آبنائے ڈارڈنیلز سے اپنے بیڑہ کو بلا روک ٹوک گذارنے کا استحقاق حاصل ہوگیا۔

۱۸۰۶ء مین روس سے پہر جنگ ہوئی جس کا انجام یہ ہوا کہ ۱۸۱۲ء مین روسی سرحد اور بڑھکر دریائے پرتھ تک آگئی۔ یونانیونکی بغاوت جو ۱۸۲۲ء سے ۱۸۲۸ء تک رہی اجنبی دول کی مداخلت سے یونان کی آزادی پر ختم ہوئی۔

۱۸۳۲ء مین روس نے ٹرکی کا معاون ہوکر محمد علی پاشا گورنر مصر کی پیشقدمی کو جو قسطنطنیہ پر بڑہا چلا آتا تہا کامیابی کے ساتھ روکا۔ مگر ٹرکی کا اقتدار اوس وقت سے مصر پر برائے نام رہگیا۔

۱۸۴۱ء کے معاہدہ کے رو سے ٹرکی حقیقتاً دول عظام کے زیر حفاظت ہوگئی۔ اور اوسکی آزادی و سلامتی کی ذمہ واری لیگئی۔ ۱۸۵۳ء مین روس نے اعلان جنگ کیا۔ اور گو انگلستان و فرانس نے ٹرکی کی مدد کی۔ اور وہ خود بھی جنگی معرکون مین کامیاب رہی۔ مگر اوسکو اس جنگ سے کوئی فائدہ نہ حاصل ہوا۔

۱۸۵۸ء مین مالیشیا اور مالڈیویا نے متفق ہوکر ایکطرح سے اپنی کامل آزادی کا اعلان کردیا۔ ۱۸۷۸ء کی جنگ روس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلغاریا۔ مشرقی رومیلیا۔ تھسلی اور مشرقی آرمینیا کا کچھ حصہ قبضہ سے نکل گئے۔ رومینیا۔ سرویا اور

مانٹی نیگرو قطعی آزاد ہو گئے۔ اور صوبجات بوسینیا اور ہرزی گوینا سلطنت آسٹریا ہنگری کو۔ اور قبرس انگلستان کو انتظام کے لیئے مل گئے۔

(اسمائے سلاطین آل عثمان معہ سنہ جلوس)

نام	سنہ جلوس	نام	سنہ جلوس	نام	سنہ جلوس
۱- عثمان	۱۲۹۹ء	۲- ارخان	۱۳۲۶ء	۳- مراد اول (خداوندیگار)	۱۳۶۰ء
۴- یلدرم بایزید	۱۳۸۹ء	۵- سلیمان اول	۱۴۰۲ء	۶- چلبی محمد اول جامع	۱۴۱۳ء
۷- مراد ثانی	۱۴۲۱ء	۸- محمد ثانی فاتح	۱۴۵۱ء	۹- بایزید ثانی	۱۴۸۱ء
۱۰- یاوز سلیم	۱۵۱۲ء	۱۱- سلیمان ثانی صاحبقران	۱۵۲۰ء	۱۲- سلیم ثانی	۱۵۶۶ء
۱۳- مراد ثالث	۱۵۷۴ء	۱۴- محمد ثالث	۱۵۹۵ء	۱۵- احمد اول	۱۶۰۳ء
۱۶- مصطفی اول	۱۶۱۷ء	۱۷- عثمان ثانی	۱۶۱۸ء	۱۸- مراد چہارم فاتح بغداد	۱۶۲۳ء
۱۹- ابراہیم	۱۶۴۰ء	۲۰- محمد چہارم شکاری	۱۶۴۹ء	۲۱- سلیمان ثالث	۱۶۶۷ء
۲۲- احمد ثانی	۱۶۹۱ء	۲۳- مصطفی ثانی	۱۶۹۵ء	۲۴- احمد ثالث	۱۷۰۳ء
۲۵- محمود اول	۱۷۳۰ء	۲۶- عثمان ثالث	۱۷۵۴ء	۲۷- مصطفی ثالث	۱۷۵۷ء
۲۸- عبدالحمید اول	۱۷۷۴ء	۲۹- سلیم ثالث	۱۷۸۹ء	۳۰- مصطفی چہارم	۱۸۰۷ء
۳۱- محمود ثانی	۱۸۰۸ء	۳۲- عبدالمجید	۱۸۳۹ء	۳۳- عبدالعزیز	۱۸۶۱ء
۳۴- مراد پنجم	۳۰ مئی ۱۸۷۶ء	۳۵- امیر المومنین عبدالحمید خان ثانی الغازی خلد اللہ ملکہ وسلطانہ	۳۱ اگست ۱۸۷۶ء		

ہر ایک سلطان کی اوسط ایام حکومت سترہ سال ہیں۔

سلطان سلیم اول عظیم الشان نے ۱۵۱۷ء میں مصر فتح کیا۔ اور اسی سال میں محمد دوازدہم خلیفہ بنو عباسیہ نے خلافت سلطان سلیم کے سپرد کی۔ اور تلوار علم اور عبائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وبارک وسلم اسکو عطا کی۔

سلطان المعظم کی سول لسٹ (صرف خاص کی رقم) مختلف بیان کی جاتی ہے کوئی دس لاکھ پونڈ کہتا ہے اور کوئی بیس لاکھ۔ اور کوئی ان دونوں کے بین بین۔ سرکاری املاک کا حصہ کثیر شاہی خاندان کے سپرد ہے۔ اور اون کی آمدنی اسکے مصرف میں آتی ہے چند برسوں سے سول لسٹ کی مدات آمدنی کا انتظام درست کیا گیا ہے مگر اب بھی وہ حرم اور دربار کے اخراجات کو مکتفی نہیں بتائی جاتیں۔ حرم اور دربار کے متوسلین کا شمار پانچ ہزار سے متجاوز ہے

سنہ ۰۸ء کے بجٹ (موازنہ) مین محلسرائے سلطانی کے اخراجات کی بابت ۶۲۲،۴۷،۱۱۶ پیاسٹر (سو پیاسٹر برابر مین ایک پونڈ ترکی کے) اور شہزادگان کے وظائف کی بابت ۲۳۴،۵۰۲۱۲ پیاسٹر یعنی فی الجملہ سات لاکھ ۵۸ ہزار پونڈ انگریزی درج کیئے گئے تھے۔

آئین و حکومت

سلطنت کی تمام بنیادی قوانین احکامِ قرآنی پر مبنی ہین سلطان کا اختیار غیر محدود ہے۔ بشرطیکہ اوس کا حکم اصول اسلام اور احکام قرآن کے نقیض نہ ہو۔ قرآن کریم کے بعد قوانین ملتقی واجب التعمیل سمجھے جاتے ہین۔ یہ احادیث واقوال پیغمبر سرورِ کائنات اور اون کے خلفائے راشدین کے فیصلہ جات اور اجتہادات کے مجموعہ کا نام ہے۔ انکی پابندی بادشاہ اور رعایا دونون پر مساوی ہے انکے علاوہ ایک اور بھی مجموعہ قانون ہے جسے قانون نامہ کہتے ہین۔ اور جس کو سلیمان عظیم الشان نے اپنے اور اپنے سے پہلے سلاطین کے قوانین سے مرتب کیا۔ اس قانون نامہ کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے مگر ویسی ہی عزت کی نگاہ سے جس سے کہ قوانین ربانی کے مقابلہ مین انسانی حکومت کے احکام کو دیکھا جا سکتا ہے

سلطان کی شاہانہ نگرانی مین عاملانہ اختیار اور اختیار وضع قوانین کو دو اعلیٰ عہدہ دار یعنے صدر اعظم جو دنیاوی حکومت کا صدر ہے۔ اور شیخ الاسلام جو مذہب کا افسر اعلیٰ ہے برتتے ہین۔ دونون کو سلطان مقرر کرتا ہے۔ مگر آخرالذکر کی تقرری مین علماء یعنے عدالتی عہدہ دارون اور مذہبی امامون کی تمام تر منظوری حاصل کیجاتی ہے۔ شیخ الاسلام جماعت علماء کا صدر نشین ہوتا ہے۔ لیکن وہ بذات خود امامت وغیرہ کا کام نہین کرتا۔ علماء کے ساتھ مفتیون یعنی شارحین قرآن کی جماعت تعلق رکھتی ہے۔ تمام بڑے بڑے جج، مفسر، واضعان قانون اور علم ادب کے بڑے بڑے اساتذہ علماء ہی ہوتے ہین۔ اور مفتی اون کو اپنے حضور طلب کر سکتا ہے۔ بڑے بڑے ملکی عہدہ دارون کی خطاب آفندی۔ بے اور پاشا ہین۔

مغربی یوروپ کی ریاستون کے نمونہ پر چند عثمانی گورنمنٹون نے مختلف ازمنہ مین طرز حکومت و آئین کی تجاویز تیار کین۔ سب سے اول سلطان عبد المجید نے اون کو اپنے خط ہمایون مین درج کرکے ۱۸ فروری ۱۸۵۶ء کو شائع کیا۔ اور سب سے آخر سلطان عبد الحمید نے نومبر ۱۸۷۶ء مین اسکے متعلق فرمان نافذ فرمایا۔ مگر تجاویز اصلاح کا عملدرآمد سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت مین ناممکن معلوم ہوتا ہے۔

وزیر اعظم گورنمنٹ کا صدر اور بادشاہ کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اور کاروبار سلطنت کے انصرام مین مجلس خاص یا پریوی کونسل جو انگریزی کیبنٹ (مجلس وزراء) کے مشابہ ہے اوسکی معین ہوتی ہے۔ مجلس خاص مین مندرجہ

ذیل ارکین ہوتے ہین۔

(۱)۔ وزیر اعظم (۲) شیخ الاسلام (۳) وزیر صیغہ اندرونی (۴) وزیر صیغہ جنگ۔ (۵) وزیر اوقاف (۶) وزیر سررشتہ تعلیم (۷) وزیر تعمیرات عامہ۔ (۸) کونسل آف سٹیٹ (مجلس شوریٰ) کا ممبر مجلس۔ (۹) وزیر صیغہ خارجیہ (۱۰) وزیر محکمۂ مال۔ (۱۱) وزیر صیغہ میز بحری (۱۲)۔ وزیر عدالت عامہ (۱۳) وزیر سول لسٹ (صرف خاص)

تمام سلطنت ۳۱ ولائیتون یا گورنمنٹون مین منقسم ہے اور یہ پھر سنجقون (صوبون) قضاؤن (ضلاع) ناحیہ (تحصیل یا حصہ ضلع) اور قرین (دیہات) مین منقسم ہین۔ ہر ولائیت پر ایک ولی یا گورنر جنرل متعین ہے جو سلطان کا نائب ہوتا ہے اور اوسکی مدد کے لیئے پراونشل کونسل (مجلس صوبہ) موجود ہوتی ہے۔ صوبون۔ اضلاع تحصیلون اور دیہات پر گورنر کے زیر فرمان متصرف۔ قائمقام۔ مدیر اور مختار مقرر ہین۔

ولائیتونکی حدود پولیٹیکل وجوہات کی بناء پر اکثر ترمیم ہوتی رہتی ہین۔ اسی وجہ سے سلطنت کی چھ سنجقین گورنرون کے ماتحت نہین رکھی گئین۔ اونپر سلطان اعظم براہ راست متصرف مامور فرماتے این اور وہ سنجقین متصرفات کہلاتی ہین۔ تمام رعایا خواہ وہ کیسی ہی ادنےٰ حیثیت کی ہون سلطنت کے اعلےٰ ترین عہدے بھی اونکیلیئے مسدود نہین اور وہ اوسپر مامور ہوسکتی ہین۔ تمام مسلمان قانونکی نگاہ مین مساوی ہین۔

معاہدات کے روسے وہ اجنبی جو ٹرکی مین رہائش پذیر ہون۔ اپنے اپنے ممالک کے قوانین کے تابع ہوتے ہین اور اون کے ایسے مقدمات جن مین ترکی رعایا کا تعلق نہ ہو۔ اوس عدالت مین پیش ہوتے ہین۔ جن کا حاکم خود اون کا اپنا قونصل ہو۔ جو اجنبی ٹرکی مین جائیداد غیرمنقولہ کے مالک ہون اون کے ایسے مقدمات جو ملکیت ارضی کے متعلق ہون۔ عثمانیہ دیوانی عدالتون مین منفصل ہوتے ہین۔ اور جو مقدمات ترکی رعایا اور اجانب کے درمیان ہون وہ بھی عثمانیہ عدالتون مین پیش ہوتے ہین مگر ایسی صورت مین اجنبی قونصل کا ترجمان یہ دیکھنے کے لیئے کہ تجویز مقدمہ بروئے قانون ہوتی ہے کہ نہین۔ عدالت مین موجود رہتا ہے۔ اور اگر فیصلہ (خواہ دیوانی ہو یا فوجداری) اجنبی کے برخلاف ہو۔ تو اوسکی تعمیل اجنبی کی قونصل کی معرفت ہوتی ہے۔ جو مقدمات مختلف قومیت رکھنے والے دو اجنبیون کے درمیان ہون وہ مدعا علیہ کی عدالت مین رجوع ہوتے ہین +

وزیر اعظم — خلیل رفعت پاشا — ۹ نومبر ۱۸۹۵ء کو مقرر ہوئے۔

شیخ الاسلام — جمال الدین آفندی — ستمبر ۱۸۹۱ء مین مقرر ہوئے۔

وزیر صیغہ اندرونی — محمود جلال الدین پاشا — ۹ نومبر ۱۸۹۵ء کو مقرر ہوئے۔

وزیر صیغہ خارجیہ	توفیق پاشا۔	۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو مقرر ہوئے۔
وزیر صیغہ مال	ناظف پاشا	۲۹ جنوری ۱۸۹۶ء کو دوبارہ مقرر ہوئے۔
وزیر معدلت عامہ	عبدالرحمن پاشا	۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو مقرر ہوئے۔
مجلس شوریٰ کے میر مجلس	سعید پاشا۔	ایضاً

رقبہ و آبادی

سلطنت عثمانیہ کا کل رقبہ (بمعہ باجگزار ریاستون کے) تقریباً سولہ لاکھ نو ہزار دو سو چالیس مربع میل اور کل آبادی تخمیناً تین کروڑ بانوے لاکھ بارہ ہزار ہے۔ بایں تفصیل۔

ملک	رقبہ مربع میل مین	آبادی
(۱) براہ راست مقبوضات		
یوروپ مین	۶۱۲۰۰	۴۷۸۰۰۰۰
ایشیا مین	۶۸۷۶۴۰	۲۱۶۰۸۰۰۰
افریقہ مین	۳۹۸۷۳۸	۱۳۰۰۰۰۰
(۲) باجگزار صوبے میزان	۱۱۴۷۵۷۸	۲۷۶۸۸۰۰۰
بلگیریا بمعہ مشرقی رومیلیا	۳۷۸۶۰	۳۱۵۴۳۷۵
بوسنیا۔ ہرزی گوینا اور نوی بازار جو آسٹریا کے زیر انتظام ہین	۲۳۵۷۰	۱۵۰۴۰۹۱
جزیرہ سموس	۲۳۲	۴۸۵۰۰
مصر	۴۰۰۰۰۰	۶۸۱۷۲۶۵
میزان	۴۶۱۶۹۲	۱۱۵۲۴۱۳۱
میزان کل	۱۶۰۹۲۴۰	۳۹۲۱۲۱۳۱

[۱] مسٹر سکاٹ کلٹی ترتیب کنندہ کتاب سٹیٹسمین ییر بک نے جدول در رقبہ و آبادی کی اعداد مین جزیرہ قبرس کا نام اور اسکا رقبہ و آبادی درج نہین کی ہے شاید ادنکو میراث جلد ختم سمجھ بیٹھے ہین مگر اوسکی بابت انگلستان سلطان کو برابر ۹۲ ہزار پونڈ سالانہ خراج دینا پڑتا ہے اور شاید اسکو عنقریب خالی بھی کرنا پڑے اوس کا رقبہ ۳۵۸۴ مربع میل اور آبادی ۲۰۹۲۸۶ ہے اسیطرح ٹیونس کو بھی جسکا رقبہ ۴۵ ہزار مربع میل اور آبادی ۱۵ لاکھ ہے ٹرکی کا تحت صوبہ تصور کرتا ہون ۱۲ مولف

نقشہ ذیل مین براہِ راست مقبوضات کی ہر ایک ولائیت کا نام مع آبادی درج کیا جاتا ہے سلطنت عثمانیہ مین مردم شماری ۱۸۸۱ء مین شروع ہوئی تھی۔ اوس کے مطابق اعداد دیئے گئے ہین اور جن صوبون مین ابھی وہ تکمیل کو نہین پہونچی اوس کے نام کے ساتھ ستارہ کا نشان بنا دیا گیا ہے۔

نام ولائیت	رقبہ مربع میل مین	آبادی بروے مردم شماری	اوسط آبادی فی مربع میل	کیفیت
یوروپ:۔				
قسطنطنیہ و مضافات	۵۸۶۷ (۱)	۸۹۵۴۷۰	۱۵۳	(۱) اس رقبہ مین سے ۷۰۹ مربع میل علاقہ کے ایشیائی ساحل پر واقع ہین۔
ایڈریانوپل	۱۵۰۱۵	۸۳۶۰۴۴	۵۶	
سالونیکا	۱۳۶۸۴	۹۹۰۴۰۰	۷۲	
مناسطر	۷۶۴۳	۶۶۴۳۷۹	۸۷	
متصرفاتِ سرویا	۲۸۹۵	۱۰۰۰۰۰	۳۴	
کسووا	۹۲۶۴	۵۸۸۲۸۲	۶۳	
سقوطرا۔ (البانیا)	۴۵۱۶	۲۰۲۸۱۹	۴۵	
جنینیا	۷۰۲۵	۵۰۹۱۵۱	۷۲	
میزان یوروپی ٹرکی	۶۵۹۰۹	۴۷۸۶۵۴۵	۷۳	
ایشیا:				
ایشیاء کوچک:۔				
متصرفات اسمد	۴۲۹۶	۲۴۶۸۲۴	۵۷	
٭ بروصا	۲۶۲۴۸	۱۳۰۰۰۰۰	۴۹	
متصرفات بیگھا	۲۸۹۵	۱۲۹۰۴۷	۴۴	
مجمع الجزایر	۴۹۶۳	۳۲۵۸۶۶	۶۶	
٭ کریٹ	۲۹۴۹	۲۹۴۱۹۲	۹۶	
سمرنا	۱۷۳۷۰	۱۳۹۰۷۸۳	۸۰	
٭ قسطاموئی	۱۹۳۰۰	۱۰۰۹۴۶۰	۵۲	

نام ولائیت	رقبہ مربع میل میں	آبادی بروئے مردم شماری	اوسط آبادی فی مربع میل
انگورا	۳۲۳۳۹	۸۹۲۹۰۱	۲۷
قونیہ	۳۵۳۷۳	۱۰۸۸۱۰۰	۳۱
ادانہ	۱۴۴۹۶	۴۰۲۴۳۹	۲۸
سیواس	۳۲۳۰۸	۹۹۶۱۲۰	۳۱
طرابزون	۱۲۰۸۲	۱۰۴۷۷۰۰	۸۶
میزان (ایشیاء کوچک)	۲۰۴۶۱۸	۹۱۲۴۳۳۲	۴۴
آرمینیا و کردستان:-			
ارض روم	۲۹۶۱۴	۶۴۵۷۰۲	۲۲
معمورۃ العزیز	۱۴۶۱۴	۵۷۵۳۱۴	۳۹
دیاربکر	۱۸۰۷۴	۴۷۱۴۶۲	۲۶
٭ بطلس	۱۱۵۲۲	۳۸۸۶۲۵	۳۴
٭ وان	۱۵۴۴۰	۳۷۶۲۹۷	۲۴
میزان (آرمینیا)	۸۹۲۶۴	۲۴۵۷۴۰۰	۲۷
میسوپوٹیمیا (الجزیرہ):-			
موصل	۲۹۲۲۰	۳۰۰۲۸۰	۱۰
بغداد	۵۴۵۰۳	۸۵۰۰۰۰	۱۵
٭ بصرہ	۱۶۴۸۲	۲۰۰۰۰۰	۱۲
میزان (میسوپوٹیمیا)	۱۰۰۲۰۵	۱۳۵۰۲۸۰	۱۳
سیریا (شام):-			
حلب	۳۰۳۰۴	۹۹۴۶۰۴	۳۲
٭ زور	۳۸۶۰۰	۱۰۰۰۰۰	۳
٭ شام (یعنی دمشق)	۲۴۰۰۹	۶۰۴۱۷۰	۲۵

نام ولائیت	رقبہ مربع میل	آبادی	اوسط فی میل۔
بیروت	۱۱۷۷۳	۴۰۰۰۰۰	۳۴
متصرفات یروشلیم	۸۲۲۲	۳۳۹۱۶۹	۴۱
لبنان (اس صوبہ کو مراعات کثیر حاصل ہین)	۲۲۰۰	۲۴۵۰۰۰	۱۱۱
میزان (شام)	۱۱۵۱۰۸	۲۶۷۶۹۴۳	۲۳
عرب:-			
حجاز (تقریباً)	۹۶۵۰۰	۳۵۰۰۰۰۰	۳۶
یمن "	۷۷۲۰۰	۲۵۰۰۰۰۰	۳۲
میزان (عرب)	۱۷۳۷۰۰	۶۰۰۰۰۰۰	۳۴
میزان (ایشیا)	۶۸۲۹۳۱	۲۱۶۰۸۰۵۵	۳۱
افریقیہ:-			
طرابلس (تقریباً)	۳۹۸۷۳۸	۸۰۰۰۰۰	۳
بنغازی "		۵۰۰۰۰۰	
میزان (افریقیہ)	۳۹۸۰۳۸	۱۳۰۰۰۰۰	۳
میزان (سلطنت عثمانیہ)	۱۱۴۰۵۷۸	۲۰۶۹۴۶۰۰	۲۴

سلطنت عثمانیہ کی آبادیکی توم وار تفصیل ٹھیک معلوم نہین۔ یوروپ کے اون صوبون مین جو ترکونکی براہ راست ماتحت ہین۔ ترک یونانی اور البانی (ارنوط) مساوی تعداد مین بکثرت آباد ہین۔ دوسری قومین جو انمین آباد ہین یہ ہین۔ سروین۔ بلغاری۔ رومانوی۔ ارمنی۔ مگیر (مجر یعنے ہنگرین) خانہ بدوش جپسی۔ یہودی اور کیشین رسترین ارمنی۔ یہودی اور بیشمار دیگر قومون کے علاوہ چالیس لاکھ عرب ہین قسطنطنیہ کی آبادی مذہب وار ۱۸۸۵ء کی مردم شماری کی رو سے حسب ذیل ہی:-

مسلمان ۳۸۴۹۱۰۔ یونانی ۱۵۲۷۴۱۔ ارمنی ۱۴۹۵۹۰۔ بلغاری ۴۳۷۷۔ رومن کیتھولک (دیسی) ۶۴۴۲۔ یونانی لاطینی ۱۰۸۲۔ پراٹسٹنٹ (دیسی) ۸۱۹۔ یہودی ۴۴۳۶۱۔ اجنبی ۱۲۹۲۴۳

میزان ۸۷۳۵۶۵ -

دوسرے بڑے بڑے شہرونکی آبادی تخمیناً حسب ذیل ہے:

سالونیکا ڈیڑھ لاکھ۔ ایڈریانوپل ۷۰۰۰۰، مناسطر ۴۵ ہزار۔ ینفوطرا تیس ہزار۔ جنینیا بیس ہزار۔ سیمرنا دو لاکھ دمشق دو لاکھ۔ بغداد ایک لاکھ اسّی ہزار۔ حلب ایک لاکھ بیس ہزار۔ ارضروم ساٹھ ہزار۔ قیصریہ ساٹھ ہزار۔ موصل ۵۷ ہزار۔ صنعا پچاس ہزار۔ سیواس ۴۸ ہزار۔ مکہ معظمہ ۴۵ ہزار۔ طرابزون ۴۵ ہزار۔ ادانہ ۴۵ ہزار۔ دیاربکر ۴۰ ہزار۔ بروصہ ۵۰ ہزار۔ انگورا تیس ہزار۔ وان تیس ہزار۔ جدہ بیس ہزار۔ یروشلم ۴۱ ہزار۔ قونیہ ۴۵ ہزار۔ حیفا ۲۵ ہزار۔ صنعانیا پندرہ ہزار۔ طرابلس ۳۰ ہزار۔ (مدینہ منورہ تیس ہزار)

صوبہ لبنان پر (جہان میرونایٹ عیسائی اور ڈروس نیم کافر عرب آباد ہین) ایک عیسائی متصرف متعین ہے اس صوبہ کو بہت رعایتین ملی ہوئی ہین۔ اور اوسکی گورنمنٹ خاص قسم کی ہے۔ اوسکی آبادی دو لاکھ چھیالیس ہزار یعنے تقریباً ۱۱۱ کس فی مربع میل شمار کیگئی ہے۔

مذہب اور تعلیم

۱۳ جولائی ۱۸۷۸ء کے عہدنامہ برلن کی رو سے ایشیا اور یوروپ مین جس قدر سلطنت عثمانیہ رہگئی ہے اسمین اسکے دو بڑے مذہبی گروہ بتعداد ذیل ہین۔ مسلمان ایک کروڑ ساٹھ لاکھ اور عیسائی ۵۰ لاکھ ایشیا مین مسلمان نسبتاً بہت آباد ہین مگر یوروپ مین اونکی آبادی نصف کے قریب ہے۔ مقبوضات عرب و افریقہ مین مسلمانونکا شمار ستر لاکھ کے قریب اندازہ کیا گیا ہے۔ سلطنت عثمانیہ سات مندرجہ ذیل غیر اسلامی مذاہب کو تسلیم کرتی ہے (۱) لاطینی فرنگی یا کیتھولک جو رومن کیتھولک عقیدہ کے مطابق نماز پڑھتے ہین۔ وہ جنوا اور وینس کے اون باشندگانکی اولاد ہین جو قیاصرہ کے وقت اسکی سلطنت مین آکر آباد ہوگئے تھے۔ اس فرقہ مین ارمنی بلغاری اور دیگر اقوام کے رومن کیتھولک بھی شامل ہین (۲) یونانی (جو کلیسا یونانی کے پیرو ہین)۔ (۳) ارمنی (جن کا اپنا علیحدہ کلیسا ہے)۔ (۴) شامی اور منفقہ خالدی (اس فرقہ کے عیسائی بھی اپنا علیحدہ کلیسا رکھتے ہین)۔ (۵) میرونایٹ عیسائی جن کا بطریق مقام کنوبین واقع جبل لبنان مین رہتا ہے (۶) پروٹسٹنٹ (اس عقیدہ کے زیادہ تر ارمنی لوگ امیرکن اور انگریزی پادریونکی کوشش یا پولیٹیکل وجوہات سے معتقد ہوگئے ہین)۔ (۷) یہودی۔ ان ساتون مذہبی فرقون کو سلطنت عثمانیہ نے اپنی بے نظیر بے تعصبی سے اپنی اپنی مذہبی حکومت عطا کر رکھی ہے۔ بنابرین یونانیون اور ارمنیونکی بشپون اور بطریقون اور یہودیون کی حاخام باشی (یعنے بڑی پادری) کو بلحاظ اپنے اعمال کے مسلمان شیخ الاسلام کے تابع ہین۔ اون کے عہدے موروثی ہین۔ اور صرف شہنشاہی فرمان کی رو سے موقوف ہوسکتے ہین مگر جس طرح کہ عیسائیون مین پادریون کا ایک علیحدہ فرقہ قائم ہوگیا ہے کہ اونکے سوائے مذہبی عبادت کوئی اور نہین کراسکتا اسطرح سے مسلمانون مین اوسکا وجود موجود نہین۔ ان مین نہ صرف عہدہ داران سلطنت کے

عبادت کے مراسم بجا لاسکتے ہین۔ بلکہ ہر ایک مسلمان امام ہو سکتا ہے۔ اور قرآن شریف کی آیات پڑھ سکتا ہی چونکہ قرآن کریم مذہبی راہ نما ہونیکے ساتھ ہی مجموعہ قوانین اور سند حقوق العباد بھی ہے۔ اِس لیئے خادمان مذہبی اور مفسران و شارحین قانون مین بڑا گہرا تعلق ہے۔

قرآن شریف اور تلقی حصول تعلیم کا بہت شوق دلاتے ہین بنا برین ٹرکی کے تقریبًا تمام قصبات مین عرصہ مدید سے مدارس جاری ہین۔ اور بڑی بڑی مساجد کے ساتھ کالج اور کتب خانہ قایم ہین۔ مگر اُن درسگاہون مین جو تعلیم دیجاتی ہے وہ کسی قدر محدود ہے۔

سلطنت عثمانیہ مین[1] مساجد کی تعداد ۲۱۲ - اور صرف قسطنطنیہ مین ۳۷۹ ہے۔ اماموںکی تعداد ۱۱۶۰۰ ہے مساجد کے ساتھ ۱۷۰۸، ابتدائی مکاتب ہین جن مین تعلیم مفت ملتی ہے۔ اوقاف (مساجد و خانقاہین وغیرہ) کی غیر سرکاری آمدنی ۱۸۸۸ء کی جنگ سے پہلے تین کروڑ دو لاکھ پیاسٹر یعنے دو لاکھ ۱۵ ہزار پونڈ انگریزی سالانہ تھی مگر اب وہ دو کروڑ پیاسٹر یا ایک لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ رہگئی ہے۔ انکا خرچ ایک کروڑ پچاس لاکھ پیاسٹر (سوا لاکھ پونڈ) شمار کیا گیا ہے۔ شیخ الاسلام کا وظیفہ جو ستر لاکھ ۱۳ ہزار ۵ سو ۲۰ پیاسٹر (۵۹ ہزار پونڈ) ہے۔ اور مفتیون اور نائبین کے وظائف جو ۸۰ لاکھ ۶۰ ہزار ۹ سو ۴۴ پیاسٹر (۶۶ ہزار پونڈ) ہین۔ سرکاری خزانہ سے ادا ہوتے ہین اوقاف کو زیادہ تر آمدنی اون غیر منقولہ جائیدادون کی فروخت سے حاصل ہوتی ہے جو اون کو ہبہ کیجاتی ہین اور وقف کہلاتی ہین۔ سلطنت کے تمام شہرونکی متعلقہ جائیداد کا تقریبًا ۳/۴ حصہ اوقاف کی ملکیت ہے۔ اِس قسم کی جائداد کے خریدار اوقاف کو ایک نام نہاد سالانہ لگان ادا کرتے ہین۔ لیکن اگر وہ لاولد مر جائین تو جائیداد پھر اوقاف کا ملک ہو جاتی ہے۔

۱۸۸۸ء[2] مین سرکاری خزانہ سے اوقاف کو ۴۰۰۲۹۱ پیاسٹر (۷۵ ہزار پونڈ) دیئے گئے۔ اوسی سال مین سرکاری خزانہ سے مذہبی مقاصد پر مندرجہ ذیل رقوم خرچ ہوئین۔

(۱) حاجیان مکہ معظمہ۔ اور سالانہ تحائف پر جو بیت اللہ شریف کو بھیجے جاتے ہین ۹۵۲۹۱۳۱۲۱ پیاسٹر

---

[1] ان مساجد سے مؤلف کی مراد جامع مساجد ہوگی۔ کیونکہ اماموں ہی کی تعداد بتا رہی ہے کہ کل مساجد کا شمار ۱۲۰۰۰ سے بدرجہا زیادہ ہے۔ مترجم ۱۲

[2] ۱۸۸۸ء کے اعداد دینے کی یہ وجہ بتلائی گئی ہے کہ اس کے بعد کوئی باقاعدہ موازنہ تیار نہین ہوا۔ مگر یہ بالکل لغویات ہے البتہ یہ ممکن ہے کہ اوس سال کے بعد موازنے عام طور پر شائع نہ کئے گئے ہون۔ مترجم ۱۲

(۰۰۰ ۹۰ ۱ پونڈ) - (۲) درس و تدریس کلام اللہ پر ۹۵ ۳ ۷ ۴ ۷ ۲ ۱ پیاستر (۰۰۰ ۱۰ ۱ پونڈ) - (۳) تکیوں اور خانقاہوں کو امداد ۵۰ ۳ ۲ ۷ ۷ پیاستر (۵۰۰ ۶ پونڈ)۔

صیغۂ مال[2]

سلطنت عثمانیہ کی کمیٹی موازنہ نے سال از ابتدائے مارچ ۱۸۸۹ء لغایت مارچ ۱۸۹۰ء کی آمدنی ایک کروڑ پچاس لاکھ پونڈ ترکی اور خرچ دو کروڑ چودہ لاکھ پونڈ ترکی ظاہر کیا یعنے ۶۴ لاکھ پونڈ خسارہ ہوا سنہ ۱۸۸۹-۹۰ء کے خسارہ کا اندازہ ستر لاکھ پونڈ ترکی کیا گیا جس کو موازنہ میں اس طرح سے دور کیا گیا کہ صیغہ جنگ کا خرچ ساڑھے پانچ لاکھ پونڈ محکمہ توپ خانہ کا خرچ ۸ لاکھ پونڈ اور دوسرے محکموں کے اخراجات کی بجٹ (موازنے) ۵ فیصدی کم کر دیئے گئے۔ اور مقدم قرضوں اور دوسرے قرضجات کو چار فیصدی سود کے تمسکوں میں بدل دیا گیا۔

سلطنت عثمانیہ کی بتدریج مقروضی مندرجہ ذیل جدول سے ظاہر ہو جائیگی:-

سنہ اجرائے قرضہ	اصلی مقدار قرضہ	[illegible]	وصول فیصدی	اب اُس قرضہ کی کیا حیثیت ہے	کس سے اور کس مقصد کیلئے قرضہ لیا گیا
۱۸۵۴ء	۳۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	۸۵	۱۸۹۴ء میں ۳½ فیصدی سود کے قرضہ سے متبدل کیا گیا۔	لنڈن کے ساہوکاروں ڈنٹ پالمر کمپنی سے جنگ کریمیا کے اخراجات ادا کرنے کے لئے خراج مصر کی کفالت پر لیا گیا اور سالانہ اقساط سے ۱۸۷۷ء تک بیباق کر دینے کا اقرار ہوا +

[1] مسٹر کاٹ کلٹی نے نہ صرف سالانہ تحائف کی مالیت ہی کم بتائی ہے بلکہ کل اوقاف کی آمدنی بھی بمقدار تھوڑی بتائی ہے کہ جس کے اعداد کو درست ماننے میں شک پڑتا ہے۔ مسٹر بلنٹ صرف اُس سالانہ رقم کی مقدار جو مد اوقاف۔ صرفِ خاص اور خزانہ عامرہ سے حجاز کو روانہ کی جاتی ہے اپنی کتاب فیوچر آف اسلام (اسلام کا زمانہ استقبال) کے صفحہ ۱۰ پر پانچ لاکھ پونڈ لکھتے ہیں۔ اور مسٹر کاٹ مد اوقاف کی کل آمدنی (گو اسکا غیر سرکاری حصہ بتایا گیا ہے) ایک لاکھ ۶۶ ہزار پونڈ اور سرکاری تحائف کی مالیت ایک لاکھ نو ہزار پونڈ بتاتے ہیں۔ اُن دو صاحبوں میں سے بہرحال ایک نے صحیح نہیں لکھا۔ مترجم [2] سلطنت کے مالی انتظام اور قرضوں کی تعداد و سود وغیرہ کے متعلق و تتمات روم میں مفصل بحث مندرج ہے [illegible] جس وقت کوئی سلطنت قرضہ لینا چاہتی ہے تو وہ اپنے مالک کے سکہ میں یا پانسو یا ہزار ہزار کے تمسک یا پرامیسری نوٹ جاری کرتی ہے جن کو متمول لوگ یا ساہوکار خرید لیتے ہیں۔ اور جیسی اوس سلطنت کی ساکھ ہو ویسا ہی ان نوٹوں کا نرخ کم و بیش ہوتا ہے اچھی ساکھ ہو تو سو کا نوٹ ایک سو دس ایک سو پندرہ تک ہو جاتا ہے ساکھ بگڑی تو پچاس کو بھی کوئی نہیں پوچھتا۔ مترجم ۱۲ +

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اب اس قرضہ کی کیا حیثیت ہے	کس سے اور کس مقصد کیلئے قرض لیا گیا
سنہ ۱۸۵۵ء	۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۴ فیصدی	۱۰۲½	بدستور سابقہ حیثیت مین ہے کسی شق کی شکل مین نہین بدلا گیا سالانہ خراج قبرس بھی اسکی ادائیگی مین صرف ہوتا ہے یہ اصل تو سوا اکاون لاکھ پونڈ ہوا تھا کیونکہ ٹرکی کی ساکھ اوس وقت اچھی تھی اور ادا صرف پچاس لاکھ ہوگا	یہ دوسرا قرضہ فرانس و انگلستان کی ضمانت پر لیا گیا اور پہلے قرضہ سے بچا ہوا حصہ خراج مصر کا اور شام کا محصول درآمد مکفول کیا گیا اور سالانہ اقساط سے اگست سنہ ۱۹۰۵ء مین بیباق ہو جائے گا۔
سنہ ۱۸۶۰ء	۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	۸۵	سنہ ۱۸۸۱ء مین جب بیرونی قرضہ کا انتظام ہوا اور اسکی تعداد گھٹائی جا کر اسکی چار شقوں مین تقسیم کیا گیا تو یہ قرضہ شق الف مین داخل کر دیا گیا جب یہ برداشت کیا گیا تھا اس وقت اسکو سالانہ اقساط مین سنہ ۱۸۹۳ء تک ادا کرنیکا اقرار ہوا تھا مگر اب انتظام نیا ہو گیا ہے۔	یہ تیسرا قرضہ بتوسط پالمر کمپنی اور عثمانیہ بنک سے قسطنطنیہ کے محصول درآمد اور آمدنی چنگی کی کفالت پر دو دفعہ کر کے یعنی سنہ ۱۸۵۸ء مین تیس لاکھ (سودی ۱۵ فیصدی) سنہ ۱۸۵۹ء مین بیس لاکھ پونڈ (سودی ۱۵ فیصدی) لیا گیا تھا۔
سنہ ۱۸۶۲ء	۲۰۳۳۷۲۲۰	۶ فیصدی	۶۲½	سنہ ۱۸۸۱ء مین شق ب مین داخل کیا گیا	یہ چوتھا قرضہ پیرس کے ساہوکار یا نشیو پیری کی معرفت سلطنت کی آمدنی محصول درآمد اور دیگر مدات کی کفالت پر لیا گیا ارادہ تو ایک کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ قرض لینے کا تھا مگر ۶۲½ فیصدی پر بھی صرف ۲۰۳۳۷۲۲۰ پونڈ کے تمسک فروخت ہوئے۔

سنہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کس سے اور کس مقصد کیلئے قرض لیا گیا
۱۸۶۰ء	۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	۶۸	۱۸۶۰ء مین شق الف مین داخل کیا گیا	یہ پانچوان قرضہ عثمانیہ بنک اور پیرس کے ساہوکاران میسرز ڈیو و کی معرفت محاصل نمک اسٹامپ تمباکو اور عام آمدنی کی کفالت پر لیا گیا۔
۱۸۶۳-۶۴ء	۸۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	۷۲	۱۸۶۳ء مین شق ب مین داخل کیا گیا	یہ قرضہ عثمانیہ بنک کی معرفت سرکاری آمدنیون اور عشرات کی کفالت پر لیا گیا
۱۸۶۵ء	۶۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	½ ۶۵	۱۸۶۵ء مین شق ج مین داخل کیا گیا	عثمانیہ بنک کی معرفت رومیلیا اور مجمع الجزائر کے محصول گوسفندان اور ٹوکٹ کی پیداوار معادن کی کفالت پر لیا گیا۔
۱۸۶۵ء	۳۳۳۶۳۳۳۴ پونڈ	۵ فیصدی	½ ۴۷	۱۸۶۵ء مین شق د مین داخل کیا گیا	یہ قرضہ بظاہر اندرونی قرضون کے اجتماع و تبادلہ کے لیئے پیرس اور لنڈن کے چند نامی بنکون سے لیا گیا۔
۱۸۶۶ء	۵۰۰۰۰۰ پونڈ	۶	½ ۶۵	ایضاً	پیرس کی سوسائٹی ڈی جنرل اور میسرز لویس کوہن و پسر اور لنڈن کے ساہوکاران ونٹ پالمر کمپنی سے مختلف موجودہ و مستقبلہ محاصل و عشرات کی کفالت پر قرض لیا گیا۔
۱۸۶۹ء	۲۴۰۰۰۰۰ پونڈ	۰۰	۰۰	اکتوبر ۱۸۷۰ء مین بیباق کیا گیا	
۱۸۶۹ء	۲۲۱۲۷۲۲۰ پونڈ	۶ فیصدی	½ ۶۰	۱۸۶۹ء مین شق ج مین داخل کیا گیا	ایضاً
۱۸۶۹-۷۰ء	۳۱۶۹۸۰۰۰ پونڈ	۳ فیصدی	۴۵	۱۸۶۹ء مین شق د مین داخل کیا گیا	مطابق قرضہ ثانی ۱۸۶۵ء

٭

سنہ اجرائے قرضہ	اصلی تعداد جس قدر قرض لیا	شرح سود فیصدی	قیمت وصول فیصدی	کیفیت ادا یا تبدیلی	کس سے اور کیون لیا گیا
۱۸۷۱ء	۵۷۰۰۰۰ پونڈ	۶	۷۳	۱۸۹۶ء مین ۳½ فیصدی کے قرضہ مین تبدیل کیا گیا	خراج مصر کی کفالت پر لیا گیا
۱۸۷۲ء	۱۱۲۲۶۲۰۰ پونڈ	۹	۹۸½	۱۸۸۱ء مین قرضہ شق ب مین داخل کیا گیا	یہ قرضہ اگست ۱۸۷۲ء مین لنڈن کے میسرز رافیل و بیسلرن کی معرفت سابقہ قرضون مین مکفول شدہ محاصل کی ضمانت پر جاری کیا گیا تھا اور اوس کے تمسک داران کیلئے یہ خاص رعایت کیگئی کہ وہ پانسو پچاس پونڈ کے تمسکون کو پانچ فیصدی سود والے عام قرضہ مجریہ (۱۸۶۵ء و ۱۸۶۹ء) کے ہزار پونڈ کی بابتی تمسکات سے بدل سکینگے۔
۱۸۷۳ء	۲۸۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۶	۵۸½	۱۸۸۱ء مین شق ج مین داخل کیا گیا	یہ قرضہ ستمبر ۱۸۷۳ء مین جاری کیا گیا مگر اوس وقت اُس کا چھٹا حصہ بھی نہ بکا۔
۱۸۷۴ء	چار کروڑ پونڈ	۵	۴۳½	۱۸۸۱ء مین شق د مین داخل کیا گیا۔	۱۸۶۵ء کے قرضہ ثانی کی طرح اجماع و تبادلۂ قرضہ اندرونی کیلئے لیا گیا۔ اور اُسکا بمع قرضہ ۱۸۶۵ء و ۱۸۶۹ء عام قرضہ سلطنت عثمانیہ نام رکھا گیا۔
۱۸۷۷ء	۵۰۰۰۰۰ پونڈ	۵	۵۲	۱۸۹۱ء مین ۴ فیصدی کے قرضہ مین متبدل کیا گیا	یہ قرضہ غلاطا کے سوداگرون سے خراج مصر کی کفالت پر حفاظت ملک کے لئے لیا گیا۔
۱۸۸۶ء	۶۴۲۷۴۰۰ پونڈ	ایضاً	ایضاً	۱۸۹۰ء مین ۴ فیصدی کے قرضہ مین متبدل کیا گیا	یہ قرضہ پہلی محاصل درآمد کی کفالت پر غلاطا کے سوداگر فکر قرضونکو اجتماع کے لیے لیا گیا مگر جب ۱۸۸۱ء مین بیرونی قرضونکا انتظام

ہے اتو اس قرضہ کو دین مقدم قرار دیکر مدات مکفولہ پر عائد کر دیا چنانچہ کمیٹی انتظام قرضہ تملا طملک کے سوداگر دن کو مدات مکفولہ کی آمدنی سے سب سے اول ۳۴۳۶۳ ۵ پونڈ بابت سود واصل کی جزوی ادائیگی کے سالانہ ادا کرتی ہے ۱۹۰۴ء مین اونکا قرضہ بیباق ہو جائیگا	

جدول قرضجات جدید بعد انتظام ۱۸۸۱ع

سن اجراء	تعداد قرضہ	شرح سود فیصدی	اب کیا حیثیت ہے	کس لیئے لیا گیا
۱۸۸۵ء	۹۳۰۰۰۰ پونڈ	۷	بدستور قائم ہے	تعمیر ریلوے کے لیئے کیا گیا۔
۱۸۸۶ء	۵۹۰۹۰۸۰۰ پونڈ	۵	ایضاً	عثمانیہ بنک کا تقریباً ۴۵ لاکھ پونڈ و سنگردان قرضہ اداء کرنے اور خزانہ عامرہ کیلئے روپیہ حاصل کرنے کے واسطے قرض لیا گیا۔
۱۸۸۸ء	۱۵۰۰۰۰ پونڈ	۵	ایضاً	یہ اور اسی پہلا قرضہ علاطملک کے قرضہ کیطرح دین مقدم ہین اور سود کے علاوہ اصل رقوم بحساب ایک فیصدی سال وار ادا کیجاتی ہے اس کے تمسک ذو اعانت کہلاتے ہین +
۱۸۹۰ء	۳۵۴۵۰۰ پونڈ	۴	ایضاً	برائے اجتماع قرضہ سابقہ موسومہ ذو اہلیہ و سہیم۔
۱۸۹۰ء	۸۲۷۲۴۰ پونڈ	۴	ایضاً	برائے تبادلہ قرضہ ۱۸۷۳ء
۱۸۹۱ء	۹۳۱۶۹۲۰ پونڈ	۴	ایضاً	برائے تبادلہ قرضہ ۱۸۷۳ء
۱۸۹۴ء	۹۰۰۰۰۰ پونڈ	۴	ایضاً	تمباکو کمپنی کو دینے کے لیئے
۱۸۹۴ء	۲۱۲۳۴۰ پونڈ	۳ ½	ایضاً	برائے تبادلہ قرضہ ۱۸۵۵ء و ۱۸۷۱ء
۱۸۹۴ء	۱۶۰۰۰۰۰ پونڈ	۴	ایضاً	تعمیر ریلوے۔

۱۸۵۴ء و ۱۸۷۱ء و ۱۸۷۷ء کے قرضون مین مصری خراج مکفول تھا۔ اور ۱۸۷۱ء کے قرضہ مین جو علاطا کا

ساہوکارون کے قرضونکی اجتماع و یکجا کرنیکے لیئے جاری کیا گیا تہا۔ پہلے محاصل درآمد مکفول تھی۔ مگر بعد مین اوس کو اون بالواسطہ محاصل پر جو تمسکداران قرضہ بیرونی کو تفویض کیئے گیئے عاید کیا گیا ۱۸۵۵ء کا قرضہ فرانس و انگلستان کی ضمانت پر ہے اور ۱۸۷۷ء کا قرضہ تعدادی ۰۰۰۰۸۴۲ پونڈ اکتوبر ۱۸۸۱ء مین بیباق کیا گیا عثمانیہ گورنمنٹ نے قرضون کے سود و اصل[سلہ] کی ادائیگی کے ناقابل ہونے کی وجہ سے اپنے قرضخواہون سے جدید انتظام کیا جو بروئے فرمان شاہی مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء منظور ہو گیا۔ اوس وقت جس قدر قرضے غیر سودی تھے (باستثناء اون کے جن کا جدول مین ذکر کر دیا گیا ہے) اونکو معہ سود کے بقایون کے بہت کچھ گہٹا کر چار سلسلون یا شقون موسومہ الف۔ ب۔ ج و د مین تقسیم کر دیا گیا قسطنطنیہ مین انتظام قرضہ و سود کیلیئے ایک کونسل قائم کیگئی۔ اور تمسکدارون کو سود و اصل کی جزو ادا کرنیکے لیئے محاصل آبکاری۔ بلگیریا۔ مشرقی رومیلیا اور قبرس کا خراج اور ایرانی تمباکو کے محصول کی آمدنی اوس کو تفویض کیگئی۔ ان آمدنیون مین سے ۱۸۵۴ء کے قرضہ کے ۵ فیصدی سود اور اصل کی جزوی ادائیگی کے لیئے بائیس برس تک ۵۳۴۳۴۳ پونڈ کی رقم پہلے وضع کر لیئے جانے کا اقرار ہوا اور باقیماندہ آمدنی کیلیئے یہ قرار پایا کہ وہ قرضون کے چارون سلسلون کے کام آئے۔ اس کا ⅘ حصہ سود کی ادائیگی مین خرچ ہو۔ اور ⅕ حصہ اصل کے ادا کرنے مین۔ سود چار فیصدی سے کبھی زیادہ ادا نہ کیا جاوے۔ اور اگر مدات مکفولہ کی آمدنی اسقدر بڑہ جاوے کہ وہ زیادہ سے زیادہ شرح سود یعنے چار فیصدی اور زیادہ سے زیادہ سالانہ شرح بیباقی قرضہ یعنے ایک فیصدی جملہ ۵ فیصدی سے بڑہ جاوے تو فاضلہ رقم عثمانیہ گورنمنٹ کو ادا کر دیجاوے۔ اس مجلس نے تخفیف شدہ مقدار قرضہ کو شقہائے الف۔ ب۔ ج و د کے تمسکون مین ۲۰ نومبر ۱۸۸۲ء کو جاری کیا اور تبادلہ کی یہ کارروائی ۳۱ مئی ۱۸۸۸ء کو بند کیگئی جس تاریخکو ۸۵۹۹۰۴ پونڈ کے تمسکات جو پیش نہ کیئے جانے کی وجہ سے نہ بدلے منسوخ کیئے گئے۔ اور فقط ۱۲۲۲۹ پونڈ کے تمسکات نہ بدل سکے۔ اس کونسل مین ہنوز سات ممبر ہین جو انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ اٹلی کے تمسکدارون اور نیز عثمانیہ تمسکدارون و غلاطہ کے ساہوکارونکی طرف سے

سلہ عثمانیہ گورنمنٹ نے ۶۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء کو حکم نافذ کیا تہا۔ کہ کچھ عرصہ کیلیئے مقررہ سود کا نصف ادا کیا جاوے گا مگر نصف سود بھی تاریخہائے مقررہ پر ادا نہ کیا گیا۔ بلکہ ۹ جولائی ۱۸۷۶ء کو دوسرا فرمان جاری کیا گیا کہ "جبتک سلطنت کی اندرونی حالت درست نہ ہولے" تب تک سود مطلقاً ادا نہین کیا جاوے گا۔ اس فرمان سے زر پرست یوروپ مین جو تہلکہ برپا ہو گیا وہ کسی توضیح کا محتاج نہین نصف مختصر ۳۱۔ اگست ۱۸۷۶ء کو اعلیحضرت خلیفۃ المسلمین تخت نشین ہوئے تو سلطنت بالکل دیوالیہ ہو رہی تھی۔ مترجم

جو دین مقدمہ کے قرضخواہ ہین نامزد ہوتے ہین۔ انگلستان کے تمسک دارون کا نائب ہالینڈ اور بلجیم کی تمسکدارون کی بھی نیابت کرتا ہے۔ انکی علاوہ عثمانیہ گورنمنٹ کی جانب سے ایک امپیریل کمشنر کونسل کے اجلاسون مین شریک ہوتا ہے مگر وہ مباحثون مین فقط مشورہ دے سکتا ہے رائے دینے کا اختیار نہین رکھتا۔ فرانس اور انگلستان کے ممبر باری باری پریسیڈنٹ ہوتے ہین۔ سود اور اصل کی جزوی ادائیگی سال مین دو دفعہ ۱۳ مارچ اور ۱۳ ستمبر کو عمل مین آتی ہے۔ اب تک سود فقط ایک فیصدی کے حساب سے تقسیم ہوتا ہے۔ مگر ریزرو فنڈ مین ۳۰۸۲۴۰ پونڈ جمع ہو چکے ہین کونسل انتظام قرضہ سوائے اون قرضون کے جن مین مصری خراج مکفول ہے اور ۱۸۵۵ء کے قرضہ ضمانتی اور ۱۸۸۶ء کے قرضہ کے جس مین محاصل درآمد مکفول ہین۔ اور ۱۸۹۶ء کے (نو لاکھ پونڈ کے) قرضہ تنباکیہ کے اور سب ترکی قرضون کا اب انتظام واہتمام کرتی ہے۔

کونسل انتظام قرضہ کو مدات مکفولہ سے بعد وضع خرچ جو خالص آمدنی ہوئی وہ حسب ذیل ہے۔

۱۸۸۵-۸۶ء	پونڈ ۱۶۰۴۹۳۸	۱۸۸۶-۸۷ء	پونڈ ۱۶۰۴۴۷۷
۱۸۸۷-۸۸ء	۱۶۵۹۸۸۹	۱۸۸۸-۸۹ء	۱۷۳۲۵۱۰
۱۸۸۹-۹۰ء	۱۸۶۰۰۳۳	۱۸۹۰-۹۱ء	۱۸۰۸۲۹۴
۱۸۹۱-۹۲ء	۱۸۷۸۹۴۵	۱۸۹۲-۹۳ء	۱۹۸۹۸۳۸
۱۸۹۳-۹۴ء	۱۹۷۰۴۵۶	۱۸۹۴-۹۵ء	۱۹۷۶۶۸۷

۱۸۹۳-۹۴ء و ۱۸۹۴-۹۵ء مین جو رقوم وصول کیگئین وہ حسب ذیل ہین:

نام مد	۱۸۹۳-۹۴ء	۱۸۹۴-۹۵ء	نام مد	۱۸۹۳-۹۴ء	۱۸۹۴-۹۵ء
محاصل: نمک، اسٹامپ، شکار ماہی، بقایا تنباکو	پونڈ ۹۹۴۲۴۵	پونڈ ۹۸۴۹۹۳	خراج مشرقی رومیلیا	۱۳۶۸۶۳ پونڈ	۱۳۶۸۶۳ پونڈ
			خراج قبرس	۹۲۳۳۶	۹۲۳۳۶
			محصول تمباکو	۴۵۰۰۰	۴۵۰۰۰
			میزان	۲۰۶۲۵۰۳	۲۰۶۸۴۷۸
عشر تنباکو	۸۵۸۲۳	۹۲۸۰۴	اخراجات	۹۲۰۳۸	۹۱۷۹۰
اجارہ تنباکو	۷۰۸۳۷۵	۷۱۶۵۲۲	خالص آمدنی	۱۹۷۰۴۶۵	۱۹۷۶۶۸۶

سنہ ۱۸۹۵ء کے وسط مین عثمانیہ قرضہ کی حالت حسب ذیل تھی:-

جن کا معاملہ لنڈن مین ہوا

سلسلہ الف۔ (جسکی مقدار ابتدائی یعنے سنہ ۱۸۷۰ء مین ۲۷۸۳۸۱۷ پونڈ تھی) باقی غیر سودی تھا ۱۴۲۱۷۹۲ پونڈ

سلسلہ ب (جسکی مقدار ابتدائی یعنے سنہ ۱۸۷۰ء مین ۱۰۲۴۱۰۴۸ پونڈ تھی) باقی غیر سودی تھا	۸۴۶۰۳۰۵
سلسلہ ج (ایضاً " " " " " ۳۰۸۳۴۵۱۱ ")	۲۹۴۷۷۱۷۱
سلسلہ د۔ (ایضاً " " " ۴۳۹۶۸۳۹۶ ") ایضاً	۴۲۷۴۴۴۶۵
سنہ ۱۸۸۸ء کا قرضہ ۵ فیصدی سود والا	۱۳۰۱۳۱۸
سنہ ۱۸۹۰ء کا قرضہ تبادلہ	۷۴۱۷۳۱۸
سنہ ۱۸۹۰ء کا قرضہ چار فیصدی سود والا	۴۲۸۰۷۶۰
سنہ ۱۸۹۱ء کا قرضہ چار فیصدی سود والا	۶۲۱۹۹۲۰
سنہ ۱۸۹۴ء کا ساڑہے تین فیصدی سود والا قرضہ	۸۲۱۲۳۴۰
سنہ ۱۸۹۴ء کا پیرس والا قرضہ (چار کروڑ فرینک کا)	۱۵۸۴۰۰۰
میزان	۱۱۰۴۱۹۳۵۹

جنکا معاملہ لنڈن مین ہوا۔

تمسکات لاٹری	۱۳۳۲۵۰۱۳
سنہ ۱۸۸۵ء کا سات فیصدی سود والا قرضہ	۷۷۰۹۰۶
سنہ ۱۸۸۶ء کا پانچ فیصدی سود والا قرضہ	۵۲۷۵۹۸۸
سنہ ۱۸۹۴ء کے چار فیصدی سود کے تمسکات تمباکیہ	۸۸۶۶۳۵
میزان	۲۰۲۵۸۵۴۲

ان رقوم کے علاوہ تین کروڑ بیس لاکھ پونڈ کا روسی تاوان جنگ ہی جو بلا سود تین لاکھ بیس ہزار پونڈ کی سالانہ اقساط مین ادا کیا جاتا ہے۔

اندرونی قرضہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

گیارہ لاکھ چالیس ہزار پونڈ ترکی جو مختلف بنکون کے واجب ہین۔ پانچ لاکھ پونڈ ترکی جو محکمہ پنشن فنڈ نے قرض دیئے ہین۔ ایک لاکھ تیس ہزار پونڈ ترکی جو زراعتی بنکون سے قرض لئے گئے ہین۔ آٹھ لاکھ انتیس ہزار پونڈ

ترکی کے تمسکات ہین۔اور پانچ لاکھ پونڈ ترکی قدیم جبریہ قرضون کی بابت وادنی ہین۔ان قرضون کا سود باقاعدگی سے اداء نہین ہوتا +

حفاظت ملک

اول حدود ٹرکی یوروپ کے جنوب مشرقی کونہ اور ایشیا کے مغربی حصہ مین واقع ہے۔اوسکی حدود کچھ برسون سے بہت کچھ ترمیم ہوگئی ہین۔یوروپی ٹرکی کے شمال مین ریاست ہائے مانٹی نیگرو (جبل اسود)۔بوسینیا۔سرویا۔بلگیریا اور مشرقی رومیلیا واقع ہین۔مشرقی سرحد پر پہاڑی ہین مگر کئی مقامات سے نہر عبور کرنا آسان ہے۔مغربی سرحد پر بحیرۂ اڈریاٹک اور بحیرۂ جزائر ایونین ہین۔جنوبی حد پر بحیرۂ مجمع الجزائر (آرکیپلاگو) ہے۔مشرق مین ڈارڈنیلز۔بحیرۂ مارمورا اور باسفرس ہین جس کے سواحل پر بڑے مضبوط قلعے بنے ہوئے ہین۔

ایشیائی ٹرکی کے شمال مین بحیرۂ اسود۔باسفرس۔بحیرۂ مارمورا اور ڈارڈنیلز ہین۔مغرب مین بحیرۂ مجمع الجزائر بحیرۂ روم۔ریگستان عرب اور بحیرۂ قلزم۔جنوب مین وسطی عرب اور خلیج فارس۔مشرق مین ایران اور روس کا صوبہ ٹرینس کاکیشیا ہے۔

روسی سرحد کے نزدیک سب سے مضبوط قلعہ ارض روم ہے +

دوم فوج بری ٹرکی مین تمام مسلمان جو بیس برس سے اوپر ہون فوجی خدمت کے مستوجب ہین اور یہ ذمہ داری ۲۰ برس تک قایم رہتی ہے۔غیر مسلم مستوجب نہین مگر وہ بدل عسکریہ یا محصول بریت اداء کرتے ہین جو ہر عمر کے مردون سے فی کس چھ شلنگ (دللعہ) کے حساب سے سالانہ لیا جاتا ہے۔خانہ بدوش عرب گو مستوجب ہین۔مگر اون سے کوئی رنگروٹ حاصل نہین ہوتا۔اور اکثر خانہ بدوش کرد بھی اس خدمت سے پہلو تہی کرجاتے ہین۔

فوج کی اقسام یہ ہین۔اول نظام یا فوج آمین اور اوس کا ریزرو۔دوم فوج رویف اور سوم فوج مستحفظ۔نو بھرتی شدہ دو جماعتون مین تقسیم کیے جاتے ہین۔جماعت یا ترتیب اول والے چھ برس فوج نظام مین (یعنی چار برس مستعد خدمت اور دو برس ریزرو مین) آٹھ برس رویف مین (یعنے چار برس صنف اول اور چار صنف ثانی مین) اور چھ برس فوج مستحفظ مین یعنی جملہ بیس برس فوجی خدمت اداء کرتے ہین۔جماعت یا ترتیب ثانی والے فوج مین شامل نہین کیے جاتے۔وہ معین نفر کہلاتے ہین۔اور ریزرو فوج مین داخل کیے جاکر پہلے سال

۸ یا نو مہینے متواتر قواعد سیکھتے ہین - اور پھر سالہائے مابعد مین ہر سال تیس دن اپنے اپنے گھرون مین مشق کرتے ہین - کل سلطنت سات جنگی اضلاع مین منقسم ہے جن مین سات کور ڈوی آرمی یعنے اردو رہتی ہین - اون اضلاع اور حصص فوج کے صدر مقام یہ ہین - ۱ قسطنطنیہ ۲ - ایڈریانوپل - ۳ مناسطر ۴ - ارزنجان ۵ دمشق - ۶ بغداد اور ۷ صنعا (واقع یمن) ساتوین ضلع کی فوج چوتھے اور پانچوین ضلع سے اور کریٹ و طرابلس الغرب کی فوجین پہلے دوسرے اور پانچوین ضلع سے بھرتی ہوتی ہین -

نظام کی فوج پیدل کمپنیون - پلٹنون - رجمنٹون - برگیڈون اور ڈویژنون پر منقسم ہے اوس مین ۹۶ رجمنٹین صف آرا ہین - اور سوا اسکے تین رجمنٹون کے جن مین تین تین پلٹنین ہین - اور سب مین چار چار پلٹنین ہین - ۱۰ رجمنٹین ذوالعوفونکی ہین جن مین دو دو پلٹنین ہین - ایک رجمنٹ چار پلٹنونکی آگ بجھانے والے سپاہیونکی ہے - اور پندرہ پلٹنین رائفل برداروںکی ہین - ان کے علاوہ مقامی خدمت کیلئے طرابلس الغرب کی بارہ ملیشیا (رضاکاری) پلٹنین ہین - ہر صف آرا باقاعدہ پلٹن اور رائفل برداروں و ذوالعوفونکی پلٹنون مین چار کمپنیان ہوتی ہین دو صف آرا رجمنٹون کا ایک برگیڈ اور دو برگیڈ اور ایک پلٹن رائفل برداروں کا ایک ڈویژن اور دو ڈویژنون کا ایک اردو ہوتا ہے - ہر صف آرا یا رائفل بردارونکی ایک پلٹن مین بصورت کامل بوقت جنگ ۲۴ افسر - ۹۲ نان کمیشنڈ افسر اور ۸۰۶ سپاہی جملہ ۹۲۲ آدمی ہر رتبہ کے اور ۱۵ گھوڑے ہوتے ہین - بحالت امن مقام تعیناتی کی حیثیت کے مطابق ہر پلٹن مین ۴۰۰ سے ۵۵۰ تک آدمی ہوتے ہین - بحالت جنگ یعنی بصورت کامل چار پلٹنون کی ہر رجمنٹ مین ۳۷۶۴ آدمی کل مراتب کے اور ۷۰ گھوڑے ہوتے ہین فوج پیدل ہنری پی باڈی رائفل سے مسلح ہے - دو لاکھ بیس ہزار ماسر سسٹم کی میگزین[1] رائفلین ۰٫۳۰۱ انچ قطر کی نالی والیان ذخیرہ مین موجود ہین مگر اون مین سے ابھی کوئی تقسیم نہین کیگئی - البتہ ۰٫۳۰۱ انچ قطر کی نالی والی ماسر میگزین رائفلین تقسیم ہو رہی ہین -

فوج ردیف دو اصناف پر منقسم ہے - ان دونون کو ملا دینے کی تجویز پر ابھی جزوی عملدرآمد ہوا ہے صف اول مین چار چار پلٹنونکی ۴۸ رجمنٹین ہین جو پہلے چھ اردون سے آٹھ آٹھ رجمنٹون کے حساب سے لیگئی ہین صف ثانی مین ۴۰ رجمنٹین چار چار پلٹنون کے ہین - یہ پہلے پانچ جنگی اضلاع سے بحساب آٹھ رجمنٹ فی ضلع

[1] میگزین رائفل اوسے کہتے ہین جس مین ایک ہی دفعہ پانچ سات یا نو کارتوس بھرے جاتے ہین اور وہ ایک ایک ہوکر چلتے ہین ۔ ۱۲ پہلے دوسرا اور تیسرے اردو کی فوجون مین یہ رائفلین مارچ ۱۸۹۰ء مین بانٹ دیگئین ۔

تیار کیگئی ہین۔ جنگ کے وقت ردیف کی رجمنٹ مین بھی نظامیہ رجمنٹ کے برابر سپاہیونکی تعداد رکھنے کی تجویز ہے۔ مگر ردیف کی پلٹنون مین بالعموم بارہ بارہ سو آدمی ہوتے ہین

نظام کی فوج سواران کی طاقت حسب ذیل ہے۔ ۳۸ رجمنٹین صف آرا۔ دو رجمنٹین گارڈ یا محافظین کی اور دو دستے گھوڑ چڑھے فوج پیدل کے جو یمن مین تعینات ہین۔ ردیف مین کوئی فوج سواران تیار نہین کیگئی۔ باقاعدہ صف آرا اور محافظ رجمنٹ مین پانچ سکواڈرن (دستے) ہوتے ہین۔ ہر پانچوان دستہ ڈپو کا کام دیتا ہے۔ محافظ رجمنٹین قسطنطنیہ مین مامور ہین۔ اور پہلے اردو سے متعلق ہین صف آرا رجمنٹون مین سے ۳۶ چھ کیولری ڈویژنون (حصص فوج سواران) مین منقسم ہین اور ہر ایک اردو مین ایک ایک ڈویژن متعین ہے۔ باقی دو رجمنٹین طرابلس الغرب مین رہتی ہین۔ پس کل دستے شمار مین ۲۰۲ ہین جن مین سے چالیس ڈپو سکواڈرن ہین۔

بحالت جنگ ہر رجمنٹ سواران مین ۳۹۔ افسر اور ۷۴۶ سوار جملہ ۷۸۶۔ آدمی اور اگر ڈپو دستہ بھی شامل کیا جاوے تو جملہ ۹۵۸۔ آدمی کل مراتب کے ہوتے ہین۔ ہر رجمنٹ مین کل ۸۰۰ گھوڑے ہوتے ہین چوتھے۔ پانچوین اور چھٹے اردو مین ۴۸ رجمنٹین ملیشیا یعنے حمیدیہ عساکر کی تیار کرنے کی تجویز ہے۔ جن کے افسر اون ہی کے سرغنایان قبائل ہون اور اون کو باقاعدہ فوج مین شامل کیا جاوے۔ قبیلے سوار گھوڑے اور ساز و سامان مہیا کرین گے اور سرکار اسلحہ عطا کرے گی۔ ہر رجمنٹ مین ۵۱۲ سے ۷۵۲ آدمی تک ہونگے اور دستے چار سے چھ تک (یہ رجمنٹین تقریباً سب تیار ہو چکی ہین چند کرد رسالے فوجی خدمت کیلئے ستمبر ۱۹۰۸ء مین قسطنطنیہ بھی آئے تھے۔ جہان سے جنوری ۱۹۰۹ء کو واپس کردستان کو گئے۔ مترجم)۔

میدانی توپ خانہ کا اوس تجویز کے مطابق جو ۱۹۰۸ء مین منظور ہوئی از سر نو انتظام ہو رہا ہے اس سے توپ خانہ مذکور کی طاقت بہت ہی مضبوط اور زبردست ہو جاوے گی۔

تجویز یہ ہے کہ پہلے پانچ اردوؤن مین سے ہر ایک مین ایک ایک پلٹن تین تین اسپی بیٹریونکی اور چھ چھ رجمنٹین کوہی اور میدانی توپ خانہ کی ہون۔ جن مین تیس بیٹریان میدان اور چھ کوہی توپ خانہ کی ہون۔ اور ہر بیٹری مین بصورت کامل چھ چھ توپین ہون۔ ان چھ چھ رجمنٹون کے ہر ایک مجموعہ کے تین برگیڈ ہون گے جن مین سے ایک فوج نظام کے متعلق دوسرا ردیف صنف اول اور تیسرا ردیف صنف ثانی کے متعلق ہوگا۔ چھٹے اردو مین دو رجمنٹین توپ خانہ یعنے بارہ میدانی اور دو کوہی بیٹریان ہونگی۔

ساتوین اردو مین ۳ میدانی اور ۴ کوہی باتریان۔ کریٹ مین چار کوہی باتریان اور طرابلس الغرب (طریپولی) مین چار میدانی اور دو کوہی باتریان ہونگی۔ اِسطرح ٹرکی کے پاس پندرہ اسپی توپ خانہ کی باتریان۔ ۱۶۹ میدانی اور ۲۴ کوہی باتریان بمعہ کل ۱۳۵۶ توپون کے موجود ہو جائین گی۔ پہلے اردو مین بارود و سامان حرب اوٹھانے کیلئے گاڑیون کے دو سلسلے یا ٹرینین ہین اور دوسرے پانچ اردوون مین ایک ایک۔ باربرداری کا کام عموماً بارکش جانورون سے لیا جاتا ہے۔ بحالت جنگ یعنی بصورت کامل ایک میدانی باتری مین ۱۳۷ افسر اور آدمی اور سو گھوڑے ہوتے ہین قلعجاتی توپخانے کی فوج مین ۸۳ پلٹنین ہین جن مین سے ۱۸ قسطنطنیہ اور ارض روم کے اردوون سے تعلق رکھتی ہین۔ اور بیس محکمہ توپ خانہ سے۔ ان مین سے بارہ کمپنیان باسفرس کی باتریون پر۔ ۸ مضیق بولیسر (جو گیلی پولی کے قریب جنگی حیثیت سے ایک نہایت کار آمد مقام ہے) کے مورچون پر اور باقی بحیرہ روم کے قلعون پر مامور ہین۔

۱۹ کمپنیان انجنیرونکی اور چار کمپنیان سلسلہ تار برقی بچھانے والونکی بھی سات اردوون مین بٹی ہوئی ہین اور دوسرے اردو مین کشتیون کا پل تیار کرنے والی ایک پلٹن بھی ہے جس کے پاس کل سامان مکمل ہے۔ بارہ کمپنیان انجنیرونکی اور چار کمپنیان تارپیڈو اڑانے والونکی بھی محکمہ توپ خانہ کے ماتحت ہین صیغہ رسد رسانی تقریباً بالکل ہی سٹاف کے لیئے ہے۔ اور کمسریٹ کے گوداموں کیلیئے زائد باربرداری کی ضرورت ہوگی صیغہ طبی مین صرف طبی افسر اور جراحین ہین۔ نہ تو کوئی حمال موجود ہین اور نہ میدانی شفاخانون کیلئے کوئی انتظام ہے۔ مسلح جنگی پولیس کی ۱۱ پلٹنین ہین جو صلح و امن کے وقت ملکی حکام کی ماتحت رہتی ہین۔ ترکی فوج کی قابل جنگ فوجی اصناف کی تعداد و طاقت حسب ذیل ہے:۔

فوج پیدل	۶۴۸ پلٹنین	۵۸۳۲۰۰	آدمی
فوج سواران	۲۰۲ دستے	۵۵۳۰۰	"
توپ خانہ	۱۳۵۶ توپین	۵۴۷۲۰	"
انجنیر	۳۹ کمپنیان	۷۴۰۰	"
میزان		۷۰۰۶۲۰	آدمی

سوم بحری فوج[1] } ترکی بحری طاقت تقریباً بالکل بیکار ہے۔ اوس مین جنگی قابلیت اب کلیۃً معدوم ہوگئی ہے۔ اور اوسکی موجودہ حالت پر بغور معاینہ کرنیسے تجدید طاقتِ سابقہ

[1] مسٹر سکاٹ کلٹی بھی مسٹر سٹیڈ ایڈیٹر ریویو آف ریویوز کیطرح جیسا کہ اونکی تحریر سے معلوم ہو جائیگا عثمانیہ بحری طاقت کو کمزور و ناکارہ بتلاتے ہین۔ اس بدشبات اتہام کی کتاب وقعات روم مین ہمنے مفصل تردید کر دی ہے۔ یہان اسکا اعادہ فضول ہے۔ مترجم

کی بہت کم شہادت ملتی ہے

چند برس ہوئے عثمانیہ بحری طاقت کے چند عمدہ ترین جہاز دیگر سلطنتون کے پاس فروخت کردیے گئے جس سے اوسکی طاقت بہت کمزور ہوگئی۔ اور پھر متواتر کئی برس اوسکی طرف سے تغافل شعاری برتے جانے کے بعد اب تھوڑے عرصے سے اوسکی درستی کیطرف توجہ کیگئی ہے۔ موجودہ جہازون مین سے سوائے چار کے اور سب ممالک غیر مین اور زیادہ تر انگلستان مین تیار ہوئے۔ اس وقت صرف تین جہازونکی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ سمندر مین دور دراز سفر کرنے والے اور جنگی قابلیت رکھنے والے زرہ پوش جہاز ہین۔ باقیماندہ بقدر کم وزن ہین اور اتنے پرانے ہین (سب سے نیا ۱۸۷۵ء کا اور سب سے پرانا ۱۸۶۴-۶۵ء کا بنا ہوا ہے) کہ اب وہ مقامی حفاظت یا تجارتی بیڑہ کی حفاظت کرنے والے جہازون کے زمرہ مین شمار کیے جانیکے قابل ہین۔

ترکی بحری طاقت کی حالت یا زیر تعمیر جہازونکی کیفیت کہ وہ کہان تک مکمل ہوچکے ہین بمشکل معلوم ہوتی ہے تاہم جسقدر اطلاع ملکی اوسکی بناء پر مندرجہ ذیل جدول تیار کیگئی ہے۔ اس مین جہازات باربرداری بحری سپاہیون اور توپچیون کو مشق و قواعد کھانے کے جہاز اور جنگی قابلیت نہ رکھنے والے جہاز شامل نہین کیے گئے۔ بڑا مغالطہ اس امر سے ہوتا ہے کہ اعداد و شمار ایک عظیم الشان طاقت و قوت ظاہر کرتے ہین حالانکہ چھوٹے جہاز غالباً ناکارآمد ہین۔

(۱)۔ جنگی جہاز درجہ اول (یعنے جس کا وزن چھ ہزار ٹن سے اوپر ہو۔ بارہ برس سے زیادہ پرانا نہ ہو۔ اور ۱۳ میل فی گھنٹہ سے کم رفتار نہ ہو) دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر تھا ۱

(۲)۔ جنگی جہاز درجہ سوم (یعنے جس کا وزن پانچہزار ٹن سے کم اور ۲۷ برس سے زیادہ پرانا تھا اور رفتار ۱۲ میل فی گھنٹہ سے کم نہ ہو۔) تیار ۱

۲

(۳)۔ جہازات محافظ بنادر .. .. تیار ۷

(۴)۔ زرہ پوش کروزر قسم کا جہاز درجہ اول شق الف (یعنے جس کا وزن پانچہزار ٹن اور رفتار ۱۷ میل فی گھنٹہ سے کم نہ ہو۔) دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر تھا ۱

(۵)۔ ایضاً ؍ شق ب (موصوف بہ صفت بالا مگر جن کے ساتھ پرانے جنگی جہاز بھی شامل کردیے گئے ہین) تیار ۹

۱۰

(۶) - کروزر جہاز درجہ دوم { جو زرہ پوش نہین اور جن کا وزن دو ہزار ٹن سے کم نہو اور رفتار ۱۴ میل فی گھنٹہ سے کم نہ ہو۔ } دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر تھے - ۲

(۷) کروزر جہاز درجہ سوم شق الف - (جسکی رفتار ۱۲ میل سے کم نہ ہو - یہ زرہ پوش نہین اور انمین تارپیڈو اگنبوٹ اور دوسرے اگنبوٹ بھی شامل ہین) دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر تھے - ۸ } ۳۰
تیار ۲۲

(۸) - کروزر جہاز درجہ سوم شق ب (موصوف بہ صفت بالا - مگر رفتار بارہ میل سے کم ہو۔) دسمبر ۱۸۹۵ء مین تیار تھے - ۲۹

(۹) تارپیڈو کشتیان (یعنے تارپیڈو غرق کرنے والے جہازات درجہ اول - (یعنے جو طول مین ۱۱۵ فیٹ سے کم نہ ہون -) دسمبر ۱۸۹۵ء مین تیار تھین - ۱۹ } ۳۰
" زیر تعمیر - ۱۱

(۱۰) - تارپیڈو کشتیان درجہ دوم - (یعنے جن کی لمبائی ۱۰۰ فیٹ سے ۱۱۴½ فیٹ کے درمیان ہو۔) دسمبر ۱۸۹۵ء مین تیار - ۷

(۱۱) " درجہ سوم (" ۸۶ و ۱۰۰ فیٹ کے درمیان) . . . .

میزان ...... دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر ۲۲ - دسمبر ۱۸۹۵ء مین تیار ۹۵ - کل - ۱۱۷

(دسمبر ۱۸۹۴ء مین یہ تعداد ۱۰۷ تھی یعنی ۱۸۹۵ء مین چھہ تارپیڈو کشتیان اور چار کروزر جہاز زیادہ ہوئے)

عثمانیہ آہن پوش جہازات کی جدول[1] حسب ذیل ہے - اس مین پہلے بنادر کی حفاظتی جہاز - پھر جنگی جہاز - اور بعد مین زرہ پوش کروزر جہاز تاریخ تعمیر کی ترتیب سے درج کیئے گئے ہین - توپون کے خانہ مین ہلکی اور مشین (کلدار) تو پین نہین درج کیگئین -

جدول آہن پوش جہازات -

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷		۸	۹	۱۰
نمبر شمار	طرز ساخت - اور باتریان کس موقعہ پر ہین -	نام جہاز	کب سمندر مین اتارا گیا	وزن[2]	دبازت زرہ کی	تعداد و اقسام توپ		تارپیڈو غرق کرنے کے اوزار کتنے رکھتا ہے	طاقت اسپی انجنون کی	رفتار فی گھنٹہ
						تعداد	قسم توپ			
۱	زرہ پوش اگنبوٹ	فتح الاسلام - بندرگاہ کی حفاظتی جہاز - ۷ عدد	۱۸۶۴ء	۳۳۰ ٹن	۳ انچ	۲ - آرمسٹرانگ	۷ - انچ قطر کی	..	۲۹۰	۸ میل

[1] یہ جدول آہن پوش جہازات مسٹر رکاٹ کلٹی نے درج نہین کئے وہ کتاب واقعات روم کے بحری طاقت کے باب مین جدول مندرجہ حاشیہ مین درج کر دیئے گئے ہین - مترجم [2] جہاز کے وزن سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ بشمولیت اپنے ذاتی وزن کے کل بقدر بوجھ اٹھانے کی قابلیت رکھتا ہے

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷		۸	۹	۱۰
۲	زرہ پوش اگنبوٹ	ممدوحیہ	سنہ ۱۸۶۴ء	ٹن ۳۳۰	انچ ۳	۲-آرمسٹرانگ	۷ انچ قطر کی	-	۲۹۰	۸ میل
۳	باربٹ طرز کا ہے (یعنی جنگی توپین جہاز کے درمیانی حصے میں ہونے کی بجائے تختۂ جہاز کی اوپر آہنی فصیلوں پر چڑھی ہوتی ہیں)	عزیزیہ	سنہ ۱۸۶۴ء	۶۴۰۰	۵ ۱/۴	۲ (کروپ) ۸ (کروپ) ۶ (کروپ)	۱۱ انچ قطر کی ۵ ۳/۴ // ۳ ۱/۴ //	۲	۲۴۴۰	۱۲
۴	ایضاً	محمودیہ	سنہ ۱۸۶۴ء	۶۴۰۰	۵ ۱/۴	ایضاً	ایضاً	۲	۲۴۴۰	۱۲
۵	ایضاً	عثمانیہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۶	ایضاً	ارخانیہ	سنہ ۱۸۶۵ء	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷	زرہ پوش اگنبوٹ	ہنر بر	سنہ ۱۸۷۵ء	۴۰۰	۳	۲ کروپ	۵ ۳/۴ انچ قطر کی	-	۴۰۰	۶
۸	سنٹرل باٹری (یعنے جنگی توپین جہاز کے درمیانی حصے میں قطار میں رواں رکھی ہوں)	جنگی جہاز درجہ اول مسعودیہ (درجہ اول)	سنہ ۱۸۷۴ء	۸۹۹۰	۱۲	۱۲- آرمسٹرانگ ۳ (کروپ)	۸ ٹن وزنی ۱۰ انچ قطر کی ۵ ۳/۴ انچ قطر کی	-	۷۸۰۰	۱۳
۹	ایضاً	حمیدیہ (درجہ اول)	سنہ ۱۸۸۵ء	۶۷۰۰	۹	۱۰ (کروپ) ۲ (کروپ)	۱۰ ۱/۵ انچ کی ۶ ۳/۵ انچ کی	۲	۱۸۰۰	۱۳
۱۰	باربٹ طرز کا	عبدالقادر کروزر زرہ پوش جہاز درجہ اول شق الف	زیر تعمیر	۸۰۰۰	۱۴	۴ (کروپ) ۶ (کروپ)	۱۱ انچ قطر کی ۵ ۳/۴ انچ کی جلد چلنے والی	۱۰	۱۱۵۰۰	-
۱۱	سنٹرل باٹری طرز کا	کروزر جہاز درجہ اول شق ب ۹۰ آثار شوکت	سنہ ۱۸۶۸ء	۲۰۵۰	۶	۱-آرمسٹرانگ ۴ (//)	۹ انچ قطر کی ۷- انچ کی	-	۱۷۵۰	۱۱ ۳/۱۰
۱۲	ایضاً	نجم شوکت	سنہ ۱۸۶۸ء	۲۰۵۰	۶	ایضاً	ایضاً	..	۱۹۰۰	ایضاً

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۳	سنٹرل باٹری طرز کا	آثار توفیق	سنہ ۱۸۶۵ء	۴۶۰۰	۸	۸ کروپ ۹ ۴/۵ انچ کی	-	۳۵۶۰	۱۳ ۳/۱۰
۱۴	ٹریٹ قسم کا (یعنے جس کی توپین تمام برج فصیلو پر چڑھی ہوئین)	حفظ رحمن	سنہ ۱۸۶۸ء	۲۵۰۰	۵ ۱/۲	۲ آرمسٹرانگ ۹ انچ کی ۲ // ۷ انچ کی ۱ کروپ ۵ انچ کی	..	۲۲۰۰	۱۲
۱۵	سنٹرل باٹری	عون الہ	سنہ ۱۸۶۹ء	۲۳۱۰	۶	۴ آرمسٹرانگ ۹ انچ قطر کی	۱	۲۲۰۰	۱۲ ۱/۵
۱۶	ایضاً	اجلالیہ	سنہ ۱۸۷۰ء	۲۲۴۰	۶	۲ آرمسٹرانگ ۹ انچ کی ۲ (//) ۷ انچ کی ۱ کروپ ۵ ۳/۴ انچ کی	-	۱۸۰۰	۱۱
۱۷	ایضاً	فتح بلند	سنہ ۱۸۷۰ء	۲۷۲۰	۹	۴ آرمسٹرانگ ۹ انچ قطر کی	۱	۴۲۰۰	۱۴
۱۸	ایضاً	معین ظفر	سنہ ۱۸۷۱ء	۲۳۳۰	۶	۴ آرمسٹرانگ ۹ انچ کی ۱ کروپ ۴ ۷/۱۰ انچ کی	..	۲۲۰۰	۱۲ ۱/۲
۱۹	ایضاً	مقدم خیر	سنہ ۱۸۷۲ء	۲۶۸۰	۹	ایضاً ایضاً	..	۳۰۰۰	۱۲ ۱/۲

جہازات عزیزیہ۔ محمودیہ۔ ارخانیہ اور عثمانیہ (ہر ایک وزنی ۶۴۰۰ ٹن) جو جدول بالا مین پرانے ہونے کے باعث بطور حفاظتی جہازات درج کیے گئے ہین ایک ہی قسم کے پرانے جنگی جہاز ہین۔ اب دریا مین امید کہ اونکو مقامی حفاظت سے بڑھکر کام دینے کے قابل بنایا جاوے) اونکی باٹریون کے دونون طرف گران وزن کروپ توپون کیلئے دو باربیٹ ٹرٹ" (فصیل دار برج) بنائے جارہے یا بنائے جاچکے ہین۔ آہن پوش جدید وزنی ۷۰۰۰ ٹن خاص عثمانیہ سرکاری کارخانہ واقع قسطنطنیہ مین تیار ہوکر ۱۸۸۵ء مین سمندر مین اتارا گیا مگر عام خیال ہے کہ اوسکی تمام توپین ابھی تک اوسپر نہین چڑھین۔ یہ جہاز مسعودیہ اور ناتکمل زرہ پوش کروزر موسومہ عبدالقادر عثمانیہ جنگی بیڑہ کے سب سے بڑے جہاز ہین۔ مسعودیہ ۳۳۲ فیٹ طویل اور اوس کا درمیانی عرض ۵۹ فیٹ ہے۔ وہ سنٹرل باٹری کے اصول پر انگریزی جہاز ہرقلیس کے نمونہ پر بنا ہوا ہے۔ اوسکی درمیانی منزل پر منہہ کیطرف سے بھرنے والی آرمسٹرانگ قسم کی اٹھارہ ۱۸ اٹھارہ ٹن وزنی بارہ توپون کی باٹری موجود ہے۔ اور اوسکی اطراف پر سطح آب پر بارہ انچ دبیز فولادی چادرین منڈھی ہوئی ہین۔ عبدالقادر ۸۰۰۰ ٹن وزنی اور

۶۴۰ فیٹ لمبا ہے۔ اور اوسکے انجن ساڑھے گیارہ ہزار گھوڑونکی طاقت کے ہونگے جس سے اوسکی رفتار بہت تیز ہوگی۔ اوسکی بڑی بڑی توپین چار گیارہ انچ قطر والی ہونگی۔

جہاز خداوندگار اور ایک اور اوسی کی طرز وجسامت کا جہاز زیر تعمیر ہے۔ اون مین سے ہر ایک کا وزن ۵۰۰ ۳ ٹن ہوگا۔ اور رفتار فی گھنٹہ بارہ میل ہوگی یہ کروزر قسم کے جہاز ہین۔ اور انکی صرف ڈیک (چھتین) زرہ پوش ہونگی۔ کہا جاتا ہے کہ انہی جیسے دو اور جہاز عنقریب بننے والے ہین تین نسبتاً چھوٹے جہاز اور بھی اسی قسم کے (وزنی سولہ سولہ سو ٹن) زیر تعمیر ہین۔ ایک تیسرے درجہ کا کروزر چوب وفولاد کا بنا ہوا موسومہ نصرت ہمایون وزنی تیرہ سو ٹن اور ایک تارپیڈو پکڑنے والا جہاز موسومہ شاہین دریا جسکی رفتار فی گھنٹہ ۲۱ میل ہی سنہ ۱۹۱۲ء مین سمندر مین اتارے گئے تھے۔ جدید تارپیڈو کشتیان اور تارپیڈو پکڑنے و غرق کرنے کے جہاز مقام البنگ (واقع جرمنی) مین تیار ہو رہے ہین (انمین سے کئی ایک تیار ہوکر قسطنطنیہ پہونچ چکے ہین مترجم) مگر تارپیڈو ون کے بیڑہ کی قدر و منزلت مشتبہ ہے۔ گولڈن ہارن (قسطنطنیہ کا لنگر گاہ) مین تارپیڈو ون کی لیئے جو اسٹیشن قایم کیا گیا ہے۔ وہ ابھی تک نامکمل ہے۔ علم بردار جہاز ترتوفیق مین دو برسون سی انجنون کے بایلر نہ اردہ ہین۔

بحری فوج مین بری فوج کیطرح یعنے کچھ جبریہ قاعدہ ملازمت سے اور کچھ برضی خود رنگروٹ بھرتی ہوتے ہین۔ بحری فوج مین میعاد ملازمت بارہ سال ہے۔ پانچ برس مستعد ملازمت مین تین برس اوسکے ریزرو مین اور چار برس ردیف ہین۔ بحری فوجکی نام بہادطاقت حسب ذیل ہی۔

وایس ایڈمیرل (نائب امیر البحر) ۶ ریر ایڈمیرل (دوسری طرحکا نائب امیر البحر جو عقب مین ہو) ۱۱ کپتان ۲۰۸ - کمانڈر (کمانیر) ۲۸۹ - لفٹنٹ ۲۲۸ - انسائین (لفٹنٹ سے چھوٹا عہدہ دار علم بردار) ۸۰ - ملاح ۳ ہزار بحری سپاہی تقریباً نو ہزار۔

پیداوار و صنعت و حرفت

ٹرکی مین اراضی مندرجہ ذیل چار مختلف اقسام مین منقسم ہین (۱) میری یعنے اراضیات سرکاری۔ (۲) وقف یا اراضیات برائے مقاصد مذہبی و خیراتی۔ (۳) ملکانہ یعنی عطیات شاہی (۴) ملک یعنی اراضیات لاخراج۔ ٹرکی کی اراضیات کا بہت سا حصہ میری ہے۔ اور وہ براہ راست سرکار سے برائے کاشت لیجاتی ہین۔ گورنمنٹ غیر مقبوضہ یعنے خالی قطعات پر کاشت کرنے کا استحقاق بعض مقررہ رسوم لے کر عطا کر دیتی ہے مگر اراضی مذکور پر

اوسکا استحقاق مالکیت برابر قائم رہتا ہے۔ کیونکہ عطاء اراضی کی ایک یہ بھی شرط ہوتی ہے کہ اگر مالک (یعنی قابض) تین برس تک اوسے کاشت نہ کرے تو وہ ضبط ہو جائے گی۔ وقف کا طریقہ قائم تو ہوا تھا اس لیئے کہ مساجد مدارس کی تعمیر سے شاہی مذہب (اسلام) کی حمایت اور رعایا کی تعلیم کا انتظام کیا جاوے۔ مگر کبھی شیوخون سے یہ مدعا پس پشت ڈالدیا گیا۔ یا اوس سے پہلو تہی کر دیا گیا ہے۔ اور اکثر اراضیات وقف کو سرکاری حکام نے ضبط کر لیا ہے۔

تیسری قسم یعنے ملکانہ قسم کی اراضیات وہ ہین جو پچھلے زمانہ مین سپاہیون کو فوجی خدمت کے عوض عطاء ہوئی تھین۔ وہ موروثی ہین اور اونکی عشر سے مستثنی ہین۔ چوتھی قسم (ملک) یا اراضی لاخراج کچھ بہت وسیع موجود نہین۔ قصبات کی کچھ زیر عمارت اراضی اور آبادیہائے دیہات کی متصلہ وملحقہ اراضیات جن کو دہقان وقتاً فوقتاً گورنمنٹ سے خرید لیتے ہین۔ ملک قسم کی ہین۔

قابل زراعت اراضی کا بہت تھوڑا حصہ زیر کاشت ہے جس کی بڑی وجہ سڑکون اور وسائل باربرداری کی کمی ہے۔ کیونکہ ایسی صورت مین غلہ کے باہر لے جانے مین اتنا خرچ پڑتا ہے کہ کوئی فائدہ نہین ہو سکتا علاوہ برین چونکہ ہر پیداوار کا عشر لے لیا جاتا ہے اس لیئے دہقان اپنی ذاتی یا بدرجہ غایت مقامی ضرورت سے زیادہ کاشت کرنے کی کوشش نہین کرتا۔ ان اسباب کے ماسوا زرعتی پیداوار کے بڑھنے مین یہ امر بھی مانع ہے کہ اگر غلہ ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ مین جائے تو بھی محصول درآمد لے لیا جاتا ہے (اعلیحضرت نے یہ محصول معاف کر دیا ہوا ہے۔ دیکھو وقعات روم مترجم)۔

طریقہ کاشت نہایت ہی سادہ اور وہی ہے جو صدیون سے چلا آتا ہے۔ زمین عموماً نہایت ہی زرخیز ہے۔ بڑی بڑی پیداوارین یہ ہین۔ تمباکو۔ ہر قسم کی اجناس خوردنی۔ کپاس۔ انجیر۔ اخروٹ۔ بادام۔ انگور۔ زیتون اور جملہ اقسام کے میوہ جات وپھل۔ قہوہ۔ مجیٹھ۔ افیون اور مختلف گوندین بمقدار کثیر ممالک غیر کو جاتی ہین۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یوروپ و ایشیا دونون براعظمون مین سلطنت عثمانیہ کے چار کروڑ چالیس لاکھ ایکڑ زیر کاشت ہین۔ جب سے مرض فلاکسورا نے فرانس مین انگورونکی بیلون کا ستیاناس کیا ہے تب سے ٹرکی سے فرانس کو انگوری شراب بکثرت جانی شروع ہو گئی ہے۔ سال ۱۸۸۵–۸۶ء مین ۲۰۴۰۸۵۲۱ لیٹر[1] شراب گئی اور فی ہکٹو لیٹر ۱۳ فرینک (۲۵ فرینک کا ایک پونڈ) قیمت وصول ہوئی۔ عثمانیہ قوانین جنگلات فرانس کی قوانین کے

[1] لیٹر ایک فرانسیسی پیمانہ ہے۔ سو لیٹر کا ایک ہکٹو لیٹر جو ۲۱½ گیلن کے برابر ہوتا ہے۔ مترجم ۱۲

مطابق ہین۔ مگر اونکی تعمیل کما حقہ نہ ہونے سے ملک کی قیمتی و درخت اور لکڑی دن بدن کم ہو رہی ہے۔ محفوظ جنگلات کا رقبہ تقریباً دو کروڑ دس لاکھ ایکڑ ہے جن مین سے ۳۵ لاکھ یو۔ وبین ٹرکی مین ہین۔ ریشمی کیڑونکی پرورش اور ریشمی پیداوار کیٹرون مین وبا پھیلجانے سے بہت کم ہوگئی تھین۔ مگر اب پھر رو بترقی ہو۔ ۹۱-۱۸۹۰ء مین چار کروڑ پیاستر (چار لاکھ پونڈ) کے ریشمی کوئے۔ اور دس کروڑ بیس لاکھ پیاستر (دس لاکھ بیس ہزار پونڈ) کا ابریشم خام ملک سے باہر گیا۔ ریشم کی پیداوار کا بہت سا حصہ باہر جاتا ہے مگر کسیقدر دیسی ریشمی پارچات بنانیکے لیئے ملک مین بھی خرچ ہوتا ہے۔

گو ملک معدنیات سے مالا مال ہے مگر قوانین کان کنی بہت سخت مین۔ کوئلہ۔ تانبا۔ سیسہ۔ چاندی۔ لوہا۔ میگنیشیا۔ رانگ۔ طوطیا۔ گن دہک۔ نمک۔ پھٹکری اور خاصکر کوئلہ بافراط موجود ہے۔ مگر انکو نکالنے کیلیئے چندان کام نہین ہوتا۔ جو دھات باہر جائے اوسپر ۸ فیصدی محصول لیا جاتا ہے۔ ملکی ضروریات خانہ داری کے لیئے پیتل اور تانبے کے برتن دیسی محنت سے بکثرت تیار ہوتے ہین۔ کارخانجات شیشہ آلات۔ کاغذ کی کلین اور پارچہ بافی کے کارخانے بھی جاری ہوگئے ہین۔ قالین جو سال مین تقریباً ڈیڑھ لاکھ پونڈ کے باہر جاتے ہین۔ دستی کرگھون پر تیار ہوتے ہین اسی طرح ملکی قسم کے پارچات پوشیدنی کا حصہ کثیر ہاتھ سے بنا جاتا ہے۔ ٹرکی مین مچھلی کی بڑی بڑی شکار گاہین موجود ہین۔ اکیلی آبنائے باسفرس کی شکار گاہون سے ڈھائی لاکھ پونڈ سے زیادہ مالیت کی مچھلی پکڑی جاتی ہے۔ بحیرہ روم کے ساحل پر نہایت عمدہ اسفنج پیدا ہوتا ہو بحیرہ قلزم سے سیپ اور خلیج فارس سے موتی برآمد ہوتے ہین*

تجارت تمام اشیائے درآمد پر بحساب مالیت ۸ فیصدی محصول لیا جاتا ہے سوائے تمباکو اور نمک کے جن کا حق فروخت فقط گورنمنٹ کو حاصل ہے۔ جو ملکی پیداوار ممالک غیر کو جائے اوسپر ایک فیصدی محصول برآمد لیا جاتا ہے لیکن اگر ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ مین لیجایا جائے تو ۸ فیصدی محصول لیا جاتا ہے۔ اس اندرونی محصول کو کلیتاً موقوف کر دینے کا ارادہ ہے۔ اور ۱۸۹۳ء سے گندم اور دیگر اجناس خوردنی سے ہٹایا جاچکا ہے۔ جو اشیاء مدارس۔ گرجون سفارتخانون قونصل خانون کیلیئے آئین اور نیز زراعتی کلین اور سامان بیل محصول سے بری ہین۔ مندرجہ ذیل جدول سے جو ٹرکی پرسٹ خانون کے نقشون سے تیار کیگئی ہے۔ ۱۳ مارچ ۱۸۹۱ء لغایت ۱۲ مارچ ۱۸۹۲ء و ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء لغایت ۱۲ مارچ ۱۸۹۳ء مین مختلف ممالک کے ساتھ ٹرکی کی جسقدر تجارت ہوئی اوسکی مالیت ملکو ارزم معلوم

ہوجائے گی ۔ مالیت سکہ پیاستر میں درج کیگئی ہے ۔

ملک	درآمد سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	درآمد سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء	برآمد سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	برآمد سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء
	پیاستر	پیاستر	پیاستر	پیاستر
برطانیہ کلان	۱۰۲۰۱۱۲۸۹۶	۹۷۸۱۵۰۸۰۴	۴۸۶۳۰۲۳۲۱	۷۰۱۹۳۹۲۲۲
آسٹریا	۴۵۹۷۱۸۱۳۰	۵۰۹۹۱۹۶۶۴	۱۲۳۲۲۶۹۹۷	۱۵۱۱۷۹۸۸۳
فرانس	۳۰۲۱۳۷۳۷۵	۲۹۶۲۹۰۶۷۴	۴۵۰۷۰۰۲۱۶	۳۸۰۰۳۵۷۷۸
روس	۱۸۶۸۹۸۹۲۵	۱۲۸۹۳۴۷۹۱	۲۵۳۳۱۳۳۱	۳۲۱۷۶۳۲۷
اٹلی	۵۷۶۹۸۷۲۰	۵۸۰۰۵۰۱۶	۵۴۳۶۵۴۴۱	۷۸۴۴۶۵۵۹
بلگیریا	۹۴۰۱۰۴۱۸	۱۲۴۴۸۴۳۹۸	۴۰۲۶۵۶۷۰	۴۲۹۷۴۵۶۴
ایران	۶۵۳۲۱۱۵۹	۵۵۸۶۳۶۹۹	۱۵۲۵۶۴۸	۲۰۲۵۳۸۸
یونان	۴۲۲۸۵۴۴۱	۳۷۲۸۰۲۷۷	۵۴۷۷۹۴۳۸	۴۱۳۷۱۳۳۵
بلجیم	۶۴۹۷۶۴۲۳	۶۶۷۹۰۲۸۲	۳۱۱۰۶۶۶	۳۸۸۲۳۳۴
رومینیا	۴۵۹۷۸۴۳۱	۵۷۷۰۳۲۲۲	۲۹۱۱۷۸۸۶	۲۳۶۲۴۸۸۶
صوبجات متحدہ امریکہ	۳۲۴۵۳۹۲	۸۷۶۵۴۰	۲۳۲۸۱۳۳۳	۱۶۳۶۷۸۸۷
ٹیونس	۶۱۲۹۱۹۳	۶۱۷۲۷۷۶	۲۱۹۹۷۳	۷۱۷۰۷
سرویا	۷۲۵۱۸۴۳	۷۰۵۰۵۳۸	۵۱۵۱۱۰۴	۷۴۶۲۸۸۸
ہالنڈ	۱۲۱۷۲۳۱۳	۱۲۴۸۳۳۱۳	۲۳۵۹۲۲۲۱	۴۲۹۴۲۶۶۶
جرمنی	۱۸۴۳۳۹۲۷	۲۷۹۷۸۴۹۱	۱۳۹۹۶۲۱۸	۳۶۷۷۲۲۰
مصر	۶۱۷۱۴۱۶۸	۶۶۴۲۶۴۶۸	-	-
سویڈن	۶۶۶۱۴۰۲	۸۰۶۴۲۶۵	۵۵۵	۰
مانٹی نیگرو (جبل اسود)	۸۳۲۱۶۵	۷۹۵۵۵۴	۴۶۷۴۹۷	۲۶۸۴۸۷
جزیرہ سموس	۱۰۱۷۳۷	۷۳۱۲۳	۲۸۶۵۰۱	۲۸۱۸۷۵
ڈنمارک	۱۳۳۴۷	۳۱۶۱۰	۳۱۸۲۲۱	۶۸۲۳۳۲

نام ملک	درآمد سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	درآمد سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء	برآمد سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	برآمد سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء
ہسپانیہ	۵۸۳	۷۱۱	۴۰۶۳۳۳	۲۸۲۰۱۱۱
جاپان	-	۳۳۱۶۱۶۷	-	-
میزان	۲۴۵۵۳۹۳۹۸۸	۲۲۴۶۶۹۸۵۴۲	۱۵۳۷۰۰۵۰۲۴	۱۵۵۷۲۰۴۲۰۰

سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین کل اسباب تجارتی ۲۴۵۵۳۹۳۹۸۸ پیاستر کا داخل ہوا اور ۱۵۳۷۰۰۵۰۲۴ پیاستر کا مال ملک غیر کو گیا۔

سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء مین کل سلطنت کی پرمٹ خانون مین محصول درآمد و برآمد کی بابت ۱۹ کروڑ پچاس لاکھ ۸۹ ہزار ۶ سو ۷۸ پیاستر داخل ہوئے جن مین سے ۱۸ کروڑ ۸ لاکھ ۷۲ ہزار ۸ سو ۷۵ پیاستر محصول درآمد کی بابت تھے اور ایک کروڑ بیالیس لاکھ ۱۶ ہزار ۸ سو ۳۴ پیاستر محصول برآمد کی بابت تھے۔

سلطنت عثمانیہ کی تجارت درآمد مین سے ۳۹ فیصدی اور تجارت برآمد مین سے ۵۴ فیصدی برطانیہ کلان کے ساتھ ہے۔

مندرجہ بالا جدول مین جنس تمباکو کی برآمد شامل نہین۔ سال ۱۸۸۶-۸۷ء مین ایک کروڑ ۱۶ لاکھ ۸۸ ہزار باون کیلوگرام (کیلوگرام = ۲ ۲۰۴۶/۱۰۰۰۰ پونڈ = تخمیناً ایک سیر ۳/۴ ۶ چھٹانک) تمباکو باہر گیا۔ ۱۸۸۷-۸۸ء مین ایک کروڑ تین لاکھ ۳۷ ہزار ۲ سو ۷۱ کیلوگرام۔ سال ۱۸۸۹-۹۰ء مین ایک کروڑ چار لاکھ ۴۵ ہزار ۴ سو ۷۲ کیلوگرام سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین ایک کروڑ دو لاکھ ۳۷ ہزار ۴ سو ۹۰ کیلوگرام اور سال سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء مین ایک کروڑ ۳۸ لاکھ ۲۶ ہزار ۲۱ کیلوگرام باہر گیا۔

سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین تجارت درآمد و برآمد کی بڑی بڑی اجناس یہ تھین۔

درآمد سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء		برآمد سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	
نام جنس	مالیت پیاسترون مین	نام جنس	مالیت پیاسترون مین
میز پوش۔ چادرین وغیرہ	۲۲۷۳۵۲۱۳۵	گندم	۱۷۶۲۱۴۲۳۰
توشک لحاف وغیرہ	۱۳۵۲۶۵۸۲۴	جو	۷۱۶۶۴۷۸۷
قند	۱۲۹۹۵۰۵۲۳	پیغمبری گندم	۲۱۵۳۴۷۷۹

درآمد ۹۲-۱۸۹۱ء		برآمد ۹۲-۱۸۹۱ء	
نام جنس	مالیت پیاستر مین	نام جنس	مالیت پیاسترون مین
سوتی پارچات و دھاگہ	۱۲۷۹۹۷۷۸۱	تل	۱۶۹۸۹۱۲۵
قہوہ	۹۷۷۲۶۷۷۸	جوار	۱۳۸۶۴۹۲۵
چاول	۸۷۷۶۴۴۸۸	مکی	۱۲۲۹۵۶۸۰
مدافولم	۶۸۳۲۲۶۹۴	اوٹ (پیغمبری جو)	۱۳۴۵۰۷۹۱
مٹی کا تیل	۶۵۷۹۹۲۹۳۰	دیگر غلے	۱۹۹۷۸۵۵۴
سوجی	۶۴۸۰۴۶۷۵	خشک انگور کشمش و منقے	۱۶۶۴۹۰۹۴۱
اونی پارچات	۶۴۲۳۲۴۱۱	ریشم	۱۰۹۱۲۰۰۱
کپڑا	۴۴۱۷۴۸۲۰	ریشم کے کوئے	۴۴۴۲۹۸۸۸
لوہا	۴۳۹۰۶۵۴۳	زیتون کا پھل	۸۴۰۵۹۱۱۱
چمڑا (دباغت شدہ)	۳۹۰۷۹۷۵	روغن زیتون	۲۳۵۴۸۰۸۴
قالین اور دریان	۳۹۰۶۳۲۴۰	انجیر تر	۴۳۳۸۴۱۳۴
کشمیرا	۳۸۳۷۲۵۸۴	خرما و کھجورین	۲۳۷۳۲۲۴۵
گیہون	۳۰۳۶۵۴۲۲	سنگترے و چکوترے	۱۰۹۶۶۵۰۴۹
مکی جو پیغمبری جو	۲۱۸۸۳۴۵۱	دیگر پھل	۵۰۶۶۶۸۴
سوتی و اونی پارچات	۳۶۳۲۶۰۱۳	اخروٹ بادام وغیرہ	۲۵۷۱۶۶۸۶
لکڑی	۳۱۹۶۶۵۶۴	موہیر بکریون کی پشم	۵۴۷۷۲۷۱۹
بھیڑین اور بکریان	۲۸۶۳۵۱۴۲	ولونیا (رنگنے کا مصالحہ)	۵۲۷۹۳۶۱۲
سلے سلائے کپڑے	۲۸۳۳۲۱۲۴	قہوہ	۵۲۲۵۱۰۱۳
آہنی اسباب	۲۷۸۱۹۹۸۹	اون	۴۶۹۳۸۷۳۷
ریشمی پارچات	۲۶۹۵۸۲۹۵	کپاس	۴۱۱۲۷۴۵۸
ریشم	۲۵۵۲۲۵۲۹	کھالین بھیڑون اور بکریون کی	۳۷۱۸۵۴۱۵

درآمد ۹۲-۱۸۹۱ء		برآمد ۹۲-۱۸۹۱ء	
نام جنس	مالیت پاؤنڈون مین	نام جنس	مالیت پاؤنڈون مین
اسپرٹ (روح شراب)	۲۵۶۲۳۷۰۸	غیر مصنفی معدنیات	۳۳۰۷۳۸۸۸
ادویہ (نباتاتی)	۲۴۷۸۹۱۰۵	دالین	۲۸۷۵۰۶۵۱
بوریان اور تھیلے (ٹاٹ کی)	۲۵۰۳۶۲۱۶	قالین	۲۵۲۹۹۰۸۲
چمڑا (کچا)	۲۳۸۵۴۱۴۶	سکھلائی ہوئی مچھلی	۱۸۲۸۶۱۳۸
ٹوپیان اور کلاہ	۲۳۰۵۵۴۴۱	گھوڑے و خچرین	۱۳۹۳۴۳۳۷
کاغذ مختلف اقسام کا	۲۲۶۹۳۷۰۹	شراب انگوری	۱۳۰۷۶۳۶۱
کاغذ سگریٹ بنانے کا	۱۰۷۵۰۵۰۰	حلفی شراب	۱۲۲۶۸۶۵۳
کوئلہ پتھر کا	۲۲۲۵۵۶۵۴	سوتشی	۹۴۱۱۴۹۳
مکھن	۲۲۱۰۲۶۳۵	اسپست	۹۲۲۰۳۳۳
ماہیین	۱۸۶۲۴۷۳۲	بھیڑین و بکریان	۸۸۸۶۵۱۳
دہاگہ	۱۸۰۹۴۶۶۹	انڈے	۷۷۶۵۷۲۲
نیم سوتی	۱۸۳۳۵۲۰۸	مرغ وغیرہ	۷۶۲۵۵۵۳
آہنی اوزار	۱۷۶۲۹۹۶۶	مکھن	۷۱۴۷۲۱۰
تانبے کی چادرین اور نلیان	۱۷۲۳۶۷۶۴	سنگھارے	۶۰۳۹۸۶۵
پولنٹ باندھنے کا کپڑا	۱۵۴۴۸۰۵۰	اسفنج	۶۸۷۲۲۲
روغن زیتون	۱۵۱۳۷۷۲۳	گوند	۵۳۱۷۷۸۹
تمباکو (ممبطی)	۱۵۱۴۸۴۰۹	چاول	۵۴۳۷۴۷۰
پنیر	۱۴۸۰۲۱۷۴	دہاتی نلکون اور پیپون کی ایڑ	۵۷۹۹۴۳۵
مویشی	۱۴۵۱۷۴۲۰	مٹر	۶۲۲۰۵۵۵
نیل	۱۴۲۲۷۴۷۹	۰	۰

گذشتہ پانچ برسون مین برطانیہ کلان اور کل سلطنت عثمانیہ واقعہ یوروپ و ایشیا کے درمیان انگریزی

تجارت کی نقشون کی رو سے حسب ذیل مالیت کی تجارت ہوئی۔

	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۵ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
ٹرکی سے برطانیہ کلان مین داخل ہوا	۴۸۱۶۸۸۳	۵۴۴۲۸۸۱	۵۵۵۱۷۹۸	۴۹۷۸۷۲۱	۴۸۹۹۸۱۵
ٹرکی مین جو برطانیہ کلان سے گیا۔	۹۷۷۲۰۹۱	۹۵۵۳۸۷۸	۹۱۹۰۱۱۴	۵۷۶۸۷۴۶	۶۵۲۰۱۵۱

ٹرکی سے سلطنت متحدہ (انگلستان۔ سکاٹ لینڈ۔ ویلز اور آئرلینڈ) مین بڑی بڑی اجناس حسب ذیل آئین:- غلہ سنہ ۱۸۹۲ء مین ۱۷۱۵۰۸۵ پونڈ کا۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۱۵۳۹۱۰۴ پونڈ کا۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ۱۳۸۱۲۴۲ پونڈ کا

اون اور ریشم۔ سنہ ۱۸۹۲ء مین ۱۰۲۰۸۳۰ پونڈ کی۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۴۳۰۰۹۶ پونڈ کی۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ۸۱۳۹۲۸ پونڈ کی۔

ولونیا (رنگنے کا مصالحہ) سنہ ۱۸۹۲ء مین ۴۰۴۹۳۴ پونڈ کا۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۳۹۴۸۷۹ پونڈ کا۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ۲۹۱۰۸۰ پونڈ کا۔

افیون۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین ۲۰۰۵۵۶ پونڈ کی۔ سنہ ۱۸۹۲ء مین ۱۹۸۲۲۲ پونڈ کی۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۱۲۴۳۶۰ پونڈ کی۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ۱۷۹۷۶۳ پونڈ کی۔

پھل (جس مین زیادہ تر انجیرین اور کشمش و منقے ہوتے ہین) سنہ ۱۸۹۲ء مین ۷۳۹۰۸۶ پونڈ کے۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۹۳۶۸۱۴ پونڈ کے۔ اور سنہ ۱۸۹۴ء مین ۸۰۲۳۴۸ پونڈ کے۔

برطانیہ کلان سے زیادہ تر کل کا بنا ہوا کپڑا جاتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین سوتی پارچات ۴۰۹۱۳۲۲ پونڈ کے۔ جرابین موزے وغیرہ ۸۰۹۳۱۲ پونڈ کے۔ اونی کپڑے ۲۴۵۸۳۷ پونڈ کے۔ لوہا (گھڑا اور ان گھڑا) ۱۹۱۷۷۵ پونڈ کا۔ تانبا (گھڑا اور ان گھڑا) ۴۸۱۹۵ پونڈ کا۔ پتھر کا کوئلہ ۲۲۰۵۶۵ پونڈ کا۔ اور مشینری (کلین) ۶۶۲۲۴۵ پونڈ کی گئین۔

ایشیائی ٹرکی کے بندرگاہ طرابزون مین جو بحیرۂ اسود پر واقع ہے۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ۱۵۲۴۸۰۹۰ پونڈ کا مال داخل ہوا جس مین سے ۶۳۵۲۴۹۰ پونڈ کا ایران کو گیا۔ ۶۰۰۲۰۰ پونڈ کا مال اس بندرگاہ سے باہر گیا۔

جس مین سے ۲۱۳۶۴۰ پونڈ کا ایران سے آیا۔

سنہ ۱۸۹۴ء مین مقامات مندرجہ ذیل مین درآمد و برآمد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

حلب مین ۱۸۲۸۶۶۷ پونڈ کا مال آیا۔ اور ۹۵۱۵۳۹ پونڈ کا وہان سے گیا۔ جافہ۔ ۷۴۳۲۳۳ پونڈ کا آیا۔ اور ۲۵۸۰۹۰۴ کا گیا۔ بصرہ۔ ۱۵۵۹۹۷ پونڈ کا آیا اور ۱۷۲۹۱۵۶ پونڈ کا گیا۔ دمشق۔ ۱۲۴۴۹۰ پونڈ کا آیا۔ اور ۳۷۱۵۰۰ پونڈ کا گیا۔ جدہ۔ ۷۷۱۹۰۰ پونڈ کا آیا۔ اور ۵۷۴۷۰ پونڈ کا گیا۔ ٹریپولی (طرابلس الغرب) ۳۷۱۵۰۰ پونڈ کا آیا اور ۳۹۲۹۹۰ پونڈ کا گیا۔

تجارتی جہازات اور جہازرانی

لائیڈ ایجنسی کے رجسٹر کے مطابق سنہ ۱۸۹۴ء مین[1] سلطنت عثمانیہ کے تجارتی بیڑہ مین ۹۰ دخانی جہاز (جن مین سے ہر ایک کا وزن سو ٹن یا سو ٹن سے متجاوز ہے) وزنی ۷۱۳۵۸ ٹن اور ۹۰۰ بادبانی جہاز وزنی ۱۹۳۹۹۴ ٹن تھے۔

مارچ سنہ ۱۸۹۴ء سے فروری سنہ ۱۸۹۵ء تک ٹرکی کے کل بندرگاہون مین ۱۹۲۲۶۹ جہاز وزنی ۴۳۹۱۸۵۲۹ ٹن کے آئے اور گئے۔ خاص قسطنطنیہ مین سنہ ۱۸۹۴ء مین ۲۷۵۸۱ جہاز ۱۳۵۵۹۲۸۸ ٹن وزن کے داخل اور وہان سے روانہ ہوئے۔ انمین سے ۱۴۶۷۰ جہاز وزنی ۱۳۳۸۳۲۳۹ ٹن بیرونی تجارت اور باقیماندہ ساحلی تجارت مین مصروف رہے۔ بیرونی تجارت کرنے والون مین سے ۹۸۲۴ جہاز وزنی ۱۰۸۰۷۶ ٹن بادبانی تھے۔ ۵۶۶۹ وزنی ۱۰۸۸۳۷۹ ٹن دخانی تھے۔ اور ۲۵۷۱ جہاز وزنی ۳۰۹۷۴ ٹن ایسی کمپنیون کے تھے جنہون نے باقاعدہ طور پر قسطنطنیہ سے سلسلہ آمدورفت قایم کیا ہوا ہے۔ انگریزی جہاز تعداد مین ۱۲۵۹ وزنی ۱۵۰۴۶۳۸ ٹن تھے۔

سنہ ۱۸۹۴ء مین ۳۳۹۲ جہاز وزنی ۵۶۸۹۷۷۱ ٹن (جن مین سے ۷۸۲ جہاز وزنی ۴۱۴۴۲۳ ٹن انگریزی تھے) سمرنا کے بندرگاہ مین داخل ہوئے اور ۱۳۰۳ جہاز وزنی ۷۵۳۹۵ ٹن (جن مین سے ۵۰ جہاز وزنی ۱۰۱۹۴۶ ٹن انگریزی تھے) بیروت کی بندرگاہ مین داخل ہوئے۔ جو جہاز اس بندرگاہ مین داخل ہوئے انمین سے ۲۳۴۲ جہاز وزنی ۳۵۴۰۴ ٹن عثمانیہ تھے۔

---

[1] سنہ ۱۸۹۵ء مین اس بیڑہ مین ہر دو قسم کے جہازات کی جو تعداد تھی وہ بعنوان واقعات روم مین درج کر دیگئی ہے۔ مؤلف۔

سلسلہ خط وکتابت و وسائل آمد و رفت اندرون ملک مین

۱۸۸۸ء کے موسم بہار سے ٹرکی اور باقیماندہ یوروپ کے درمیان براہ راست ریلوے لائین کے ذریعہ سے آمدورفت کا سلسلہ قایم ہوگیا ہے۔ یوروپ کیطرف جانے والی بڑی بڑی لائینین قسطنطنیہ اور سالونیکا سے شروع ہوتی ہین۔ آخرالذکر بندرگاہ کا راستہ انگلستان سے مصر جانیکے لیئے اب سب سے قریب ترین ہے۔

سلطنت عثمانیہ واقع یوروپ و ایشیا مین ۱۳ اگست ۱۸۹۵ء تک جو لائینین جاری ہوچکی تھین اونکے نام حسب ذیل ہین:-

نام لائین	کتنے میل جاری ہے		نام لائین	کتنے میل جاری ہے
۱ قسطنطنیہ۔ اڈریانوپل مصطفیٰ پاشا۔	۲۲۲	x	۲ سالونیکا۔ اسکب۔ متروونزا۔	۲۲۷
۳ وادی آغاج۔ اڈریانوپل۔	۹۳	x	۴ اسکب۔ زبنچہ۔	۵۳
۵ سالونیکا۔ وادی آغاج (مع شاخون کے)	۲۰۸	x	۶ سالونیکا۔ مناسطر۔	۱۳۶
۷ سمرنا۔ دینار (مع شاخون کے)۔	۳۲۴	x	۸ سمرنا۔ الاشہر (مع شاخون کے)۔	۱۶۵
۹ مودانہ۔ بروصہ۔	۲۶	x	۱۰ مرسینا۔ اودنا۔	۴۰
۱۱ جافہ۔ یروشلیم۔	۵۴	x	۱۲ حیدرپاشا۔ انگورا۔	۳۶۰
۱۳ بیروت۔ دمشق۔ حوران۔	۱۳۲	x	۱۴ عسکی شہر۔ قونیہ۔	۱۰۸

میزان کل .. .. ۲۱۴۸ میل

سالونیکا سے وادی آغاج تک ۲۰۶ میل لمبی ریلوے لائین تیار ہوگی جو قسطنطنیہ اور وائنا کی درمیانی بڑی لائین کو بمقام کلیلی برغاس جاملیگی۔

کل سلطنت مین ۱۲۴۲ ترکی ڈاک خانجات ہین۔ سنہ ۱۸۸۹-۹۰ء مین ڈاک خانون نے اندرون ملک مین ۹۴۵۱۰۰۰ لفافے اور پوسٹ کارڈ اور ۵۴۰۰۰۰ نمونے اور مطبوعہ کاغذ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے۔ اور ۳۷۱۱۵۰۰ لفافے و پوسٹ کارڈ اور ۷۳۲۰۰۰ نمونے و مطبوعہ کاغذ ممالک غیر کو بھیجے یا وہان سے آئے ہوئون کو تقسیم کیا۔

ٹرکی مین سلسلہ تاربرقی کا طول تقریباً ۲۰۳۰۸ میل اور اوسکی تارونکی لمبائی ۳۱۸۹۰ میل ہے

ایشیائی اور یوروپین ٹرکی مین ۷۰ ہتار گھر ہین۔ سالانہ آمدنی پانچ کروڑ ۱۶ لاکھ پندرہ ہزار ۵ سو ۱۶ پیاسٹر اور تنخواہون پر ایک کروڑ ۷۰ لاکھ ۶۹ ہزار ۴۰ پیاسٹر خرچ ہوتا ہے۔

ٹرکی کے سکے - اوزان و پیمانجات

۳۱ جولائی ۱۸۹۵ء کو امپیریل عثمانیہ بنک کی مالی حالت حسب ذیل تھی:-

رقوم یا جائداد گرفتنی وجمع	ترکی پونڈ	بنک کی ذمہ داریان یعنی رقوم دادنی	ترکی پونڈ
سرمایہ غیر وصول شدہ	۵۵۰۰۰۰۰	سرمایہ وصول شدہ	۱۱۰۰۰۰۰۰
نقدی اور بل (ہنڈویات)	۳۴۹۵۲۲۸	بنک کے جاری کردہ نوٹ	۱۰۸۵۳۲۷
سرکاری فنڈ۔	۹۷۹۰۴۴	بل قابل ادائے گی۔	۳۲۶۶۲۳۰
ضمانتین اور کفالتین۔	۳۷۱۴۵۱۸	مختلف چلتی حساب	۱۰۳۱۲۴۱۰
سرکاری خزانہ کا چلتا حساب	۱۵۹۳۳۵۲	مقررہ میعادون پر جمع شدہ رقم	۱۴۸۰۷۵۷
دیگر مختلف چلتی حساب	۴۴۷۳۱۲۱	محفوظ سرمایہ بروئے قانون	۵۷۸۶۴۴
قرضے۔	۴۲۲۱۷۷۸	منافع حصہ داران قابل الادا	۷۲۵۷۰
املاک	۱۳۱۳۱۳	مختلف۔	۵۰۲۳۴۶
مختلفات	۸۹۸۷۰	۰	۰
میزان	۲۸۵۹۹۲۸۴	میزان	۲۸۵۹۹۲۸۴

عثمانی سکے

ترکی لیرہ یعنی طلائی مجیدی = ۱۸ شلنگ - ۳ $\frac{۱}{۲۵}$ پنس کے

مجیدی یعنی نقرئی بیس پیاسٹر کا (ایک مجیدہ) = - - ۳ $\frac{۴}{۲۵}$ پنس کے

نقرئی پیاسٹر (تمام پیاسٹر) جو لیرہ کا سوان حصہ ہے = - - $\frac{۳۴}{۷۵}$ ۲ پنس کے

(پیاسٹر (ایک لیرہ کے)۔

بڑے بڑے حساب اور سرکاری موازنے ۵-۵ سو مجیدی پیاسٹر کی تھیلیون یعنے ۵-۵ ترکی لیرون مین تیار کیے جاتے ہین۔ ایک ترکی تھیلی انگریزی سکہ کے ساڑھے چار پونڈون کے برابر ہوتی ہے۔ طلائی لیرہ

وزن مین ۷ ۲۲/۱۲۵ گرام اور ۹۱۶/۱۰۰۰ حصہ یعنے ۶ ۶۲۲/۱۰۰۰ گرام اوس مین خالص سونا ہوتا ہے۔ چاندی کے ۲۰ پیاسٹر والے سکّے کا وزن ۲۴ ۱/۲ گرام ہوتا ہے۔ اور اوس مین ۹ ۹۶۵/۱۰۰۰ اگرام خالص چاندی اور باقی آمیزش ہوتی ہے۔ کھوٹی چاندی کے سکّے بھی بمقدار کثیر رائج ہین مگر یہ بتدریج خزانہ مین لیے جا کر گلائے جارہے ہین۔ ۱۸۶۲ء اور ۱۸۸۱ء کے درمیان ساٹھ کروڑ پیاسٹر کی مالیت کے کرنسی نوٹ جاری کیے گئے جن کا نام قائمہ تھا۔ مگر کساد نرخ کے باعث گورنمنٹ نے اون کو خزانہ مین لینے سے انکار کر دیا۔ اور آخر مین اونکی قیمت صرف برائے نام رہ گئی۔ اور باہمی لین دین مین انکا چلن موقوف ہو گیا۔ تانبے کے سکّے بھی کساد نرخ کے باعث ایک طرح سے چلنے بند ہو گئے۔ اور گورنمنٹ نے کاغذی (کرنسی نوٹ) اور تانبے کے سکوں کی قیمت مفروضی مالیت سے نصف کر دی۔ اوّل الذکر ۱۸۸۹ء مین کل خزانہ مین واپس لیے جا کر تلف کر دیے گئے۔ چاندی ضروریاتِ تجارت سے وافر موجود ہے اور بالعموم ۸ فیصدی گھٹوتی پر بکتی ہے۔ اس کمی کی ایک یہ بھی بڑی وجہ ہے کہ تجارت کا موازنہ ٹرکی کے برخلاف ہے۔ تجارت درآمد زیادہ اور برآمد اوس سے کم ہے۔ اور تجارت درآمد کے فاضل حصہ کی قیمت سونے کے سکہ مین ادا کرنی پڑتی ہے۔ علاوہ برین بیرونی قرضہ کے سود اور جزو ادائیگی اور نیز جنگی سامان کی قیمت کی بابت ہر سال سونے کی کثیر مقدار ملک سے باہر جاتی ہین ۔

پُرانے وزن اور پیمانے۔

اوقیہ (وزن کرنے کا بانٹ) = چار سو ڈرام (درہم)	=	۲ ۸۲۹/۱۰۰۰ پونڈ
المہ۔ (سیال اشیا ناپنے کا پیمانہ)	=	۱ ۵۱/۱۰۰۰ گیلن امپیریل
کیلہ (غلہ ناپنے کا پیمانہ)	=	۹۱۲/۱۰۰۰ بوشل (ا بوشل = [illegible])
قنطر یا قنطال = ۴۴ اوقیہ	=	۱۲۵ پونڈ۔
۳۹ ۱۱/۲۵ اوقیہ ..	=	ایک ہنڈرڈ ویٹ (ہنڈرڈ ویٹ ۱ ۱/۵ من)
چفی = ۸۰ اوقیہ	=	۱۱۵ ۱۹/۵ پونڈ
قاذع = ۲۰ اوقیہ ...	=	۱۹/۲۵ امپیریل کوارٹر (۸ بشل = ایک کوارٹر)
۱۱۶ کیلہ — ..	=	۱۰۰ امپیریل کوارٹر (۴ کوارٹر = ایک ہنڈرڈ ویٹ)

اندازہ (کپڑے ناپنے کا پیمانہ)	=	۲۷ انچ
عرشین (زمین ناپنے کا پیمانہ)	=	۳۰ انچ
دونیم (ایضاً)	=	۴۰ مربع قدم

کیلہ غلہ ناپنے کا عام مروج پیمانہ ہے - اس سے چھوٹے پیمانے بجائے پیمانہ ہونے کے زیادہ تر بندھے ہوئے اوزان ہین - ایک سو چالیس کیلہ ۱۲ ۲/۵ انگریزی امپیریل کوارٹر یا ۵۰ ۱/۶۶ ہیکٹو لیٹر کے برابر ہوتے ہین -

مارچ سنہ ۱۸۸۲ء سے ترکی پیمانے اور بٹّے میٹرک سسٹم یعنے فرانسیسی پیمانون وغیرہ کے مساوی کر دیئے گئے ہین مگر اون کے نام وہی پرانے رہنے سے بڑی دھاندلی مچتی ہے - اور ابھی تک نئے قاعدہ کا بالعموم رواج بھی نہین ہوا - اوقیہ کو کلوگرام کے برابر بنایا گیا ہے - قنطار کو دس کیلوگرام کے برابر - قنطر = ۱۰۰ کیلوگرام - چقی = ۱۰۰۰ کیلوگرام - شق = ڈیکا (۱۰) لیٹر کیلہ = ہیکٹا (۱۰۰) لیٹر (یعنے ۲ ۳/۴ بشل انگریزی کے) - اولق = ایر کے - جریب = ہیکٹیر یعنے سو ٹیر کے جو انگریزی ۲ ۱/۲ ایکڑ کے برابر ہے) - عرشین = میٹر کے - مل = کیلو میٹر (۱۰۰۰ میٹر) کے - فرسنگ = ۱۰ کیلو میٹر کے - ۱۸۸۹ء مین اجناس خوردنی کیلئے میٹرک سسٹم کے اوزان و بٹّے لازمی کر دیئے گئے اور ۱۸۹۲ء مین ہر ایک چیز کے وزن کیلئے اون کا لازمی کر دیا گیا لیکن اس حکم کی ابھی تعمیل نہین کرائی گئی +

ریاستہائے باجگذار

اول بلگیریا حکمران شہزادہ - فرڈیننڈ ڈیوک آف سکسنی - پرنس آگسٹس مرحوم ڈیوک آف سکسنی اور شہزادی کلنٹائن آف بوربون آرلینیز (دختر لوئیس فلپ مرحوم شاہ فرانس) کا سب سے چھوٹا بیٹا - ۲۶ فروری ۱۸۶۱ء کو پیدا ہوا - بلگیریا کی نیشنل اسمبلی (مجلس قومی) نے ۷ جولائی ۱۸۸۷ء کو اوسے باتفاق رائے بلگیریا کا شہزادہ منتخب کیا - اور اوسنے شہزادہ الیگزینڈر کے بعد جسنے ۷ ستمبر ۱۸۸۶ء کو تخت چھوڑ دیا تھا ۱۴ اگست ۱۸۸۷ء کو عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لی - پرنس فرڈیننڈ (پاشا) کا انتخاب[1] دول یوروپ اور باب عالی نے اب تک منظور نہین کیا - ۲۰ جنوری ۱۸۹۳ء کو

---

[1] فروری ۱۸۹۶ء مین باب عالی اور دول عظام نے اس انتخاب کو منظور کر لیا - زیادہ تشریح کیلئے دیکھو تعلقات دوم کا حاشیہ متعلق (بلگیریا) صفحہ ۲۴

پرنس الیگزنڈر صوبہ مشرقی رومیلیا کا بھی گورنر مقرر کیا گیا یہ صوبہ بطرح بلگیریا کے ساتھ ملحق ہو گیا تاہم دول نے اس الحاق کو ہنوز تسلیم نہین کیا۔

بتاریخ ۲۰۔اپریل ۱۸۹۳ء فرڈنینڈ (پاشا) نے پارما کے ڈیوک رابرٹ کی بڑی لڑکی میری لوئیسا سے جو ۱۷ جنوری ۱۸۷۰ء کو پیدا ہوئی شادی کی۔ اولاد حسب ذیل ہے۔ (۱) شہزادہ بوریس ۳۰ جنوری ۱۸۹۴ء کو متولد ہوا۔ (۲) شہزادہ سیرل ۱۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو پیدا ہوا۔

۱۸۷۹ء کی کانسٹی ٹیوشن (آئین) کے رو سے یہ قرار دیا گیا کہ "پرنس کو لازمی طور پر بالاستقلال ریاست مین رہایش پذیر ہونا پڑے گا" عدم موجودگی کی صورت مین وہ اپنا ایک قایم مقام (ریجینٹ) مقرر کرے گا جس کے اختیارات اور فرائض کی تشریح ایک خاص قانون کے ذریعہ کی جاویگی خطاب شہزادگی موروثی ہے۔ کانسٹی ٹیوشن کی ۱۸۹۳ء والی ترمیمات سے بشرط ضرورت ریجینسی (قایم مقامی۔ نیابت) کے قیام۔ انتظام اور اوس کے اختیارات وغیرہ کی توضیح کیگئی۔ اور ۱۸۹۳ء مین گرینڈ سوبرانجی (مجلس قومی) نے مزید ترمیم کر کے حکمران شہزادہ اور اوس کے ولی عہد کے لیئے "رایل ہائی نس" کا خطاب منظور کیا۔ شہزادہ بدستور رومن کیتھولک مذہب کا پابند ہے۔ مگر اوس کا وارث ۱۴ فروری ۱۸۹۶ء کو آرتھوڈاکس گریک چرچ (ٹھیٹھ کلیسائی یونانی) مین داخل کیا گیا۔

آئین و حکومت

عہدنامہ برلن نے جسپر ۱۳ جولائی ۱۸۷۸ء کو دستخط ہوئے۔ ریاست بلگیریا کو قایم کیا۔ بروئے دفعہ اول حکم دیا گیا کہ بلگیریا کو "ہز امپیریل مجیسٹی سلطان المعظم کے ماتحت خود حکومت کرنے والی باجگذار ریاست بنایا جاوے۔ اوسکی حکومت مسیحی ہوگی اور اپنا قومی ملیشیا (ملکی فوج) رکھے گی"

دفعہ سوم کا حکم یہ ہے "بلگیریا کے شہزادہ کو ریاست کی آبادی آزادی کیساتھ منتخب کرے گی۔ اور باجازت دول باب عالی اوسکو منظور کرے گا۔ یوروپ کی دول عظام کے حکمران خاندانون کا کوئی فرد بلگیریا کا شہزادہ منتخب نہین ہوسکے گا۔ عہدہ شہزادگی کے خالی ہونے پر نیا شہزادہ اونہی شرایط اور اونہی قواعد کی پابندی کیساتھ منتخب کیا جاوے گا" ۱۳ جنوری ۱۸۸۶ء کو بلگیریا اور مشرقی رومیلیا ایک ہی گورنمنٹ کی ماتحت کر دیئے گئے۔

صوبہ مشرقی رومیلیا جو بلگیریا کے ساتھ ملحق ہونے کی تاریخ سے جنوبی بلگیریا بھی کہلاتا ہے بروئے

عہدنامہ برلن قایم کیا گیا تہا۔ اور اوس کو انتظامی خود مختاری عطا کر کے سلطان المعظم کے براہ راست پولیٹیکل (ملکی) اور جنگی اقتدار مین رہنے دیا گیا تھا۔

دفعہ ۷ اسکے الفاظ یہ ہین "مشرقی رومیلیا کے گورنر جنرل کو منظوری دول ۵ برس کی میعاد کے لیئے باب عالی نامزد کیا کرے گا"۔ ۱۸ ستمبر ۱۸۸۵ء کو بغاوت ہو کر موجودہ حکومت موقوف کر دیگئی۔ گورنر کو معزول کر کے صوبہ سے نکال دیا گیا۔ اور صوبہ مشرقی رومیلیا کے بلگیریا کے ساتھ ملحق ہوجانے کا اعلان دے دیا گیا اپریل ۱۸۸۵ء کے آخری ہفتون مین عہدنامہ برلن پر دستخط کرنے والی سلطنتون کے قایم مقامون کی ایک کانفرنس قسطنطنیہ مین منعقد ہوئی۔ اور سلطان المعظم نے بروے فرمان شہنشاہی مورخہ ۶۔ اپریل ۱۸۸۶ء صوبہ کی حالت مین مندرجہ ذیل تغیرون کو منظور فرمایا۔

(۱) مشرقی رومیلیا کی حکومت شہزادہ بلگیریا کی تحویل مین کر دیجائے (۲) قرجالی اور ریحیس (رہوڈوپ) کے اضلاع جن مین مسلمانونکی آبادی زیادہ ہے باب عالی کو واپس دیدیئے جاوین۔ (۳) ہر دو صوبونکی بنیادی قانون کو مقامی ضرورتون اور تقاضاہائے وقت کے مطابق ترمیم کرنے کی غرض سے پڑتالنے کیلیئے ایک کمیشن مقرر کیجائے۔ (۴) وہ کمیشن ساتھ ہی عثمانیہ خزانہ کے اغراض و مفاد پر بھی غور کرے یعنی کہ باب عالی کو ہر دو صوبون سے کسقدر رقم بطور خراج اور کسقدر رقم قومی قرضہ کے حصہ رسدی کی بابت وصول ہو (۵) عہدنامہ برلن کی باقی شرایط قایم رہین

شرایط و احکام مندرجہ بالا کے مطابق ایک ترکی بلغاری کمیشن نے صوفیا مین اجلاس منعقد کر کے بنیادی قانون کی ترمیم اور خاصکر محاصل درآمد و برآمد اور خراج کے مسائل کا تصفیہ کرنا شروع کیا۔ مگر اس کمیشن کی کارروائی کا اون وقعات نے جن نے ۲۰۔ اگست ۱۸۸۶ء کی رات کو پرنس الیگزینڈر کو تخت سے معزول کیا اچانک خاتمہ کر دیا۔

یہ صوبہ اوس وقت سے سب طرح سے بلگیریا کا جزو اور صوفیا کی حکومت کے ماتحت ہے۔ فلپ پولی (سابق دارالخلافہ مشرقی رومیلیا) اب فقط ایک ضلع کا صدر مقام ہے۔ اور دونون صوبون کا دارالریاست صوفیا ہی کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

۱۸۷۹ء کی کانسٹی ٹیوشن اور ۱۸۹۳ء مین جو اوسکی ترمیم ہوئی اوس کی رو سے وضع قوانین کا اختیار ایک ہی چیمبر (سبنت) کو جو بلگیریا کی نیشنل اسمبلی (مجلس قومی) کہلاتا ہے۔ تفویض کیگئی۔ تمام بالغ مردون کو

اوس کے ممبرون کے انتخاب مین رائے دینے کا حق حاصل ہے - اور آبادی کے ہر بیس ہزار آدمیون کے پیچھے ایک ممبر منتخب ہوتا ہے - جو ممبر اوس شہر مین رہائش رکھتے ہون جہان اسمبلی اجلاس کرتی ہے اونکو بدوران اجلاس پندرہ فرینک (بارہ شلنگ) یومیہ کے حساب سے اور دوسرے ممبرون کو ۲۰ فرینک (۱۶ شلنگ) یومیہ اور سفر خرچ ملتا ہے - اسمبلی کی میعاد پانچ برس ہے - مگر شہزادہ جس وقت چاہے اوس کو توڑ سکتا ہے اور اس صورت مین نیا انتخاب چار مہینون کے اندر ہو جانا لازمی ہے - اسمبلی نے ایک دوسرا چیمبر (سینیٹ) قایم کرنے کی تجویز کو ۱۸۹۳ء مین منظور کیا -

عاملانہ اختیار زیر فرمان شہزادہ مندرجہ ذیل آٹھ وزراء کی کونسل کو حاصل ہے -

(۱) وزیر صیغہ خارجیہ و عبادت عامہ

(۲) - وزیر صیغہ اندرونی -

(۳) وزیر تعلیم عام

(۴) - وزیر مال -

(۵) - وزیر عدالت عامہ

(۶) - وزیر جنگ -

(۷) - وزیر تجارت و زراعت

(۸) - وزیر تعمیرات عامہ +

رقبہ و آبادی بلگیریا خاص کی ریاست کا رقبہ اندازاً ۲۴۳۶۰ - انگریزی مربع میل اور جنوبی بلگیریا (یعنی مشرقی رومیلیا) کا ۱۳۵۰۰ مربع میل ہے - یکم جنوری ۱۸۹۳ء کو جو مردم شماری کیگئی اوس مین کل ریاست کی آبادی ۳۳۰۹۸۱۶ متحقق ہوئی جن مین سے ۹۹۲۳۸۶ مشرقی رومیلیا کی آبادی تھی - بلگیریا کی ازسر نو ترتیب ہو کر اوس کو ۲۲ ضلعون مین تقسیم کیا گیا ہے - جن مین ۶ چھہ مشرقی رومیلیا کے ہین ۱۸۹۳ء کی کل آبادی مین سے ۲۵۰۴۳۳۶ کس بلغر - ۵۶۹۷۲۸ ترک - ۵۸۰۱۸ یونانی - ۵۲۱۳۲ حبشی - ۲۷۵۳۱ یہودی - ۳۶۲۰ جرمنی اور ۱۳۷۹ روسی تھے - مذہب وار تفصیل یہ تھی :-

۲۶۰۵۹۰۵ کس آرتھوڈاکس گریک چرچ جو سرکاری مذہب ہے - ۶۴۳۲۴۲ مسلمان - ۲۲۶۱۷ رومن کیتھولک

ریاست کا موجودہ صدر مقام صوفیا ہے۔ اوسکی آبادی ۴۷ ہزار ہے۔

دوسرے بڑے بڑے شہر یہ ہین۔ فلپ پولی (رومیلیا کا صدر مقام) آبادی ۳۶۰۳۳ - وارنا آبادی ۲۷۱۸۲ - شوملا ۲۳۵۱۷ - رسچک ۲۷۲۱۸ - سلیونو ۲۰۳۴۸ - ستارا زاگورا ۱۶۰۳۹ - تاتار بازرجیک ۱۵۶۵۹ - سستووا ۱۲۴۸۲ - پلیونا ۱۴۳۰۷ - سلسٹریا ۱۱۴۱۴ - ٹرنووا (بلگیریا کا قدیم صدر مقام) ۱۱۳۱۴ - وڈین ۱۴۷۷۲ - آبادی کا حصہ کثیر زراعت اور اپنے ریوڑون اور گلونکی پیداوار پر گذر کرتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۳۱۶۴۴ شادیان ہوئین ۱۴۱۳۲۰ پیدا اور ۹۲۱۰۰ فوت ہوئے یعنی پیدائش بہ نسبت اموات ۴۹۲۲۰ زیادہ رہی +

تعلیم سنہ ۱۸۹۱ء مین بلگیریا مین ۴۱۸۳ - ابتدائی مکاتب تھے جن مین ۱۲۹۷۷۷ لڑکے اور ۴۲۲۰۶ لڑکیان زیر تعلیم تھین سکول جانے کی عمر کے لڑکونکی تعداد ۲۷۵۵۹۰ - اور لڑکیون کی ۱۴۱۹۶۸ - تعلیم کے سررشتہ کو سرکاری خزانہ سے ۲۰ لاکھ لیو (لیو = فرانک = ۹ شلنگ کے) کی امداد سالانہ ملتی ہے۔ تعلیم مفت ملتی ہے اور بظاہر چار برس کی میعاد کیلئے کل پر لازمی ہے۔ آبادی کا تقریباً ۱۰ فیصدی حصہ لکھ یا پڑھ نہین سکتا۔ صوفیا مین یونیورسٹی ہے۔ اور بڑے بڑے شہرون مین اعلٰے مدارس کے ساتھ ورزش گاہین بھی ہین جن مین سے چار لڑکیون کیلئے ہین۔ کئی ادنٰے درجہ کے درمیانی مدارس بھی ہین صوفیا مین ایک پبلک لائبریری (کتب خانہ عام بھی ہے)۔ جہان کوئی فیس نہین لیجاتی۔

مالی حالت سنہ ۱۸۹۵ء کے بجٹ کے تخمینے یہ تھے۔ آمدنی ۹۰۸۴۳۲۲۵ لیو خرچ ۹۳۰۹۶۹ ۸۹ لیو۔ آمدنی کی بڑی مدات یہ تھین۔ محاصل بالواسطہ (یعنے محصول آبکاری چنگی اسٹامپ وغیرہ یعنی ایسے محصول جن کا بوجھ رعایا پر براہ راست نہ پڑتا ہو) ۲۰۰۰۵۰۰۳ لیو۔ محاصل بالواسطہ (مالگذاری اور اسی قسم کے دیگر ٹیکس و محصول جنکا بوجھ رعایا پر براہ راست پڑتا ہو) ۳۵۴۷۱۰۰۰ لیو۔ خرچ کی بڑی مدین یہ تھین۔ محکمہ قرضہ قومی ۱۹۲۲۰۲۷۲ لیو۔ محکمہ مال و خزانہ ۲۶۰۲۵۵۵ لیو۔ محکمہ وزیر اندرونی ۹۶۰۲۰۸ ۔ تعلیم عامہ ۴۲۴۹۰۴۳۹ ۔ صیغہ جنگ ۲۲۴۴۷۰۰۸ لیو۔ قرضہ قومی ایک کروڑ لیو ہے اور اس کے علاوہ دیگر قرضے یہ ہین۔

چار کروڑ ساٹھ لاکھ لیو جو وارنا - رسچک ریلوے کے خرید کرنے کیلئے سنہ ۱۸۸۶ء مین لیا گیا۔ تین کروڑ لیو کا قرضہ جو سنہ ۱۸۸۹ء مین لیا گیا۔ اور چودہ کروڑ ۲۰ لاکھ لیو کا قرضہ جو سنہ ۱۸۹۲ء مین جاری کیا گیا۔ مگر اسمین سے ابھی تک صرف سات کروڑ بیس لاکھ لیو حاصل ہوئے ہین۔

سالانہ خراج اور ترکی قومی قرضہ کے اوس حصہ رسدی کے متعلق جو بلگیریا کو ادا کرنا چاہیئے ۔ عہدنامہ برلن مین یہ قرار دیا گیا تھا کہ دستخط کنندہ سلطنتین دونون رقمونکی مقدار باہمی قرارداد سے معین کرین گی مگر ابتک کوئی رقم معین نہین کیگئی ۔

حفاظت

بلگیریا کی شمالی سرحد پر دریائے ڈنیوب ہر ۔ جو سوائے مشرق یعنے صوبہ ڈوبرڈشا کی سرحد کے بلگیریا کو رومینیا سے جدا کرتا ہے ۔ اس سرحد پر وڈین ۔ رسچک اور سلسٹریا تین مشہور جنگی قلعے ہین ۔ وارنا کا قلعہ بحیرہ اسود پر ہے ۔ اور قلعہ شوملا بجانب غرب اندرونِ ملک مین ۔ بلگیریا کے غرب وجنوب مین ٹرکی خاص واقعہ ہے ۔

فوجی خدمت لازمی ہے ۔ ۱۸۸۵ء کی بغاوت فلپ پولی کے وقت سے مشرقی رومیلیا کی فوجین بھی بلگیریا کی فوجمین شامل ہوگئی ہین سو وقت کل فوجی طاقت حسب ذیل ہے :۔

۲۴ رجمنٹین فوج پیدل کی ۔ ہر رجمنٹ تین پلٹنونکی ۔ دو پلٹن صف آرا اور ایک پلٹن ڈپو یہ (ذخیرہ کا کام دینے والی) ۔ ۴ رجمنٹین فوج سوارانکی شہزادہ کا ذاتی باڈی گارڈ سوارون کا ۔ ۶ رجمنٹین توپ خانہ کی ۔ ہر رجمنٹ مین چار میدانی باتریان ۔ اور ہر باتری مین بوقت صلح چار توپین ۔ اور ایک سو بیس آدمی اور بوقت جنگ آٹھ توپین ۔ دو ڈپو (گودام ۔ ذخیرے) توپ خانہ کے اور ایک باتری قلعہ شکن توپون کی ۔ ایک رجمنٹ انجنیرون کی جس مین تین پلٹنین ہین ۔ اور ایک کمپنی قواعد سکھانے والونکی ۔ بوقت صلح چھ رجمنٹین توپ خانہ میدانی کی ہر رجمنٹ مین ۶ باتریان اور فی باتری چار توپین اور ایک ڈویژن (دستہ) پہاڑی توپ خانہ کا ۔ چھ ریزرو رجمنٹین یعنے بوقت صلح ۱۴۴ میدانی توپونکی ۳۶ باتریان اور بارہ کوہی توپون کے چھ ڈویژن ۔ اور بوقت جنگ چھ رجمنٹین چھ چھ باتریونکی ۔ فی باتری ۸ میدانی توپین ۔ جملہ ۲۸۸ میدانی توپین اور چھ کوہی باتریان چھ چھ توپونکی یعنے جملہ ۳۶ کوہی توپین ۔ فوج تین ڈویژنون پر منقسم ہے ۔ ہر ایک ڈویژن مین دو برگیڈ ہین پیدل فوج بذریعہ منلیچر ری پیٹنگ رائیفل" سے مسلح ہے ۔ بلگیریا کے پاس جہاز مندرجہ ذیل ہین :۔

(۱) شہزادہ کی تفریحی کشتی موسومہ الیگزینڈر اول وزنی ۸۰۰ ٹن ۔ (۲) دخانی جہاز موسومہ سحن وزنی چار سو ٹن ۔ (۳) دخانی جہاز موسومہ کروم وزنی ۱۵۰ ٹن ۔ (۴) دخانی جہاز موسومہ سیمیون ویلیکی وزنی چھ سو ٹن ۔ انکے علاوہ سات بہت ہی چھوٹی چھوٹی دخانی کشتیان ہین ۔ اور دریائے ڈنیوب کی حفاظت کے لیئے دو زرہ پوش اگن بوٹ ہین ۔

پیداوار و صنعت و حرفت

بڑی زراعتی پیداوار گندم ہے جو بمقدار کثیر باہر بھیجی جاتی ہے شراب۔ تمباکو اور ریشم بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور عطر گلاب بکثرت تیار کیا جاتا ہے ۱۹۰۲ء میں ۵۳۵۹۹۰۰۔ ایکڑ اراضی تردودی ۷۷۰۹۰۰۰۔ ایکڑ چراگاہ ۱۲۰۷۴۳۴۔ ایکڑ انگورستان ۱۱۱۱۴۰۔ ایکڑ باغ وغیرہ اور ۲۹۱۱۰۰۳۔ ایکڑ جنگلات اور لکڑیکے ذخیرے تھی۔ کل مزروعہ رقبہ ۹۷۰۰ ایکڑ غیر مزروعہ مگر قابل زراعت (ممکن الزراعت) رقبہ ۱۳۹۵۱۳۰۰۔ ایکڑ۔ اور ناقابل زراعت (غیر ممکن) ۱۰۹۱۵۰ ایکڑ ہے۔ مالکان اراضی کی تعداد تقریباً چار لاکھ ہے۔ اور غیر مالک دہقانی آبادی شمار میں تقریباً ۳۲۹۹۰۰ ہے ۱۹۰۱ء میں بلگیریا میں ستر لاکھ ساٹھ ہزار تین سو بھیڑیں۔ ۱۴ لاکھ ۳۵ ہزار ۵ سو بکریاں اور چار لاکھ ۱۴ ہزار ایکسو تھے۔

ریاست کی بڑی معدنی پیداوار میں لوہا اور کوئلہ ہیں۔ برغاس کی نمک کی جھیلوں سے ۱۹۰۱ء میں ۲۵ ہزار ٹن نمک حاصل ہوا۔ تقریباً بیس اونی کارخانے جاری ہیں۔

تجارت

تجارت کی بڑی جنس گندم ہے۔ دوسری اجناس جو باہر جاتی ہیں یہ ہیں۔ اون چربی مکھن پنیر۔ کھالیں۔ سن اور لکڑی۔

درآمد زیادہ تر پارچات۔ لوہا اور کوئلہ کی ہے ۱۹۰۲ء میں کل ریاست میں ۹ کروڑ ۴ لاکھ ۷۰ ہزار نوسو لیو کا مال باہر سے آیا۔ اور نو کروڑ ۴۱ لاکھ ۳۴ ہزار ۶ سو ۳۵ لیو کا باہر گیا۔

مندرجہ ذیل جدول سے ۱۹۰۲ء میں مختلف ممالک سے جو تجارت ہوئی اوس کی مقدار معلوم ہو جاوے گی:-

نام ملک	مالیت مال تجارتی جو وہاں سے آیا	مال جو وہاں گیا	نام ملک	[illegible]	جو وہاں گیا
سلطنت متحدہ	لیو ۲۰۱۷۳۲۳۶	لیو ۱۲۳۰۲۷۶۵	بلجیم	لیو ۱۶۱۱۰۸۰	لیو ۳۲۵۲۳۰۹
آسٹریا	۳۵۱۰۵۷۸۵	۲۸۸۱۹۰۲	سوئٹزرلینڈ	۱۰۰۰۸۷۸	۳۹۲۹۳
ٹرکی	۱۲۷۸۵۹۰۷	۲۶۷۹۴۸۵۱	سربیا	۱۱۹۰۱۴	۱۳۲۱۲۳
فرانس	۳۷۴۰۴۶۴	۸۷۲۰۴۶۳	صوبجات متحدہ امریکہ	۲۰۰۳۳۵	—
روس	۴۹۶۶۰۲۲	۴۲۹۲۳	یونان	۵۳۵۳۲۲	۱۶۵۶۸۲
جرمنی	۲۰۹۶۵۵۳	۱۱۹۵۱۹۶۰	دیگر ممالک	۲۱۲۹۵۶	۵۲۹۰۷۱۱

نام ملک	مالیت مال تجارتی جو وہان سے آیا	مال جو وہان گیا	نام ملک	مالیت مال تجارتی جو وہان سے آیا	مال جو وہان گیا
رومینیا	لیو ۱۴۲۸۳۹۶	لیو ۷۲ ۷۳۷۴	میزان	لیو ۹۹۲۲۹۱۹۳	لیو ۷۲۸۵۰۶۷۵
اٹلی	۲۶۹۴۶۴۵	۵۴۸۳۹۹	-	-	-

سنہ ۱۸۹۴ء مین درآمد کی بڑی اجناس یہ تھین :-

پارچات ۳۳۰۳۳۹۹۷۵ لیو کے ۔ نوآبادیہائے کی اجناس ۱۰۴۲۳۸۰۰ لیو کی ۔ دہاتین ۳۲۲۶۲۵ لیو کی ۔ مشینری ۵۸ لاکھ ۱۴ ہزار آٹھ سو لیو کی ۔ رنگا ہوا چمڑا ۵۵۶۲۱۰۰ ۔ اسباب آرائشی و لکڑی کا ۵۲ لاکھ ۴۴ ہزار ایک سو لیو کا ۔ اجناس برآمد مین سب سے زیادہ مالیت گندم کی تھی جو ۵۸۱۳۰۰۰ لیو کی انگلستان جرمنی فرانس اور ٹرکی کو گئی ۔ مویشی ۹۱۲۷۴۵۰ لیو کے گئے ۔

انگلستان کی مجلس تجارت کے نقشون کی رو سے سنہ ۱۸۹۴ء مین ۲۶۱۰۲۱ پونڈ کا مال بلگیریا سے برطانیہ کلان مین آیا ۔ اور ۲۱۵۷۲۱ پونڈ کا برطانیہ کلان سے وہان گیا ۔ برطانیہ کلان مین درآمد زیادہ ان اشیا کی ہوئی یعنی ۱۰۵۰۰۵ پونڈ کی اور جو ۱۸۱۵۶ پونڈ کے اور وہان سے بلگیریا کو نسبتاً زیادہ تر یہ چیزین گئین سوتی پارچات ۹۲۳۱۶ پونڈ کے ۔ لوہا تانبا اور ٹین ۲۴۴۸۸ پونڈ کی ۔

جہازات و جہازرانی

بندرگاہ وارنا مین سنہ ۱۸۹۴ء مین ۶۸۲ جہاز وزنی ۸۸۴۴۴ ٹن (جن مین سے ۹۱ جہاز وزنی ۱۱۰۳۴۸۹ ٹن انگریزی تھے) داخل ہوئے اور اسی قدر وہان سے روانہ ہوئے ۔ بندرگاہ برغاس مین ۵۰۹ جہاز وزنی ۲۵۱۵۹۴ ٹن (جن مین سے ۳۶ جہاز وزنی ۸۵۰۷۱ ٹن انگریزی تھے) داخل ہوئے ۔

بلگیریا اور مشرقی رومیلیا مین سنہ ۱۸۹۵ء مین ۵۰۲ میل ریلوے جاری تھی جن مین سے ۳۱۲ میل بلگیریا خاص مین تھے ۔ ریلوے لائنین اس طرح سے تیار کی گئی ہین کہ صوفیا کو ایک طرف تو قسطنطنیہ سے ملا دیا گیا ہے ۔ اور دوسری طرف بلگیریڈ اور یورپ کے عام سلسلہ ریلوے سے ۔ سنہ ۱۸۹۲ء مین دونون صوبون مین سرکاری سلسلہ تاربرقی کا طول ۲۹۵۳ میل اور تار گھر ۱۴۷ تھے ۔ جہان سے ۱۰۵۶۶۱ پیغام روانہ کیے گئے ۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۲۲۳ ڈاکخانے تھے جنہون نے ۵۲۱۹۷۷۳ خطوط اور اخبارات وغیرہ روانہ اور تقسیم کیے ۔ محکمہ تار و ڈاکخانہ سے سنہ ۱۸۹۳ء مین ۹۷۹۵۸ پونڈ آمدنی اور ۱۳۱۰۳ پونڈ خرچ ہوا ۔

سکے اور ساکھ بلگیریا مین ایک نیشنل بنک ہی جس کا صدر مقام صوفیا مین ہے اور فلپ پولی رسچک اور وارنا مین اوسکی شاخین ہین - اوس کا سرمایہ چار لاکھ پونڈ ہے جو سرکاری خزانہ سے بہم پہونچایا گیا ہے تیس ہزار پونڈ اوس کا ریزرو فنڈ ہے اور سولہ ہزار پونڈ کی مالیت کے اوس کے نوٹ چلتے ہین -

عثمانیہ بنک کی ایک شاخ فلپ پولی مین ہے اور ہر ایک ضلع مین گورنمنٹ کے زیر اہتمام ایک ایک زراعتی بنک ہی - عام سکے یہ مروج ہین - سفید تانبا اور پتیل کے سٹوٹنکی جو امریکن سینٹ (ڈالر کا سوان حصہ) کے برابر ہین - چاندی کے سکے یہ ہین ½ - ۱ - ۲ - اور ۵ لیو - لیو ایک فرانک کے برابر ہے نیشنل بنک کے نوٹ مساوی قیمت پر چلتے ہین -

صوفیا مین انگریزی ایجنٹ اور قونصل جنرل مسٹر لیف - ای - ایچ - ایلیٹ ہی - اور اس کے علاوہ صوفیا - فلپ پولی - رسچک اور وارنا مین نائب قونصل بھی ہین +

دوسری باجگذار ریاست

جزیرہ سموس یہ جزیرہ ایشیا کوچک کے ساحل کے قریب ہی - ۱۱ دسمبر ۱۸۳۲ء کو اوسے روس - فرانس اور برطانیہ کلان کی زیر ضمانت ٹرکی کے ماتحت ایک ریاست بنایا گیا اس کا رقبہ ۱۸۰ مربع میل اور آبادی ۱۹۰۹ء کی مردم شماری کے مطابق ۶۶۶۸۴۴ ہے - انکی علاوہ اس جزیرہ کے ۱۳۵۰۰ باشندے ایشیاء کوچک کے ساحل پر آباد ہین - اجنبیون کا شمار ۴۱ ہے جن مین سے ۵۶۵ یونانی ہین ۱۹۱۳ء مین یہان ۲۶۴ شادیان ہوئین - ۱۵۷۷ پیدا ہوئے اور ۲۴۴ آدمی مرے -

سوائے ۲۳۶ آدمیونکے کل باشندون کا مذہب گریک آرتھوڈاکس ہی -

۱۹۱۴-۱۵ء کی آمدنی کا اندازہ ۳۰۲۹۹۰۲ پیاسٹر اور خرچ کا بھی اسیقدر لگایا گیا - اس ریاست کے ذمہ کوئی قومی قرضہ نہین -

۱۹۱۳ء مین یہان سے ۴۳۴۳۶۴۲۰۹۱ پیاسٹر کا مال گیا - اور ۵۹۳۵۷۰۹۱۵۹ پیاسٹر کا آیا - بڑی اجناس آمد یہ تھین شراب ۲۵۷۲۶۳۰۸۱ پیاسٹر کی انگور ۱۸۷۹۶۵۹۱ پیاسٹر کے - کھالین یعنے کچا چمڑا ۱۳۱۲۵۱۴ پیاسٹر کا تیل ۱۴۲۳۰۸ پیاسٹر کا - درآمد کی بڑی اجناس یہ تھین - اسپرٹ (روح شراب) ۷۴۱۳۰۹۳ پیاسٹر کی گئی

۳۷۳۳۲۶۳ پیاستر کی۔ زربعت ۱۵۷۴۵۶ پیاستر کی۔

۱۸۹۴ء مین ۴۲۳۳ جہاز - ۲۰۹۵۷۵ ٹن کے بندرگاہ مین داخل اور وہان سے روانہ ہوئے۔ ان مین سے ۱۴۳۱ جہاز ۹۲۰۰۳ ٹن کے انگریزی تھے۔ اہالیان جزیرہ ۳۲۴ جہازون کے مالک ہین جن کا وزن ۱۳۱۸۳ ٹن ہے۔

۱۸۹۴ء مین ۲۴۲۱۲ خطوط اور ۳۰۹۳۴ مطبوعہ کاغذ ڈاک خانہ سے گذرے پیغامات تارکی تعداد ۲۷۴۹۱ تھی۔

سفرائے و قونصلین

۱- ٹرکی کے برطانیہ کلان مین

سفیر قسطاقی آفندی انتھوپولوس (عیسائی)۔
مشیر سفارت - مارل بے۔

سیکرٹری - رفعت بے۔

بحری اٹاچی - کمانڈر غالب بے۔

قونصل جنرل - فریداللہ آفندی

مقامات مندرجہ ذیل مین ترکی قونصل جنرل مامور ہین - لورپول - بمبئی - کیپ آف گڈ ہوپ - مالٹا۔

مندرجہ ذیل مقامات مین قونصل یا نائیب قونصل تعینات ہین - برمنگھم - ڈبلن - جرسی - نیوکیسل آن ٹاین - کولمبو (واقع سیلون) - جبرالٹر - سینٹ لوئیس - (واقعہ جزیرہ مارلیشس) پاینٹ ڈی گیل - کارڈف - گلاسگو - ہارٹل پول - ہل - لیتھ - مانچسٹر - سوتھمپٹن - سنڈ لینڈ - سوین سی - کراچی و مدراس۔

۲- برطانیہ کلان کے ٹرکی مین

سفیر - رائیٹ آنریبل سر فلپ - ایچ ڈبلیو کری جی سی بی جو ۱۸۹۰ء سے محکمہ خارجیہ کا مستقل نائیب وزیر تھا - جنوری ۱۸۹۴ء مین سفیر ٹرکی مقرر ہوا۔

سیکرٹری - آنریبل - ایم - ایچ ہربرٹ - (یہ اٹلی کو تبدیل ہو گیا ہے - مؤلف)۔

جنگی اٹاچی - کرنیل ایچ سی چرم سایڈ سی بی سی ایم جی۔

تجارتی سیکرٹری (برائے ایشیائی ٹرکی) ایڈورڈ فٹزجیرلڈ لا۔

تجارتی اٹاچی اور قونصل۔ ڈبلیو ایچ رینج سی ایم جی سنہ ۱۹۰۶ء مین فوت ہوگیا ہے (مولف)۔

مندرجہ ذیل مقامات مین انگریزی قونصل جنرل مامور ہین۔ بغداد۔ بیروت۔ بوسنا سرای۔ سالونیکا۔ سمرنا۔ ٹریپولی۔

ان مقامات مین قونصل یا نائب قونصل تعین ہین۔ بنغازی (واقعہ ٹریپولی) ایڈریانوپل۔ بصرہ۔ دمشق۔ (جزیرہ) کریٹ۔ جدہ۔ یروشلیم۔ ارض روم۔ سموس۔ طرابزون۔ بروصہ۔ ڈارڈنیلز۔ گیلی پولی۔ سقوطرا۔ اوانا۔ انطاکیہ۔ کینڈیا (واقعہ جزیرہ کریٹ) وان۔ رہوڈس۔ سکالانوا۔ خرپوت۔ سلیوس۔ مناسطر۔ دیار بکر۔

تیسری باجگذار ریاست

مصر[۱] حکمران خدیو۔ عباس حلمی پاشا۔ پسر محمد توفیق پاشا مرحوم۔ ۱۴ جولائی ۱۸۷۴ء کو پیدا ہوا۔ ۷ جنوری ۱۸۹۲ء کو اپنے باپ کی وفات پر تخت نشین ہوا۔ پرنسس اقبال خانم سے شادی کی۔

---

[۱] انگریزی قبضہ مصر کو وہان کی عام رعایا جس نگاہ سے دیکھتی ہے وہ مضمون مندرجہ ذیل سے معلوم ہوجائیگا۔

انگریزی قبضہ مصر کے مسئلہ پر ہم کئی دفعہ بالتفصیل بحث کرکے یہ ظاہر کرچکے ہین کہ معاملات خارجیہ مین انگلستان کو جو مشکلات حادث ہو رہی ہین یا جن کے پیش آنے کا قوی احتمال ہے اون کے زیادہ حصہ کا باعث بھی قبضہ مصر ہے ٹرکی کو اس ناجایز غصب نے سخت برافروختہ کر رکھا ہے۔ اور روس۔ فرانس و جرمنی وغیرہ کو بھی جنہین انگلستان کے مقبوضات مین ہر روز وسعت پیدا ہوتے جانا ہرگز مرغوب نہین انگلستان کے برخلاف جب چاہین خطرناک اتفاق کرنیکا موقعہ اور بہانہ دیدیا ہوا ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہین کہ انگلستان بھی اس معاملہ سے دول یوروپ کی توجہ کو ہٹائے رکھنے کیلئے کچھ کم تدبر و حسن لیاقت ظاہر نہین کر رہا ٹرکی مین آئے دن جھگڑے پیدا کرتے رہنے کا بڑا مدعا یہی ہے جس مدعا کی کامیابی مین سلطنت عثمانیہ کی عیسائی رعایا کی بعض بکھرام جماعتین اوس کو کافی مدد دیتی رہتی ہین۔ مگر بکرے کی مان کب تک خیر منائے گی۔ اگر انگریزون نے مصر کو نہ چھوڑا تو آخر ایک دن یہ خوفناک واقعہ پیش آرہے گا۔ اس امر کو چند مرتبہ شرح و بسط کے ساتھ بتایا جاچکا ہے کہ اعلیٰ حضرت باوجود طاقت و قابلیت رکھنے کے انگریزون کو کیون نہین مصر سے جبراً نکالدیتے۔ (باقی اگلے صفحہ پر)۔

جس کے بطن سے ۱۲ فروری ۱۸۹۵ء کو شہزادی امینہ خانم متولد ہوئی۔ خدیو کا ایک چھوٹا بھائی محمد علی ہے جو ۲۸ اکتوبر ۱۸۷۵ء کو پیدا ہوا۔ اور دو بہنین ہین خدیجہ خانم ۲ مئی ۱۸۷۹ء کو پیدا ہوئین۔ اور نعمت خانم ۶ نومبر ۱۸۸۱ء کو۔

اوس کا اعادہ نامناسب ہے اور جو لوگ آجکل کے تعلقات بین الاقوام اور ملکی تدبیرون اور چالون کو سمجھتے ہین۔ وہ بہ خوبی جانتے ہین کہ دول یورپ کا یک بیک متفق ہو کر انگریزون کو مصر سے نکالنے کے لیے کمربستہ ہو جانا امر غیر اغلب ہے۔ اس مواد کے پکنے کیلئے کچھ عرصہ چاہیئے جس کیلئے کل سامان بتدریج مہیا ہو رہے ہین۔ جب تک یہ مواد پختہ ہو ہم اس بحث کو ترک کرکے معاملہ کے دوسرے رُخ کو جسپر اب تک کچھ تحریر نہین ہوا لیتے ہین۔

یورپین اقوام کو بالعموم اور انگریزی اقوام کو بالخصوص جہان خداوند کریم نے اور قابلیتین اور اوصاف عطا کر رکھے ہین۔ اونکے ساتھ ایک یہ خاص وصف بھی دے رکھا ہے کہ وہ اپنے افعال کو جو ازسرتاپا خودغرضی اور ذاتی منفعت پر مبنی ہون کمال جسارت سے خالص بے غرضانہ ظاہر کرتے اور ظاہر کرنے مین اصرار کرنے کی قابلیت رکھتے ہین۔ اینگلو انڈین پارٹی کو جانے دو۔ اس جماعت کے افراد سے شاید ہندوستان کی کم بختی اب وہ اسے اس وصف کو کسی قدر زائل کر دیا ہے کہ اون مین سے اکثر یہ کہنے سے دریغ نہین کرتے کہ ہمنے ہندوستان کو بزور شمشیر فتح کیا ہے۔ اور بزور شمشیر اسپر حکمران اور قابض ہین لیکن انگلستان کے رہنے والون سے پوچھو تو سو مین سے نوے لاریب یہ جواب دین گے کہ ہم محض ہندیون کے فایدہ اور اون کو تہذیب و آدمیت سکھانے کیلئے ہندوستان پر قابض ہین۔ ہندوستانی آج خود حکومت کرنیکے قابل ہو جائین تو ہم ابھی ہندوستان سے چلے آتے ہین۔ ہماری کوئی ذاتی غرض اس قبضہ سے وابستہ نہین ہے۔ کوئی ان بزرگوارون سے جو یا تو خود بڑے سادہ لوح ہین یا مخاطبین کو نرے بیوقوف سمجھتے ہین یہ پوچھے کہ جب کوئی قوم اس قابل ہو جاتی ہے تو وہ دوسری قوم کو اپنے پر حکومت کب کرنے دیتی ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان کی قدرتی صبح اور ہندوستانیون کی فطرت ہی کچھ ایسی واقعہ ہوئی ہے کہ ایسا نامراد وقت جس مین ہندوستان انگریزی پرامن حکومت کے فیض و برکت سے محروم ہو سکے کبھی نہین آنے کا۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ مختصر یہ بھی بظاہر یہی کہا جاتا ہے کہ ہم فقط مصر اور مصریون کے مفاد کیلئے قابض ہین۔ دلون کا بھید جاننے والا خدا ہے۔ انسان صرف ظواہر پر حکم لگا سکتا ہے۔ ممکن ہے انگریزون کی اس قبضہ سے نیت کچھ اور ہو مگر ہم صرف اون کے زبانی اظہار کو معرض بحث مین لانیکے مجاز ہین۔ اور اوسی کی نسبت یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ کہانتک درست ہے یا غلط۔ انگریز اپنے دعوے کی تائید مین اور اون کے مخالفین فرانس وغیرہ اوسکی تکذیب مین بہت سے ثبوت پیش کرتے ہین جنہیں دونو فریق اہل الغرض ہین۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

۱۵ جولائی ۱۸۹۶ء مین خدیو کے ہان ایک اور لڑکی متولد ہوئی ہے +

مصر کا موجودہ حکمران محمد علی کے خاندان کا ساتوان فرمانروا ہے۔ محمد علی سنہ ۱۸۰۵ء مین مصر کا گورنر مقرر کیا گیا۔ اور سنہ ۱۸۱۱ء مین اوسنے جنگی قوت سے اپنے تئین ملک کا مطلق العنان حاکم بنا لیا۔ سلطان محمود ثانی کے زمانہ مین اوسکی یہ روش رہی کہ کبھی سلطان کا تابع فرمانروا رہا۔ اور کبھی باغی ہو گیا حتی کہ

ہمارے خیال مین خود مصریون کی شہادت سے بڑھکر کوئی دوسری شہادت اس بارہ مین معتبر نہین ہو سکتی۔ ہم اوسکو ذیل مین درج کیئے دیتے ہین۔ ناظرین اوسکو پڑھکر خود فیصلہ کرین گے کہ انگریز اپنے دعویٰ مین کہانتک سچے ہین۔ برلن کا اخبار دی پوسٹ مورخہ ۱۴ و ۱۶۔ اکتوبر ایک مصری شاہد کا بیان معہ ضروری تمہید کے حسب ذیل لکھتا ہے:-

"مصطفیٰ کامل مصری برلن مین وارد ہوا ہے۔ یہ نام ہمارے اخبار کے ناظرین سے پوشیدہ نہین ہم اوسکے پولیٹکل (سیاسیہ) رسالون کا جو اوس نے اپنے وطن مصر سے شائع کیئے ہین پہلے ذکر کر چکے ہین۔ آج (۱۴۔ اکتوبر) ہمارا نامہ نگار اوس سے ملنے گیا۔ اور عرصہ تک اوس سے گفتگو کرتا رہا۔ اس گفتگو مین جو رائین اوسنے بلاد نیل کے استقبال کے متعلق ظاہر کین اون سے پایا جاتا ہے کہ اس شخص کو اپنے وطن سے صادق محبت ہے۔ اس لیئے ہم مکالمہ مذکور کا کچھ حصہ کسی آیندہ پرچہ مین شائع کرین گے"۔ وہ حصہ بعنوان مصر و انگلینڈ ۱۶۔ اکتوبر کے پرچہ مین حسب ذیل درج ہے:-

"یہ پوشیدہ نہین ہے کہ مسئلہ مصر کا تصفیہ جرمنی کیلئے نہایت ضروری اور فایدہ بخش ہے۔ کیونکہ افریقہ مین ہماری نوآبادیان قایم اور مشرق مین ہماری تجارت کردسیع ہو جانیسے نہر سویز کا معاملہ ہمارے لئے مہتم بالشان ہو گیا ہے اور ہمارے لیئے یہ نہایت ضروری ہو گیا ہے کہ یہ تری کا رستہ آزاد رہے۔ مگر اس مین کوئی شک نہین کہ انگلستان ایک دن وادی نیل کے مالک ہونیکی سعی کریگا جس کی مراد دوسرے لفظون مین نہر سویز کی ملکیت ہوگی۔ اسی سبب سے تمام مصر پر قبضہ۔ انگریزی کے مسئلہ مین مصروف ہو کر اپنے نفس سے یہ سوال کر رہی ہے۔ کیا تو اس قبضہ پر راضی ہے اور اس کو مدت مدید تک ذلت و خواری کے ساتھ برداشت کریگا یا اوسکی غلامی کے رشتہ سے آزاد ہونا ہے؟

"یہ طبعی امر تھا کہ وہ تمام لوگ جو اپنے وطن کی موجودہ حالت کو دیکھکر کڑھ رہے تھے۔ دول یوروپ کو اپنی امداد پر اکسا کر اون سے اپنے وطن کی آزادی کی کوشش کرانے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ محب وطن مصریون نے تخلیہ مصر کے متعلق رسالہ اور پمفلٹ شائع کر کے تمام یوروپ مین اپنے خیالات اور ترددات کو مشتہر کر دیا۔ دو مہینے ہوئے ہین کہ ہمنے اسی مسئلہ کے متعلق دو بے نظیر رسالون کا ذکر کیا تھا کہ یہ مشہور مصری نوجوان مصطفیٰ کامل کے قلم سے نکلے ہین جسنے اپنی زندگی اور عمر کا حصہ گرانمایہ اپنے وطن کی خلاصی اور اپنے ملک کو آزاد کرانے پر وقف کر دیا۔

"وہ اپنے کام کی تکمیل کیلئے یوروپ مین سفر کر رہا ہے۔ چنانچہ برلن مین بھی یہان کے ارباب قلم اور مدبرین کو (باقی اگلے صفحہ پر)

آخر کار کھلم کھلا بغاوت کر دی جس کا خاتمہ سنہ ۱۸۴۱ء میں سلطان عبد المجید کے زمانہ میں اس طرح سے ہوا کہ سلطان نے یوروپ کی پانچ دول عظام کی زیر ضمانت ۱۳ فروری سنہ ۱۸۴۱ء کو شہنشاہی خط ہمایون صادر فرما کر محمد علی

مصر کی حالت موجودہ سے واقف کر کے انگریزون کو مصر سے خارج کرنے کی ضرورت کا یقین دلانے کے لئے آیا ہے اور وہ دیگر دار الخلافون اور شہرون مین بھی ایسا کر چکا ہے۔

"ہمکو یقین ہے کہ ہمارے ناظرین آزادی مصر کے مسئلہ کے متعلق اس محب وطن مصری کی رائے معلوم کر کے بہت استفادہ حاصل کرین گے یہ مسئلہ ایسا ہے کہ وادی نیل اس مین سے عنقریب حیات تازہ کی جدید فاخرہ پوشاک پہنکر برآمد ہوگی اور کل جہان کی توجہ عنقریب اوسپر مبذول ہوگی۔

"آج ہم مصطفےٰ کامل اور اپنے نامہ نگار کا مکالمہ درج کرتے ہین۔ وہ لکھتا ہے کہ ہم لوگون کے دلون مین یہ خیال پختگی سے بیٹھا ہوا ہے کہ حامیان آزادی مصلحین مذاہب اور ایسے اغراض کبیرہ کے حصول مین سعی کرنے والے جیسی کہ مصریون کی غرض ہے بزرگان کہن سال ہوتے ہین۔ بنابرین جب مین نے مصطفےٰ کامل مصری کو جو اغیار کے زنجیر غلامی سے اپنی ملک کو آزاد کرانیکے لئے یوروپ مین سیاحت کر رہا ہے نوعمر جوان پایا تو حیرت زدہ رہگیا لیکن اوس کے پاس چند لحظے ٹھہرنے سے ہی مجکو یہ بھول گیا کہ مین ایک جوان کے پاس بیٹھا ہوا ہون بلکہ یہ سمجھنے لگ گیا کہ مین ایک معمر پیر مرد سے گفتگو کر رہا ہون جس کو تجارب دنیا اور عمر رسا نے آزمودہ کار بنا دیا ہوا ہے۔ کیونکہ اوس کے ایک ایک لفظ مین حب وطن کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے عجیب و غریب استقلال اوسکی بات سے ٹپکتا ہے۔ اور اوسکی آنکھونکی چمک بتا دیتی ہے کہ وہ اپنے ارادہ پر راسخ القدم ہے۔ مین نے اوس سے پہلا سوال یہ کیا کہ کس پولٹیکل جماعت نے تجھے برلن آنے پر مامور کیا ہے؟ انھون جواب دیا۔ میرے ملک کی فرائض اور میرے نفس نے۔ کیونکہ جب مین نے اپنے ملک کی دردناک حالت کو دیکھا اور میرے نفس نے مجکو ہوشیار کیا کہ میرے آبا و اجداد کے وطن مالوف کے بجہیر حقوق ہین تو اپنے دوستون کے صلاح و مشورہ کے بعد مین نے یوروپ کو آنا ضروری سمجھا۔ مجھے یہ کام اختیار کئے تقریباً دو برس ہوگئے ہین۔ مین انگریزون کے قبضہ کے برخلاف جو صریح قطعی معاہدون اور بالصراحت و علانیہ حلفی اقرارون کے باوجود ہمارے ملک پر قابض ہین۔ فریاد کرنے مین مصروف ہون اور جہان کہین مین گیا ہون عدل کے طرفدارون نے میری تائید کی ہے اور خدا کا شکر ہے کہ ایسے لوگون کی یوروپ مین کمی نہین ہے۔ یہی فریاد خواہ اب موثر ہو یا دیر بعد یا اس کا اثر میرے مرنے کے بعد ہو مین جب تک زندہ ہون اپنے وطن کے حقوق ادا کرتا رہونگا۔ اور ہر ایک قوم کے آزادی پسند صاحب ضمیر کے پاس مصر کو آزادی دلانے کیلئے کارروائی کرنے کے واسطے فریاد لیکے جاؤن گا۔ (باقی اگلی صفحہ پر)۔

مصر کا مستقل والی تسلیم کرلیا۔ اور مصر کی حکومت اوس کے خاندان کو ہمیشہ کیلئے عطا کرکے وراثت تخت کے لیئے وہی قانون اور قواعد مقرر کیئے جو تخت قسطنطنیہ کے واسطے مقرر ہین۔ اسمعیل پاشا مرحوم سے پہلے حکمران

دوسرا سوال۔ کیا انگریزون پر مصریون کو اعتبار نہین رہا۔ اور تمکو نا امیدی ہوگئی ہے کہ وہ ایفائے وعدہ نہین کرین گے ؟

جواب۔ بیشک مصریون کو انگریزون پر اعتبار نہین رہا اور ہم سب کو یقین ہوگیا ہے کہ انگریز بھی خود کسی دن بھی اپنے وعدون کو پورا نہین کرینگے۔ اوائل قبضہ مین مصریون کو انگریزون پر بڑا اعتبار تہا ہمکو یہ گمان تک نہین ہوسکتا تہا کہ انگریزون جیسی مہذب اور بزرگ قوم کے لوگ کبھی نقض وعدہ کرین گے اوراپنی عزت اور دیگر اقوام کی عزت کو بھی چپٹ کرجائین گے۔ اور اونکی عزتون کو مایہ تجارت بنائین گے یہ لوگ جو مصر مین امن قائم کرنے اور مدت قلیل کے بعد واپس چلے جانیکے لیئے داخل ہوئے تھے اب اپنے تئین نیل کے محافظ پکارتے ہین۔

انگریزون کے ہماری نسبت جو کچھ برے ارادے ہین وہ صاف ظاہر ہین حتی کہ لبرل لوگ بھی جو بظاہر کہتے ہین کہ وہ تخلیہ کے معاملہ مین حیثیت نیت رکھتے ہین۔ مسٹر گلیڈ اسٹون نے پچھلے برس مجھے لکھا تہا کہ کئی برس ہوئے تخلیہ مصر کا وقت پہنچ گیا تھا یعنی کہ اس وقت انگریزون کو مصر کا خالی کردینا واجب تھا۔ اور اب بھی ہے۔ ایسا تسلی بخش جواب پاکرمین نے مسٹر گلیڈسٹون کو دوبارہ لکھا کہ آپ مسئلہ پر تقریر کرکے گورنمنٹ کو ایفاء وعدہ کی تحریک کیجیے۔ اور گورنمنٹ ٹرکی کو فقط ایسے عہود کے ایفا پر جو اوس کے بعد اوسکی رعایا کے درمیان ہین مجبور کرنے کی نصیحت کرنے سے پہلے خود اوس کو ایفائے معاہدات کی نصیحت کی جائے مجھے تو امید تھی کہ مسٹر موصوف میری درخواست کو قبول کرین گے۔ مگر وہ یہ جواب دیتے ہین کہ مین اس وقت ایک عام حیثیت کا شخص ہون۔ مجھے مسئلہ مصر مین دخل دینا مناسب نہین مسئلہ آرمینیا مین دخل دینے کے لیئے۔ اور وہ بھی بلا ضرورت۔ یہ سب عذر غائب ہوگئے پس جب اون لوگون کا یہ حال ہے جو تخلیہ مصر کی ضرورت کے قائل ہین تو دوسرے انگریزونکی نیت خود بخود معلوم ہوسکتی ہے۔

تیسرا سوال۔ کیا خدیو بھی انگریزونکی نسبت ایسا ہی خیال رکھتے ہین جیسا کہ اونکی قوم ؟

جواب۔ بیشک خدیو حب وطن مین کسی مصری سے کم نہین۔ وہ جب سے مسند نشین ہوئے ہین اونکے خیالات ظاہر کررہے ہین کہ وہ اس قبضہ سے سخت ناراض ہین۔ اور اسی دن سے محب وطن جماعت کو تقویت وطاقت دن بدن بڑہتی پہنچ رہی ہے جو لوگ اونکے اخلاق وصفات سے واقف ہین وہ جانتے ہین کہ اونکی خاموشی ضعف یا ترک حقوق کی وجہ سے نہین ہے بلکہ یہ کہ وہ صابر ہین اور فرصت موقعہ کے مترقب ہین ساوتھ کو اپنے خاندان کی تاریخ بخوبی یاد ہے اور اونکو معلوم ہے

ولی ہی کہلاتے تھے مگر شاہی فرمان مورخہ ۲ مئی سنہ ۱۸۶۶ء کی رو سے ولی کی جگہ خدیو مصر کا خطاب عطا کیا گیا
اور اوسی فرمان کی رو سے مصر کا خراج تین لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ سالانہ کی جگہ ۷ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ ہو کر تخت مصر کی

کہ اس عیسوی صدی کے شروع مین جب انگریزون نے اون کے جد امجد محمد علی پاشا سے مصر لینا چاہا تھا تو اوس نے اون کو مار کر باہر نکال دیا تھا۔ عباس پاشا بھی اس عزت کے حصول کے لیئے بیتاب ہو رہا ہے اور وہ اپنے حقوق کی محافظت کے مقابلہ مین جب کہ یہ محافظت حقوق محبت امت اور شرف خاندانی سے بھی مرتبط ہو جان کی کوئی حقیقت نہین سمجھتے

چوتھا سوال۔ کیا انگریزون سے مصریون کو جو نفرت ہے وہ سب یوروپین لوگون کیطرف سے بھی ہے جو مصر مین مقیم ہین؟۔

جواب نہین! محمد علی پاشا کے وقت سے مصری اور یوروپین لوگون مین کمال اتحاد اور موافقت رہی ہے اور قبضہ انگریزی کے بعد تو ہم دونوکی اغراض انگریزون کے برخلاف اور زیادہ متحد ہو گئی ہین۔ ہان اگر یوروپ نے ہماری دادرسی کی اور مسئلہ مصر کا تصفیہ مدت مدید تک نہ کیا گیا تو ہم لوگ خیال کرنے لگ جاوینگے کہ کل یوروپ اس قبضہ سے راضی ہے اور وہ کل مسلمانون سے مذہبی بغض رکھتا ہے۔ اس وقت البتہ مصری یوروپین لوگون سے بھی متنفر ہو جائینگے۔"

برلن سے روانہ ہو کر ۱۹۔ اکتوبر کو مصطفے کامل وائنا پہونچے۔ اور اکثر کبائر دولت اور معزز اخبارات کے رپورٹرون سے ملاقات کی۔ بارن شلونکی دار الامراء کے پریسیڈنٹ اور شہنشاہ آسٹریا کے مشیر خاص نے اون سے خاص طور پر ملاقات کی

وائنا کا سربرآوردہ اخبار نیو فرئی پریس مورخہ ۲۲۔ اکتوبر اپنے محرر اور مصطفے کامل کا حسب ذیل مکالمہ درج کرتا ہے

(۱)۔ کیا مصریون کو قبضہ انگریزی سے رنج پہنچ رہا ہے۔؟

جواب۔ ہان۔ دو وجہ سے۔ ایک تو یہ کہ انگریزی قبضہ سے باعتبار قوم ہماری عزت زایل ہو گئی ہے۔ دوم اس لیئے کہ قبضہ سے ہمکو ظاہری اور معنوی نقصان پہنچ رہے ہین۔ انگلستان نے یوروپ سے تخلیہ مصر کا وعدہ کیا اور وزرائے انگلستان نے اپنی تقریرون مین کئی دفعہ اس کا اقرار کیا۔ پس یوروپ کو لازم ہے کہ دولت علیہ عثمانیہ سے احترام معاہدات کی درخواست کرنیسے پہلے انگلستان سے ایسا سوال کرے۔

مصریون کو چونکہ صدمہ پہنچا تھا اون کو انگریزی ماتحتی سے نکلنے کا حق حاصل ہو گیا۔ اس غرض کے حصول کے دو طریق تھے طریق بغاوت و طریق امن۔ پہلے طریق کو ہم نے اپنی جبلی امن پسندی اور یوروپین مصالح کی حفاظت کیلیئے پسند نہ کیا۔ اور دوسری سبیل اختیار کر کے یوروپ کے کانون تک اپنی فریاد پہنچانی شروع کی۔ انگلستان کیلیئے مناسب تھا کہ وہ اپنے وعدون اور عہود کا ایفا اور تخلیہ مصر سے اپنی انسانی محبت اور عدالت کا ثبوت دیتا نہ کہ ازمیون سے

وراثت ترکی قانونکی بجائے کہ خاندان کا سب سے بڑا رکن وارث ہو نسلاً بعد نسلاً کردیگئی۔

سلطان عبد العزیز نے ۸ جون ۱۸۶۷ء کو فرمان صادر فرما کر خدیو اسمٰعیل اوّل کو دول اجنبیہ سے تجارتی

اظہار محبت اور اون کے حال پر شفقت ظاہر کرنیسے۔ ہم ہر طرحسے دیکھ رہے ہین کہ مصر کو انگریزون سے سخت نقصان پہونچا ہے۔

۲۔ سوال۔ کیا انگریز اپنے قبضہ سے مصر مین امن کو قایم نہین رکھ رہے۔؟

جواب۔ ہرگز نہین۔ امن تو مصر مین عرابی پاشا کی قید سے تھوڑے دنون کے بعد ہی قایم ہوگیا تہا اور کیا یہ انگریزون کے لیئے شرم کی بات نہ ہوگی۔ اگر وہ کہین کہ ہم مصر مین چودہ برس تک قابض رہنیکے باوجود بھی امن قایم نہین کر سکے۔

۳۔ سوال۔ تو پھر کیا انگریز اس وقت خدیو کی حکومت کی تقویت کیلئے مصر پر قابض ہین۔؟

جواب ہرگز نہین مصر کے امرا مین سے رعایا مین کوئی امیر عباس پاشا جیسا محبوب نہین ہوا۔ بلکہ انگریز ہی وہ لوگ ہین جو آج اوسکی حکومت کو برخلاف مصر مین عمل کر رہے ہین وہ کوئی شاہی امتیاز نہین برت سکتا۔ کل اختیار وزراء کو حاصل ہے جو انگریزون کے مامور کردہ ہوتے ہین

قصہ مختصر خدیو انگریزون کے خلاف منشاء کوئی کام نہین کر سکتا۔ بلکہ اوسکی اسقدر بیعزتی کرائی جاتی ہے کہ مصر مین چند اخبار انگریزون نے جاری کر رکھے ہین جن کو شروع مین دیکر خدیو کو برا بھلا لکھوایا جاتا ہے۔ تاکہ اوس کا احترام رعایا کی نگاہ مین کم ہو۔

۴۔ سوال۔ تو پھر کیا انگریز مصریون کی تعلیم و تربیت کے لیئے قابض ہین تاکہ وہ اپنے ملک کا کاروبار چلانے کے قابل ہو جاوین۔

جواب۔ ہرگز نہین۔ اونکی کل اعمال اسکے برعکس ثابت کرتے ہین وہ تو مدرسون کو طالب علمون کیلئے بند کرتے جاتے ہین۔ طبی مدرسہ اس امر کی بین مثال ہے قبضہ سے پہلے اوس کے متعلمین کی تعداد دو سو سے زائد تھی۔ آج ۳۰ سے زیادہ نہین۔ وہ طالب علمون کے اخلاق فاسد کر رہے ہین۔ اون کو ایسے انگریزی اخبار پڑھنے کیلئے دیئے جاتے ہین جن مین امیر اور وطن المصری پر طعن و تشنیع ہو۔ اور تاریخ کی ایسی کتابین پڑھوائی جاتی ہین جن مین رسول کریم کو سب و شتم اور اسلامی عقیدون پر ہنسی اڑائی گئی ہو۔ الغرض وہ لڑکون کی اسطرحسے تربیت کر رہے ہین کہ قومیت اور وطنیت کا نشان نہ رہجائے۔ اور وہ انگریزون کے غلام اور خادم بنجاوین۔ وزارتون اور انتظامی خدمات کے اعلیٰ عہدون پر

معاہدے کرنے اور فوجین قائم رکھنے کے حقوق بھی جو سوقت تک مصر کے حکمرانون کو نہین دئیے گئے تھے عطا کر دیئے۔ ۱۸۷۹ء مین سلطان المکرم عبدالحمید نے فرانس اور انگلستان کے زور دینے پر اسمٰعیل کو معزول کر دیا

انگریز مامور کرکے وطنیون کو دور ہٹا دیا گیا ہے۔ اجنبیون اور ممالک غیر سے آئے ہوئے لوگون کو سرکاری عہدون پر مقرر کیا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی کسی خائن اور نا قابل وطنی کو بھی مامور کر دیا جاتا ہے تاکہ دنیا پر ثابت کیا جاوے کہ مصر اس قابل نہین کہ خود حکومت کر سکے۔

سوال۔ تو پھر کیا انگریز فلاحین (مزارعین) کی بہتری اور رفاہ کیلئے مصر پر قابض ہین۔؟

جواب۔ حاشا وکلا۔ انگریز معاہدون کو بھی تو ایسا حقیر نہین سمجھتے جیسا کہ مصریون کو۔ مین تمکو اسکی مثال مین ایک واقعہ سناتا ہون۔ ایک دن تار گھر کا چپراسی ایک انگریز انجنیر کے پاس تار لیکر گیا۔ اور جب تار حوالہ کر دی تو رسید پر دستخط کر دینے کیلئے کہا۔ انجنیر نے دستخط کرنیسے انکار کیا۔ چپراسی نے فرض منصبی سے لاچار ہوکر مکرر عرض کیا۔ اس کے جواب مین انگریز بہادر نے بندوق اٹھا کر غریب مصری پر چھوڑ دی جو خون مین لت پت ہوکر بے ہوش زمین پر گر پڑا۔ انگریز افسرون نے اس انجنیر کو یہ سزا دی کہ اوسے ہندوستان مین تبدیل کر دیا۔ محکمہ (عدالت) مخصوص کی کارروائیان جس مین مصریون اور انگریز سپاہیون و بحریون کے تنازعات فیصل ہوتے ہین اس سے بھی عجیب ہین۔ وہ پھانسی ملک کا حکم بلا قانون صادر کر دیتا ہے۔ اور تعمیل حکم کی فوراً کیئے جانیکا حکم دیتا ہے۔ جو فوراً کر دیجاتی ہے۔

مالی حالت کے لحاظ سے سن لو۔ انگریز اپنے ذات بھائیون کو بیش قرار مشاہرے دینے کیلئے بیقرار تھے۔ اونہون نی تنخواہونکی تعداد بڑھادی حتّٰی کہ انتظامی محکمہ کا خرچ ستر لاکھ پونڈ ہو گیا۔ حالانکہ معاہدہ لنڈن کے رو سے پچاس لاکھ پونڈ خرچ کی حد مقرر کیگئی تھی۔ فلاحین کا قرضہ قبضہ انگریزی سے پہلے ستر لاکھ پونڈ کے قریب تھا۔ اب ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کے قریب ہے۔

سوال۔ تو پھر کیا انگریز یوروپ کی مصلحت و بہتری کیلئے مصر پر قابض ہین۔؟

جواب۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین۔ قبضہ مصر سے انگریزون کی پہلی غرض یہ ہے کہ یوروپین اقتدار کو توڑ دیا جاوے اسلیئے نہین کہ مصر زمانہ آئیندہ مین کامل آزاد ہو۔ بلکہ کل قوت کو اپنے ہاتھ مین لینے کیلئے۔ کیا تم نہین دیکھ رہے کہ وہ مختلطہ محاکم (عدالتون) کی موقوفی کیلئے جو مصر مین یوروپ کیلئے سب سے بڑی ضمانتین ہین۔ کیسا زور لگا رہے ہین۔ اور کیا تمہین معلوم نہین کہ جنگی قانون اور پرمٹ گھرون مین انگریزی تجارتی اسباب کیلئے علیحدہ وزن اور معیار رکھے ہوئے ہین اور انگریزی تجارت کو خاص رعائتین ملی ہوئی ہین؟ ...... (باقی اگلے صفحہ پر)

مصر کے خدیونکی فہرست یہ ہی۔

نام	تولد	وفات	میعاد حکومت
۱۔ محمد علی بانئے خاندان	سنہ ۱۷۶۹ء	سنہ ۱۸۴۸ء	سنہ ۱۸۱۱ء لغایت سنہ ۱۸۴۸ء
۲۔ ابراہیم ولد محمد علی۔	سنہ ۱۷۸۹ء	سنہ ۱۸۴۸ء	جون لغایت نومبر سنہ ۱۸۴۸ء
۳۔ عباس نبیرہ محمد علی۔	سنہ ۱۸۱۳ء	سنہ ۱۸۵۴ء	سنہ ۱۸۴۸ء لغایت سنہ ۱۸۵۴ء
۴۔ سعید۔ بن محمد علی۔	سنہ ۱۸۲۲ء	سنہ ۱۸۶۳ء	سنہ ۱۸۵۴ء لغایت سنہ ۱۸۶۳ء
۵۔ اسمٰعیل بن ابراہیم۔	سنہ ۱۸۳۰ء	سنہ ۱۸۹۵ء	سنہ ۱۸۶۳ء لغایت سنہ ۱۸۷۹ء
۶۔ محمد توفیق بن اسمٰعیل۔	سنہ ۱۸۵۲ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۷۹ء لغایت سنہ ۱۸۹۲ء
۷۔ عباس حلمی۔	سنہ ۱۸۷۴ء	زندہ	سنہ ۱۸۹۲ء

موجودہ خدیو کو ذاتی ونج کے خرچ کیلئے ایک لاکھ پونڈ سالانہ ملتا ہے ✤

قصہ مختصر یورپ پر واجب ہی کہ انگریزون کو بہت جلد ہمارے وطن سے نکلجانے پر آمادہ کرے۔ والسلام؎

وئینا ایک دوسرا اخبار الالکسترابلاط مصطفےٰ کامل کی نسبت یہ کلمات لکھتا ہے:

"ہمارے شہر وئینا مین چند دنون سی ایک مہمان عزیز صاحب شہرت وعزت مشہور مصری لکچرار مصطفےٰ کامل وارد ہے۔ وہ غیور نوجوان ہی۔ اور دو برس سی اوسنے اپنے ملک کو انگریزی تصرف سے آزاد کرانیکا واجب السعی کام اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ اس نوجوان کی عمر ۲۲ برس سی زیادہ نہین مگر اوس کے وطن کی مصیبتون نے اوس کو خبردار اور آزمودہ کار بنا رکھا ہے۔ وہ مصر سے نکلکر یوروپ کے اون تمام شہرون مین پھر رہا ہے جس کے باشندون کو وہ وادی نیل کی حقیقت حال سے اگاہی دے سکتا ہے۔ یوروپ کے تمام نامور فضلاء و علماء اور مدبرین وزراء سے اوسکی خط وکتابت یا ملاقات ہی۔ اس سال کے شروع مین یہ جوانمرد کمال دلیری سے یوروپ سے وطن مالوفہ کو واپس گیا تھا۔ جہان اوس کے ہموطنون نے اوس کا کمال تزک واحتشام سے استقبال کیا۔ اوس نے اپنے ابنائے وطن کو بھی ایک لیکچر دیا۔ جو بڑی گرمجوشی کے ساتھ سنا گیا انگریزون نے اس جسارت کا بدلہ بڑی کمینہ طرز مین لیا۔ کہ اوس کے بھائی کو جو کورٹ مین عہدہ دار تھا موقوف کر دیا۔ مگر خدیو نے جو رعیت مین اپنے عدل وانصاف سی بہت محبوب ہی۔ اوس کو پھر بحال کر دیا۔ اس انگریزی انتقام نے مصطفےٰ کامل کو مصریونکی نگاہون مین اور عزیز کر دیا"

وئینا سے رخصت ہوکر مصطفےٰ کامل بوڈاپسٹ ہوتا ہوا آستانہ علیہ وارد ہوا۔ جہان معزز ترکون نے اوسکی کمال تپاک سے

آئین و حکومت

مصر کا انتظام خدیو کے زیر فرمان وزراء کرتے ہین ۱۸۸۳ء سے ۱۹۰۴ء تک انگلستان اور فرانس کیطرف سے دو کنٹرولر جنرل مقرر رہے جن کو معاملات ملک کے انصرام مین بہت اختیارات حاصل تھے (خدیو کی ڈگری مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۷۹ء) جس کے

آؤ بھگت کی۔ بڑے بڑے عہدہ دارون نے ملاقات کی۔ اور آخر کار بارگاہ حضرت خلافت پناہی مین شرف اندوز ملازمت ہوا۔ اعلیحضرت امیر المومنین نے کمال تلطف و مہربانی سے اس نیک نہاد مصری نوجوان کو قبضہ شمشیر مرصع بالماس معہ طوق شریف مرصع بزمرد و جواہر عنایت کیا جو ایک طلائی مرصع کار صندوقچی مین بند تھا یہ خاص الطاف عطاء تمغہ و امتیاز سے کئی حصہ زیادہ موجب عزت و شوکت ہے۔ آستانہ علیہ سے روانہ ہوکر مصطفےٰ کامل ۶ نومبر کو اسکندریہ اور ۷ نومبر کو المؤید کا سقدر سننے کیلئے القاہرہ پہنچگیا۔ اس مقدمہ نے جو گورنمنٹ یعنی انگریزی عمال کیطرف سے اخبار مذکور پر دائر کیا گیا تھا نہ صرف انگریزون کی طرف سے اور زیادہ نفرت مصریون کے دل مین پیدا کر دی ہے بلکہ اس سے انگریزی حکام کے طریق عمل کی بھی کچھ کیفیت منکشف ہو جاتی ہے مختصر حالات اور مقدمہ قایم کیئے جانے کے اسباب یہ ہین:۔

لارڈ کرومر صاحب انگریزی ایجنٹ کے حالات کسی گذشتہ پرچہ مین بالتفصیل درج ہو چکے ہین۔ اونکو مصر مین اس قدر اقتدار حاصل ہے کہ درحقیقت حکومت وہی کر رہے ہین۔ وزراء بھی محض برائے نام ہین اصل مین تمام وزارتین بھی انگریزی سیکرٹریون یا افسرون کے زیر اہتمام ہین۔ مصری نوجی قبضہ ہی سے برافروختہ ہو رہے تھے۔ کہ اس اندرونی دخل و تصرف نے اون کو اور زیادہ بھڑکا دیا۔ نوجوان محبان وطن کی ایک جماعت قایم ہوگئی۔ اور چند اخبار مصر کی آزادی کو طلب کرنیکے لیئے جاری ہوگئے جن مین سے کئی کسی نہ کسی طرح بند ہو گئے۔ مگر زمانہ کی رفتار کے مطابق ویسے ہی اور بھی پیدا ہوتے رہے۔ المؤید بھی انہی آزاد اخبارون مین سے ہے۔ اور اوس کو جاری ہوئے اب اٹھوان برس شروع ہوا ہے۔ لارڈ کرومر اور انگریزی حکام پر الزام لگایا جاتا ہے کہ چند دشمن ملک اور متعدد اخبارون (مقطم وغیرہ) کو رشوت دے کر اونہون نے اپنا طرفدار بنا رکھا ہے۔ اور جو اخبار آزاد روش ہین اون کے درپے آزار رہتے ہین۔

چنانچہ المؤید بھی جس نے مہذبانہ پیرایہ مین مگر صریح طور پر قبضہ انگریزی کی مخالفت شروع کر دی تھی۔ اونکی آنکھون مین کھٹکنے لگا۔ جس کے بدلہ مین اوس پر یہ مقدمہ قایم کیا گیا۔ الزام یہ لگائے گئے کہ ۲ جولائی ۱۸۹۶ء کو سردار کچنر کیطرف سے قدیر جنگ کو ایک تار موصول ہوئی تھی۔ وہ باوجود مخفی ہونے کے ۴ جولائی کے المؤید مین شایع ہو گئی۔ اسیطرح انہی دونون مین اخبار مقطم کو ایک تار موصول ہوئی تھی جسکو المؤید نے بھی اسی وقت بجنسہ چھاپ دیا۔ یہ دونون تار شیخ علی یوسف ایڈیٹر المؤید

روسو اونکی تقریر کی اجازت دیجئی (کتاب سیاست ہندیہ حکومت کے حاشیہ مین درج ہے) ۱۸۸۱ء کے موسم بہار مین عزابی پاشا اور وزیر جنگ کے بغاوت کردینے پر انگلستان نے مداخلت کی اور بغاوت کو فرو کرکے خدیو کا اقتدار پھر قایم کرادیا

نے تار گھر کے ملازم توفیق آفندی کبرملس کے ذریعہ حاصل کی ہین۔ توفیق آفندی پر تار کا افشا کرنے اور شیخ علی یوسف پر شریک جرم مذکور ہونے کا ملزم بنایا گیا پہلے اس الزام کی پولیس نے تحقیقات کرکے لکھدیا تھا کہ الموید کے ایڈیٹر کے برخلاف کوئی ثبوت نہین۔ مگر پھر خدیو نے ہی دونون ملزمون پر مقدمہ دایر کردیا۔ ۹ نومبر کو قاہرہ کے محلہ عابدین کی عدالت فوجداری مین پیش ہوا محمود بک خیرت علی قاضی پانچ تھے۔ سرکار کی طرف سے علی بک توفیق پیروکار اور ملزمون کیطرف سے ابراہیم بک حلباوی اور سید احمد الحسینی بیرسٹر تھے۔

الموید کل قلمرو مصر مین نہایت متعدد اور ہر دل عزیز پرچہ ہے۔ اس کے مقدمہ کا دور دور تک شہرہ پہنچگیا تھا اور صوبجات بعیدہ سے بھی سینکڑون آدمی مقدمہ سننے کے لیئے قاہرہ پہنچگئے تھے۔ مقدمہ تین دن پیش رہا شہادت استغاثہ کے بعد دونون بیرسٹرون نے یکے بعد دیگرے نہایت فصیح و بلیغ تقریرین کرکے ارجاع مقدمہ کے اسباب اور انگریزی عمال کی خصومت کی قرار واقعی قلعی کھولی۔ عدالت نے ۱۹ نومبر کو حکم سنا دیا۔ توفیق آفندی سرکاری تار کے افشا کے جرم مین تین ماہ قید کا سزاوار ہوا اور سرکاری خرچہ کا چوتھا حصہ اوسپر جرمانہ کیا گیا ساتھ ہی پانچ برس کیلئے ممنوع الملازمت کردیا گیا۔ اخبار متعلم کی تار کے افشا کے جرم سے اوس کو بری کیا گیا۔ شیخ علی یوسف دونون جرمون سے بری کئے گئے۔

عدالت نے جس وقت یہ حکم سنایا چارون طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہو گئے۔ اور شیخ صاحب کے دوست انکو ہاتھون ہاتھون اٹھاکر کمرۂ عدالت سے گاڑی تک لیگئے۔ شیخ علی یوسف کی عمر ۳۵ برس کی ہے۔ اور مصر کے قصبہ جرجہ کے باشندے ہین۔ توفیق آفندی قبطی عیسائی قاہرہ کا باشندہ اور عمر مین ۲۲ سال کا ہے۔ توفیق آفندی نے حکم سزا اور گورنمنٹ نے حکم بریت شیخ علی یوسف کی ناراضگی سے عدالت اپیل مین مرافعہ کیا ہے اس مقدمہ نے انگریزون کیطرف سے مصریون کو ایسا بدظن کردیا ہے کہ تمام محب ملک اخبارات مین انکی ناجایز کاروائیون کی صاف صاف پردہ دری کی جارہی ہے چنانچہ ایک عربی اخبار نے اپنے مضمون کا عنوان ہی یہ رکھا۔

واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون اور سر الکفانہ کے انگریز مخلصین زنا بغین کے حق مین یہ آیت تحریر کرتا ہے الا انھم ھم المفسدون ولٰکن لا یشعرون۔

ناظرین کو سطور مندرجۂ بالا سے مصر کی حقیقت یہ اسپر واضح طور پر معلوم ہوگیا ہوگا کہ ہماری طرف سے کسی زیادتی کی ضرورت نہین البتہ یہ سوال کرنیسے باز نہین رہسکتے کہ ایسی سخت اندرونی و بیرونی مخالفت کے مقابلہ مین انگریزی گورنمنٹ کا قبضہ مصر پر مضر ثابت کیا اسکے حق مین مضر تو نہین ہوگا؟ + + +

اس مداخلت میں فرانس نے انگلستان کا ساتھ نہ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزوں نے ۱۸ جنوری ۱۸۸۳ء کو خدیو سے ایک حکم جاری کرا کر انگلستان اور فرانس کے مشترکہ اقتدار کا خاتمہ کرا دیا۔ اور اسکی جگہ خدیو نے انگلستان کی سفارش پر ایک انگریز کو مالی مشیر مقرر کیا جسکی متفق الرائے ہونیکی بغیر مالی معاملات کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا اس مالی مشیر کو کونسل وزراء میں شامل ہونے کا استحقاق حاصل ہے۔ مگر وہ عاملانہ اختیار رکھنے والا عہدہ دار نہیں ہے۔

مصری وزارت میں اسوقت پانچ وزیر ہیں جنکو بتفصیل ذیل محکمے سپرد ہیں۔

۱۔ پریسیڈنٹ کونسل وزراء جو وزیر صیغہ اندرونی بھی ہوتا ہے۔

۲۔ وزیر محکمہ مال۔

۳۔ وزیر عدالت عامہ۔

۴۔ وزیر صیغہ جنگ۔

۵۔ وزیر محکمہ جات تعمیرات و تعلیم عامہ۔

۶۔ وزیر صیغہ خارجیہ۔

یکم مئی ۱۸۸۳ء کو خدیو نے ایک بنیادی قانون نافذ کر کے اپنے ملک کی حکومت کو آئینی طرز پر چلانے کے لیے چند انتخابی مجالس قائم کیں۔ اور ہر بالغ مرد کو رائے دینے کا حق عطا کیا گیا۔ یہ مجالس حسب ذیل ہیں۔ لیجسلیٹو کونسل (مجلس وضعان قانون) جنرل اسمبلی (مجلس عام) اور پراونشل بورڈز (صوبہ وار مجلسیں)

لیجسلیٹو کونسل وضع قانون کے معاملات میں صلاح دہندہ مجلس ہے۔ تمام قوانین عامہ پر تال و امتحان کے لیے پہلے اوس کے روبرو پیش ہوتے ہیں۔ مگر گورنمنٹ اوسکی صلاح ماننے پر مجبور نہیں۔ اوس میں تیس ممبر ہیں جن میں سے نیرہ قاہرہ میں رہتے ہیں ان میں سے ہر ایک کو نوسو پونڈ سالانہ گاڑیکے خرچ کیلئے ملتے ہیں۔ باقیماندہ ۱۷ ممبروں کو جو مفصلات کے شہروں اور صوبوں کے نائب ہوتے ہیں۔ قاہرہ میں رہائش رکھنے کے خرچ کی بابت دوسو پچاس پونڈ سالانہ اور مہینہ میں ایک دفعہ قاہرہ کو آنے جانیکا سفرخرچ ملتا ہے۔

دوسری دونو مجالس کے اختیارات بھی محدود قسم کے ہیں۔ مگر کوئی نیا بلاواسطہ ذاتی یا ارضی ٹیکس جنرل اسمبلی کی منظوری بغیر عاید نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مجلس ہر دو سال میں ایک دفعہ طلب کی جاتی ہے جب یہ مجلس منعقد ہو تو اوس کے ممبروں کو آٹھ دن کا الاؤنس۔ ایک پونڈ یومیہ کے حساب سے اور ریل کا خرچ ملتا ہے۔

مصر خاص بڑے بڑے شہروں کی پانچ گورنریوں اور چودہ مدیریہ یعنے صوبوں مین جو پھر آگے قسمتوں مین منقسم ہین منقسم ہے۔

گورنریان یہ ہین:-

۱- نہر سویز معہ قصبات بندر سعید سونیر و اسمعیلیہ - ۲ قاہرہ - ۳ - اسکندریہ - ۴ روستا - ۵ دمیاط -

مدیریہ یہ ہین:-

(نشیبی مصر) ۱ کلیوبیہ - ۲ منوفیہ - ۳ غربیہ - ۴ شرقیہ - ۵ دقاہلیہ - ۶ بحیرہ - (بالائی مصر) ۱ غزہ - ۲ مینا - ۳ بنی سیوف - ۴ فیوم - ۵ اسیوط - ۶ جرجہ - ۷ قینا - ۸ الحدود -

انکے علاوہ بحیرۂ قلزم کے جنوب مغربی ساحل رسوا کم کی گورنری اور قیصر کی گورنری جو نیز بحیرۂ قلزم مین ہے اور العریش کی گورنری جو شام کی سرحد پر ہے اور جزیرہ نما سینا کی گورنری نہر سویز کے گورنر جنرل کے ماتحت ہین۔ گورنرون اور مدیرون کو بڑے وسیع اختیارات حاصل ہین۔

رقبہ و آبادی ۱۸۸۴ء سے پہلے خدیو کی حکومت خط استوا تک تھی۔ مگر مہدی سوڈانی کی بغاوت کے باعث عملی طور پر تمام سوڈانی صوبے چھوڑ دیئے گئے۔ گو برائے نام وہ ابھی تک مصری سمجھے جاتے ہین۔ اور مصر کی جنوبی سرحد عارضی طور پر وادی حلفہ کو مقرر کیا گیا جو قاہرہ سے آٹھ سو میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب دریائے نیل پر آباد ہے۔

(مصر نے بصلاح انگلستان اپریل ۱۸۹۶ء مین مہدی کے جانشین خلیفہ عبداللہ التعایشی پر فوجکشی کی۔ اس مہم مین بیان کیا جاتا ہے کہ تمام صوبہ ڈنگولہ پھر فتح کرکے علاقہ مصر مین شامل کر لیا گیا ہے۔ اور اب عارضی طور پر وادی حلفہ کی بجائے مقامات الدبہ اور مروادی کو جو دریائے نیل پر شہر ڈنگولہ سے تخمیناً دو سو میل بجانب جنوب ہین جنوبی سرحد مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی جنوب کی طرف سرحد تقریباً پانچسو میل اور بڑھ گئی ہے۔ یہ مہم سردست اسی صوبہ کی فتح پر ختم کردیگئی ہے۔ زائد فوجین اور سردار یعنی جنرل کچنر پاشا سپہ سالار افواج مصر (جو انگریز ہے) معہ سٹاف ستمبر مین قاہرہ کو واپس آگیا ہے۔ مگر انکا ارادہ اگلے برس خرطوم پر چڑھائی کرنیکا منشا ہے۔ مترجم)

اس وقت مصر خاص وادی حلفہ سے لیکر جو عرض البلد شمالی کے ۲۱ درجہ ۴۵ دقیقہ پر واقع ہے بحیرہ روم

تنگ ہی۔ اور اوس کا رقبہ بہ صحرائے بیابان کے نخلستانون۔ دریائے نیل اور بحیرۂ قلزم کے درمیانی علاقہ اور العریش واقع شام کے چار لاکھ مربع میل ہی۔ مگر مزروعہ اور بندوبست شدہ رقبہ یعنی وادئے نیل اور ڈلٹا صرف ۱۲۹۷۶ مربع میل ہین۔ نہرون۔ سڑکون اور نخلستانون کے نیچے ۱۹۰۰ مربع میل زمین ہی اور ۲۸۵۰ مربع میل زمین دریائے نیل۔ دلدلون اور جھیلون کے نیچے ہے۔ اور باقیماندہ صحرا و ریگستان ہی۔ مصر دو بڑے حصّون مین تقسیم ہے۔ مصر البحری یا نشیبی مصر اور مصر الصعید یا بالائی مصر۔

مندرجہ ذیل جدول سے بندوبست شدہ اراضی کا رقبہ اور مئی ۱۹۰۷ء کی مردم شماری کے نتائج معلوم ہو جاوینگے:-

صوبہ	رقبہ مربع میلون مین	مصری		اجنبی	میزان	گنجانی کی اوسط فی مربع میل
		مقیم	خانہ بدوش			
ا۔ مصر البحری (گورنریان) (۱) قاہرہ	۶	۳۵۲۴۱۶	۷۷۲	۲۱۶۵۰	۳۷۴۸۳۸	۶۲۴۷۳
(۲)۔ اسکندریہ	۷۰	۱۸۲۰۰	۵۰۳	۴۹۶۹۳	۲۳۱۳۹۶	۳۳۰۵
(۳)۔ دمیاط	۴ ½	۴۳۵۰۱	۱	۱۱۴	۴۳۶۱۶	۹۶۹۲
(۴)۔ روستا	۲۴ ½	۱۹۲۶۷	-	۱۱۱	۱۹۳۷۸	۷۹۰
(مدیریہ) (۱) بحیرہ	۹۳۲	۳۶۴۰۵۰	۳۳۱۰۲	۱۷۰۴	۳۹۸۸۵۶	۴۲۶
(۲) شرقیہ	۹۰۵	۴۳۵۳۸۰	۲۷۴۷۱	۱۸۰۴	۴۶۴۶۵۵	۵۱۳
(۳) دقاہلیہ	۹۳۱	۵۷۸۱۴۴	۶۲۱۳	۱۶۷۶	۵۸۶۰۳۳	۶۲۹
(۴)۔ غربیہ	۲۳۴۰	۹۰۸۰۴۱	۱۸۹۰۰	۲۵۴۷	۹۲۹۴۸۸	۳۹۷
(۵)۔ کلیوبیہ	۳۵۲	۲۵۴۱۹۸	۱۶۵۹۶	۵۹۷	۲۷۱۳۹۱	۷۷۱
(۶) منوفیہ	۶۳۹	۶۴۲۶۰۹	۲۵۱۲	۸۹۲	۶۴۶۰۱۳	۱۰۱۰
میزان مصر البحری	۶۲۰۴	۳۴۷۸۸۰۶	۱۰۶۰۷۰	۸۰۷۸۸	۳۶۶۵۶۶۴	۶۳۹

نام صوبہ	رقبہ مربع میلوں میں	مصری: مقیم	مصری: خانہ بدوش	اجنبی	میزان	گنجانی کی اوسط فی مربع میل
۳۔ خاکنائے سویز (۱) بندر سعید	۰	۱۴۰۶۰	۲۲۶	۷۰۱۰	۲۱۲۹۶	۳۰۹۲
(۲) سویز	۱۰½	۹۹۷۷	۸	۱۱۹۰	۱۱۱۷۵	
میزان خاکنائے	۱۰½	۲۴۰۳۷	۲۳۴	۸۲۰۰	۳۲۴۷۱	۳۰۹۲
۳۔ مصری علاقہ واقع ایشیا (۱)۔ العریش	۱/۵	۲۶۲۹	۱۲۹۱	۳	۳۹۲۳	۱۹۶۱۵
۴۔ مصر الصعید (۱) قصیر	۱/۷	۲۱۹۰	۲۴۰	-	۲۴۳۰	۱۷۰۱۰
(۱)۔ اسیوط	۸۴۰	۵۴۹۷۷۶	۱۱۹۰۶	۴۵۵	۵۶۲۱۳۷	۷۱۲
(۲) بنی سویف	۵۰۱	۱۹۳۳۰۵	۲۶۱۱۹	۱۴۹	۲۱۹۵۷۳	۴۳۸
(۳) فیوم	۴۹۳	۲۰۰۹۶۷	۲۷۳۲۸	۴۱۴	۲۲۸۷۰۹	۴۶۴
(۴) غزہ	۳۷۰	۲۷۴۴۰۶	۸۴۸۳	۱۹۴	۲۸۳۰۸۳	۷۶۵
(۵)۔ مینا	۷۷۲	۲۹۴۶۵۵	۱۹۸۲۴	۳۳۹	۳۱۴۸۱۸	۴۰۷
(۶)۔ جرجہ	۶۳۱	۵۱۵۹۷۲	۵۳۱۱	۱۳۰	۵۲۱۴۱۳	۸۲۶
(۷) قینا	۵۴۴	۳۸۳۸۱۹	۲۲۸۷۷	۱۶۲	۴۰۶۸۵۸	۹۵۸
(۸)۔ اشنا[1]	۳۳۲	۲۲۱۸۱۳	۱۶۰۹۶	۵۲	۲۳۷۹۶۱	۷۱۷
میزان مصر الصعید	۴۴۸۳½	۲۶۳۶۹۰۳	۱۳۸۱۸۴	۱۸۹۵	۲۷۷۶۹۸۲	۹۱۹
۵۔ نخلستان	نامعلوم	۳۸۲۲۵	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم
میزان آبادی کل مصر و رقبہ مزروعہ	۱۰۶۹۸	۹۴۸۰۶۰۰	۲۴۵۷۷۹	۹۰۸۸۶	۹۸۱۷۲۶۵	۶۳۸

[1] سوہاج پر ایک نیا صوبہ بحدود قایم کیا گیا ہے اور صوبہ اشنا اوس میں شامل کر دیا گیا ہے ۱۹۰۸ء سے اب اس صوبہ کا وجود نہیں رہا ہے (مؤلف)

کل آبادی مین سے ۳۴۰۱۴۹۸ مرد۔ اور ۳۴۱۵۷۶۹ عورتین ہین۔ اگر مندرجہ بالا اعداد کو انتظامی حلقون مین ترتیب دیجاوے تو نتیجہ حسب ذیل ہوگا۔

قسمت انتظامی حلقہ وتعداد	مصری		اجنبی	میزان
	مستقیم	خانہ بدوش		
گونربان۔ (۸)	۳۶۲۵۲۴۰	۳۰۴۱	۷۹۷۷۱	۳۷۰۸۰۵۲
مدیریات (۱۴)	۵۸۱۷۱۳۵	۲۴۲۷۳۸	۱۱۱۱۵	۶۰۷۰۹۸۸
نخلستان۔	۳۸۲۲۵	-	-	۳۸۲۲۵
میزان	۹۴۸۰۶۰۰	۲۴۵۷۷۹	۹۰۸۸۶	۹۸۱۷۲۶۵

خاندانون کا شمار ۱۱۷۸۵۶۴ - اور گھرون کا ۱۰۸۴۳۴۸ ہے۔ بلحاظ قومیت اجنبیونکی تفصیل یہ ہے۔ یونانی ۳۷۳۰۱۔ اطالین ۱۸۶۶۵۔ فرانسیسی ۱۵۷۱۶۔ آسٹرین ۸۰۲۲۔ انگریز ۷۱۱۸۔ جرمن ۹۴۸ دیگر اجنبی اقوام ۳۱۱۶ میزان ۹۰۸۸۶۔

انمین سے تقریباً ۹۰ فیصدی مصر بحری مین رہتے ہین (یہ اعداد پرانے ہین۔ اب اجنبیونکی آبادی بہت بڑھگئی ہے۔ لیکن جدید مردم شماری نہ ہونیکی وجہ سے یہی درج کیے گئے ہین)۔

ملک کی آبادیکی ترقی کی رفتار و مقدار مندرجہ ذیل اعداد سے معلوم ہوجاوے گی:-

سنہ ۱۸۰۰ء (فرانسیسیونکا اندازہ) بیس لاکھ
سنہ ۱۸۴۶ء (ابراہیم مردم شماری)۔ ۴۴۶۳۲۴۴
سنہ ۱۸۵۵ء (اندازہ قولیقی پاشا) ۴۴۰۲۰۱۳
سنہ ۱۸۶۵ء (اندازہ قولیقی پاشا)۔ ۴۸۴۱۶۷۷
سنہ ۱۸۷۲ء (ڈی رگنی صاحب)۔ ۵۲۰۳۴۰۵
سنہ ۱۸۷۵ء۔ (ڈاکٹر روسی بے) ۵۲۵۱۷۵۷
سنہ ۱۸۸۲ء (مردم شماری) ۶۸۰۶۳۸۱
سنہ ۱۸۹۷ء دوسری مردم شماری)۔ ۹۰ لاکھ

سنہ ۱۸۴۶ء اور ۱۸۸۲ء کی سرکاری مردم شماریکو باہمی مقابلہ کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ ترقی آبادیکی سالانہ اوسط ½ ۱ فیصدی ہے۔ مصر کے بڑے بڑے شہر یہ ہین۔ انکی آبادی سنہ ۱۸۸۲ء کی مردم شماریکے مطابق دی جاتی ہے۔

قاہرہ (۳۶۸۱۰۸)۔ اسکندریہ (۲۰۸۷۵۵)۔ دمیاط (۳۴۰۴۶) طنطا (۳۳۷۲۵) منصورہ (۲۶۷۸۴) زقازیق (۱۹۰۴۶)۔ روزتا (۱۶۶۷۱) بندر سعید (۱۶۵۶۰)۔ سویز (۱۰۹۱۳)۔

مذہب اور تعلیم

مصر میں غالب مذہب اسلام ہے۔ اعلیٰ ترین مذہبی اور جوڈیشل (عدالتی) عہدہ دار شیخ الاسلام اور قاضی القضاۃ ہیں۔ اول الذکر کو علماء کبار سے منتخب کر کے خدیو مقرر کرتا ہے اور آخر الذکر کو سلطان المعظم اسلامبول کے عالمون سے پسند کر کے نامزد کرتے ہیں۔ سب سے بڑا دار العلوم جامع ازہر اور اوسکی یونیورسٹی ہے۔ اس جامع کو تعمیر اور یونیورسٹی کو قایم ہوئے تقریباً ایک ہزار برس ہو گئے ہیں۔ مگر جو علوم پڑھائے جاتے اور جس طریقہ سے اونکو پڑھایا جاتا ہے وہ اب تک وہی ہیں جو پہلے دن تھے۔ (مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں علوم جدیدہ کو بھی نصاب میں داخل کر دیا گیا ہے۔ مترجم)

مصر میں دیسی عیسائی بھی بہت ہیں جو مشرقی کلیساؤن کے پابند ہیں۔ ان عیسائیون میں قبطی لوگ جو پرانے مصریون کی اولاد اور تعداد میں تقریباً آٹھ لاکھ ہیں شمار میں بھی زیادہ ہیں اور با اقتدار بھی ہیں۔ وہ جیکوبائیٹ (یعقوبی) آرتھوڈاکس کلیسیا کے تابع ہیں جس کو انہون نے پہلی صدی عیسوی میں اختیار کیا۔ اس کلیسیا کا صدر اسکندریہ کا بطریق ہے جو سینٹ مارک (حواری مرقس) کا جانشین متصور ہوتا ہے۔ مصر میں تین میٹروپالیٹن (بڑا بشپ) اور بارہ بشپ، حبش میں ایک میٹروپالیٹن اور دو بشپ اس کلیسیا کے ہیں۔ خرطوم میں بھی اسکا ایک بشپ رہتا تھا۔ انکے علاوہ آرچ پریسٹ (بڑے پادری) ڈیکن۔ اور راہب بھی ہیں۔ پادریکے لیئے لازمی ہے کہ وہ منصب پادری گری حاصل کرنے سے پہلے متاہل ہو۔ مگر راہبین اور اعلیٰ عہدہ دارون کیلئے تجرد لازمی ہے۔

۳۳۲ء میں قبطیون نے حبش کو عیسائی بنایا اور مسیحی مذہب کو خط استوا تک پھیلا دیا۔ حبش کی کلیسیا کے میٹروپالیٹن اور بشپ مصر کے قبطی مذہب لوگون سے منتخب ہوتے ہیں۔ اور جب تک میٹروپالیٹن مسح نہ کرے شاہ حبش کی رسم تاجپوشی ادا نہین ہو سکتی۔ اور اوس صورت میں بھی اسکندریہ کے بطریق سے اجازت حاصل کرنی لازمی ہے۔ قبطی ڈایاکلیٹین (شہید کا) قلندرہ استعمال کرتے ہیں جو گریگورین (یعنی مروجہ عیسوی قلندرہ) سے ۲۸۴ برس مختلف ہے۔

سنہ ۱۸۹۴ء میں مصر میں ۹ ہزار مدارس۔ گیارہ ہزار معلم اور ایک لاکھ ۰۰ ہزار متعلم تھے انمین سے ۹/۱۰ حصہ ابتدائی مکاتب ہیں جن میں صرف لکھنا پڑھنا اور ابتدائی حساب سکھایا جاتا ہے۔ سرکار کیطرف سے ۴۲ پرائمری۔ ۳ سکینڈری (درمیانی) ۲ زنانہ اور ۷ اعلیٰ تعلیم (قانون۔ طب۔ انجینیرنگ۔ زراعت۔ آرٹس و سائنیس (علوم و فنون) دایہ گری اور جنگی تعلیم) کے مدارس جاری ہیں۔ ۱۰۰ مدارس مختلف پروٹسٹنٹ

اور کیتھولک مشنون نے جاری کیئے ہوئے ہین اور ۴۳ یورپین پرائیویٹ سکول ہین۔ جامع ازہر مین گیارہ مدارس ۳۳۰ پروفیسر اور بارہ ہزار طلبا رہین۔

قبطی قوم نے ابتدائی تعلیم کیلئے ایک ہزار سکول قائم کیئے ہوئے ہین جن مین سے ایک کالج اور ۲۲ پرائیمری سکول لڑکون اور لڑکیون کے لیئے ہین۔ ان مدارس مین قبطی زبانکی تعلیم لازمی ہے۔ طریقہ تعلیم اور نصاب تعلیم دیگر ممالک کی مدارس کے مشابہ ہے۔ قبطی قوم کے مذکر حصہ مین سے نصف لوگ لکھ پڑھ سکتے ہین۔

مدارس مصر کی مندرجہ ذیل جدول اوس نقشہ سے مرتب کیگئی ہے جو وزیر صیغہ اندرونی کے حکم مورخہ ۲۹۔ اگست سنہ ۱۹۲۴ء بنام جملہ گورنران و مدیران کے مطابق تیار کیا گیا تھا اعداد کی تصحیح و ترمیم ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء تک کیگئی ہے۔

اس جدول کے جو چند اعداد تشریح طلب تھے انپر ہندسون کو خط وحدانی مین دیکر نشان کر دیا ہے اور جدول کے خاتمہ پر خط وحدانی کے ہندسونکی ترتیب سے تشریح کر دیگئی ہے۔ جن خانونکو اعداد کی توضیح یکسان ہے اون سب پر اوسی ہندسہ کو درج کیا گیا ہے۔

(جدول دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے)

مدارس	سرکاری مدارس (۱۲) تعداد مدارس	سرکاری مدارس تعداد طلبا	سرکاری مدارس تعداد معلمین	مدارس وقف و قومی (۱۲) تعداد مدارس	مدارس وقف و قومی تعداد طلبا	مدارس وقف و قومی تعداد معلمین	مشن سکول تعداد مدارس	مشن سکول تعداد طلبا	مشن سکول تعداد معلمین	دیگر مدارس تعداد مدارس	دیگر مدارس تعداد طلبا	دیگر مدارس تعداد معلمین	میزان تعداد مدارس	میزان تعداد طلبا	میزان تعداد معلمین
تھیولاجیکل (مذہبی الٰہیات)	۰	-	-	-	-	-	(۱) ۲	۳۲	۷	(۱) ۱۳	۱۱۷۶۶	۳۳۷	۱۵	۱۱۷۹۸	۳۴۴
اعلیٰ تعلیم: انجینیرنگ	۱	۱۰	۱۰	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	۱۰	۱۰
میڈیکل (طبی)	۱	۵۱	۱۹	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	۵۱	۱۹
قانونی	۱	۱۱۶	۱۳	-	-	-	-	-	-	۱	۶۲	۸	۲	۱۷۸	۲۱
زراعتی	۱	۵۷	۱۰	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	۵۷	۱۰
نارمل	۳	۱۳۶	۲۵	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۳	۱۳۶	۲۵
جنگی	۱	۱۹۲	۱۶	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	۱۹۲	۱۶
میزان مدارس اعلیٰ تعلیم	۸	۵۶۲	۹۳	-	-	-	۲	۳۲	۷	۱۴	۱۱۸۲۸	۳۴۵	۲۴	۱۲۴۲۲	۴۴۵
درمیانی: ادب	-	-	-	-	-	-	۵	۳۸۰	۱۳	۰	-	-	۵	۳۸۰	۱۳
علوم و ادبیات	۳	۶۲۲	۶۰	-	-	-	۱۹	۳۳۶۱	۱۲۹	۱	۳۰	۷	۲۳	۴۰۱۳	۱۹۶
میزان مدارس تعلیم درمیانی	(۴) ۳	۶۲۲	۶۰	-	-	-	(۳) ۲۴	۳۷۴۱	۱۴۲	(۵) ۱	۳۰	۷	۲۸	۴۳۹۳	۲۰۹
ابتدائی: ٹیکنیکل (صنعتی)	۲	۳۰۲	۲۲	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۲	۳۰۲	۲۲
ادبیہ	۹	۲۳۳۴	۱۳۶	۳۳	۵۱۶۲	۲۵۵	۱۰۸	۷۱۳۳	۲۸۳	(۶) ۸۶۱۲	(۷) ۱۳۸۰۳	۱۰۵۸۱	۸۷۶۲	۱۶۶۰۱۲	۱۱۲۵۵
تجارتی	-	-	-	-	-	-	-	-	-	(۸) ۱	۳۶	۷	۱	۳۶	۷
میزان مدارس ابتدائی تعلیم	۱۱	۲۶۳۶	۱۵۸	۳۳	۵۱۶۲	۲۵۵	۱۰۸	۷۱۳۳	۲۸۳	۸۶۱۳	۱۵۱۴۶۹	۱۰۵۸۸	۸۷۶۵	۱۶۶۴۳۰	۱۱۳۸۴
میزان مدارس مردانہ	۲۲	۳۸۲۰	۳۱۱	۳۳	۵۱۶۲	۲۵۵	۱۳۴	۱۰۹۰۶	۴۳۲	۸۶۲۸	۱۶۳۲۴۷	۱۰۹۴۰	۸۸۱۷	(۹) ۱۸۳۰۵۵	۱۱۶۲۸
مدارس زنانہ: دایہ گری	۱	۱۲	۳	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	۱۲	۳
ابتدائی	۲	۲۳۰	۷	-	-	-	۵۳	۹۱۸۳	۳۶۰	(۱۰) ۴۰	۴۰۳۰	۱۹۷	۹۵	۱۳۴۴۳	۵۶۴
میزان مدارس زنانہ	۳	۲۴۲	۱۰	-	-	-	۵۳	۹۱۸۳	۳۶۰	۴۰	۴۰۳۰	۱۹۷	۹۶	(۱۰) ۱۳۴۵۵	۵۶۷
میزان کل	۲۵	۴۰۶۲	۳۲۱	۳۳	۵۱۶۲	۲۵۵	۱۸۷	۲۰۰۸۹	۷۹۲	۸۶۶۸	۱۹۷۲۹۷	۱۱۱۳۷	۸۹۱۳	۱۹۶۶۱۰	(۱۱) ۱۲۵۰۵

(۱) مسلمانوں کے تمام مدارس [illegible] ہیں۔ ایک تعلیمی سکول ایک عیسائی گرجا کے ساتھ ہے جس سکول میں سات طلبا الٰہیات پڑھتے ہیں جس مضمون کو پادری پڑھاتے ہیں۔ دوسرے مضامین درمیانی تعلیم کے معلم پڑھاتے ہیں (۲) ان مدارس میں سے ایک میں ۳۰ طلبا اور چار پروفیسر ہیں اور امریکن مشن سے تعلق رکھتا ہے دوسرا امریکن مشن کا ہے (۳) ان مدارس میں درمیانی اور ابتدائی دونوں طرح کی تعلیم ملتی ہے (۴) ان مدارس میں وہ نصاب پڑھایا جاتا ہے جو مصری گورنمنٹ نے درمیانی تعلیم کیلئے مقرر کیا ہے (۵) یہ مدرسہ قبطی گرجے کے ساتھ ہے (۶) ان مدارس میں [illegible] مختلف یورپین اقوام کے زیر انتظام ہیں جن میں طلبا ۹۸۶۹ اور معلمین ۸۰۵ ہیں (۷) یہ مدرسہ اطالین ڈاکٹر [illegible] نے قائم کیا [illegible] (۸) ان مدارس میں [illegible] ۴۵ طلبا اور [illegible] معلمین ہیں (۹) اس تعداد میں [illegible] (۱۰) [illegible] (۱۱) اس تعداد میں [illegible] (۱۲) سرکاری۔ قومی اور مدارس اوقاف یہ سب مصری وزیر سررشتہ تعلیم کے زیر انتظام ہیں۔

معدلت عامہ وجرائم ۱۸۸۲ء سے بہ صوبون کیلئے جندارمہ (جنگی پولیس) کی ایک جماعت اور قاہرہ واسکندریہ کے لیے پولیس کی فوج تیار کیگئی۔ یکم جنوری ۱۸۸۴ء کو پولیس کا نیا انتظام کیا گیا۔ دونون قسم کی پولیس اور جیلخانے اوس سے پہلے مدیرون کے ماتحت تھی ۱۸۸۳ء سے اونپر دو انگریز افسر مقرر کردیئے گئے۔ اوران افسرون کو وزیر صیغہ داخلیہ کے ماتحت کر دیا گیا۔

فروری ۱۸۸۴ء کو نیا ضابطہ فوجداری بھی نفاذ پذیر ہوا۔ مدیرون سے مجسٹریٹی اختیار لے لیئے گئے۔ اور اس کام کیلئے نئے حکام مقرر کیئے گئے جن کا عزل ونصب پروکیور جنرل کے اختیار مین ہے جو وزیر معدلت عامہ کے ماتحت ہوتا ہے۔

پچھلے پانچ برسون مین انگریزونکی زیر نگرانی مختلف اصلاحات رواج پذیر ہوئی ہین جدید دیسی عدالتین قائم کیگئی ہین۔ جیلخانون کے انتظام مین درستی کیگئی ہے۔ بیگار جزوی طور پر موقوف ہوگئی ہے سکہ کے چلن مین اصلاح اور صیغہ ہائے مال وتعمیرات عامہ کے انتظام مین معقول درستی کیگئی ہے۔ جو مقدمات دیسی اور اجنبیون کے درمیان ہون وہ عدالتہائے مختلطہ مین جو یوروپین دول کی زیر سرپرستی قائم کیگئی اور نہایت وسیع اختیارات رکھتی ہین منفصل ہوتے ہین۔

پولیس اور جندرمہ کی کل تعداد سات ہزار ہے۔

مال وخزانہ ۵ اپریل ۱۸۸۰ء کو خدیو نے ڈگری (حکم) صادر کرکے مصر کی مالی حالت کا امتحان کرنے اور مصر اور اوس کے قرضخواہون کی تعلقات باہمی اور نیز دایرہ ثانیہ و دایرہ خاص اور اونکے قرضخواہون کے درمیانی تعلقات کی درستی وترتیب کیلئے قانون کا مسودہ تیار کرنیکے واسطے تصفیہ حساب وکتاب کی ایک انٹرنیشنل کمیشن مقرر کی۔ اوس کمیشن نے بمشورہ مصری گورنمنٹ ملک کی سالانہ آمدنی کا حسب ذیل اندازہ لگایا۔

آمدنی کسطرح خرچ ہو	سال ۱۸۸۰ء	سال ۱۸۸۲ء اور سالہای مابعد
آمدنی جو قرض پر خرچ ہو	۳۴۶۳۷۳۴ پونڈ مصری	۳۵۱۳۷۳۴ پونڈ مصری
آمدنی جو گورنمنٹ مصر کو ملے	۴۸۹۷۸۸۸ "	۴۸۹۷۸۸۸ "
میزان	۸۳۶۱۶۲۲ "	۸۴۱۱۶۲۲ "
	(نوٹ مصری پونڈ سا ڑھے بیس شلنگ انگریزی کا ہوتا ہے)	

کمیشن نے (١) دین مقدم کے سود وغیرہ کیلئے ریل و تار کی آمدنی اور بندر اسکندریہ کے محاصل کو علیحدہ کیا۔ اور

(٢)۔ مجتمعہ قرضہ کے واسطے چار صوبون کے ٹیکسون اور آمدنی محصول درآمد و برآمد کو۔ دین مقدم کیلئے ایک سالانہ رقم مقرر کردیگئی۔ جو ۵ فیصدی سالانہ کے حساب سے سود ادا کرنیکے اور اسقدر سالانہ جزوی ادائیگی کے لیئے کہ کل قرضہ ١٩٢١ء تک بیباق ہو جائے کافی تھی۔ اگر دین مقدم کیلئے علیحدہ کیگئی بابت کی آمدنی اس سالانہ رقم کے لیئے کفایت نکرے۔ تو کمی اوس آمدنی سے پوری کی جاوے جو مجتمعہ قرضہ کیلئے مختص کیگئی۔ مجتمعہ قرضہ کا سود چار فیصدی مقرر کیا گیا۔ اور گورنمنٹ مصر نے ذمہ اوٹھایا کہ اگر مکفولہ آمدنی ناکافی ہو تو کمی اپنی گرہ سے پوری کردیگی۔ اور اگر وہ آمدنی سود کی مقدار سے زیادہ ہو تو فاضل رقم قرضہ کی بیباقی مین صرف کیجاوے جس کے تمسک یا نوٹ نرخ بازاری پر واپس خرید لیئے جاکر تلف کردیئے جاوین ستمبر ١٨٨٠ء مین گورنمنٹ نے اس فاضلہ کا کچھ حصہ خود لے لیا۔ کمیشن مذکور نے مصر کے اخراجات سالانہ و ذمہ داریونکا اندازہ حسب ذیل کیا۔

(١)۔ گورنمنٹ کے اخراجات	پونڈ مصری	پونڈ مصری
خراج جو ٹرکی کو دیا جاتا ہے۔	٦٦١٤٨٦	
مقابلہ کی سالانہ رقم دیعنے اسمعیل پاشا اور دیگر لواحقین کے سالانہ وظیفے)	١٥٠٠٠٠	
نہر سویز کے حصونکی بابت انگلستان کو سود۔	١٩٣٨٥٨	
دائرہ خاص کے اخراجات۔	٣٤٠٠٠	
انتظامی اخراجات۔	٣٦٤١٥٤٤	
اخراجات غیر مترقبہ۔	١٩٦٠٠٠ میزان	٤٨٧٦٨٨٨
(٢)۔ اخراجات قرضہ۔		
دین مقدم کا سالانہ خرچ	١١٧٨٧١٨	
مجتمعہ دین۔	٢٢٦٣٦٨٦ میزان	٣٤٤٢٤٠٤
	میزان کل	٨٣١٩٢٩٢

ان ہر دو قرضون کے علاوہ ۱۸۸۰ء کے اخیر پر غیر مخصوص شدہ اور غیر موسوم قرضہ اسّی لاکھ پونڈ مصری تھا۔ مارچ ۱۸۸۵ء مین برطانیہ کلان۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ فرانس۔ اٹلی۔ روس اور ٹرکی کے قائم مقامون (سفرائے) نے ایک معاہدہ پر دستخط کیئے جس کے رو سے اونہون نے نوّے لاکھ پونڈ کے ایک جدید قرضہ کی ضمانت کرنے کا ذمہ اُٹھایا۔ اس قرضہ کا لینا اس لیئے منظور کیا گیا کہ ۱۸۸۲ء کی گولہ باری اسکندریہ سے جو نقصان اہالی شہر کو پہنچا تھا۔ اوس کو اور مندرجہ بالا اسّی لاکھ پونڈ مصری کے قرضہ کو ادا کیا جاوے۔ اور باقیماندہ دس لاکھ پونڈ آبپاشی کے کامون پر صرف کیئے جاوین۔

معاہدہ مذکور کی اہم شرائط یہ تھین:-

اس ضمانتی قرضہ کی شرح سود ۳½ فیصدی سے زیادہ نہ ہو۔ اوس کے سود و بیباقی کیلئے تین لاکھ پندرہ ہزار پونڈ کی سالانہ رقم مقرر کی جاوے۔ یہ رقم مدات مکفولہ کی آمدنی سے سب سے اول نکال لیجاوے سود کی ادائیگی کے بعد اس رقم سے جو فاضل بچے۔ وہ بیباقی مین صرف ہو۔ دوسرے مصری قرضون کے سالانہ سود پر ۱۸۸۵ء اور ۱۸۸۶ء مین ۵ فیصدی ٹیکس لگایا جاوے۔ ملک کی آمدنی کل اخراجات سے جسقدر زیادہ ہو وہ برابر تقسیم ہو کر نصف گورنمنٹ کو ملے اور نصف بیباقی قرضہ کے فنڈ مین جمع ہو۔

رقم سود پر جو ٹیکس ۱۸۸۵ اور ۱۸۸۶ مین لیا گیا تھا وہ ۱۸۸۸ء مین واپس کر دیا گیا۔ اوس کو آئندہ کیلئے موقوف کر دیا گیا۔ اور ریزرو (محفوظ) فنڈ قائم کیا گیا جس مین بالفعل ۱۷ لاکھ ۶۳ ہزار پونڈ مصری جمع ہین۔ معزول خدیو اسمعیل پاشا اور اوس کے خاندان کے بعض افراد چند املاک کے مالک تھے (جو ڈومین کہلاتے ہین) اونکے ساتھ باہمی قرارداد سے یہ تصفیہ کیا گیا۔ کہ وہ املاک مذکور کو گورنمنٹ کے نام منتقل کردین اور اس کے عوض ایک خاص میعاد تک گورنمنٹ سے مقررہ سالانہ رقم لیتے رہین۔ اور ان املاک کے ذمہ جو زر رہن ہین وہ بھی گورنمنٹ مصر کے ذمہ سمجھے جائین۔ اسی سالانہ رقم کا نام رقم مقابلہ ہے۔ بعد مین خدیو معزول اور اوسکے خاندان کے ارکان کو سالانہ پنشنون کے عوض بھی یکمشت رقم دینا تجویز کیا گیا۔

چنانچہ املاک کے رہنون کے انفکاک اور پنشنون کے عوض یکمشت ادائیگی کیلئے مئی ۱۸۸۸ء مین ۲۳ لاکھ پونڈ مصری کا ایک اور قرضہ جاری کیا گیا جو ۳½ فیصدی سود پر لیا گیا۔ اور اوس کے سود و جزوی بیباقی کیلئے ایک لاکھ تیس ہزار پونڈ مصری کی سالانہ رقم معین کیگئی۔ مگر اس سالانہ زائد خرچ کے مقابلہ مین خدیو کے صرف خاص اور پنشنون کے خرچ مین معتد بہ تخفیف کر دینے اور املاک کے دین رہن کی سود مین

بہت بڑی کمی ہوجانے سے اسی قدر بچت نکال لیگئی۔ اور مصر کے خزانہ پر اس نئے قرضہ سے کوئی مزید بوجھ نہ پڑا۔ علاوہ بریں اس ۲½ فیصدی سود والے قرضہ کے فنڈ بیباقی مین ہر سال اسقدر رقم جمع ہوتی ہی کہ وہ جلد بیباق ہوجائیگا۔ اور اسطرح سے پنشنون اور رہن شدہ املاک کے سود کے ادائی بوجہ کچھ ایک لاکھ ۹۰ ہزار پونڈ کا صرف عارضی بار پڑا ہے۔

خدیو نے ۶ جون ۱۸۹۰ء کو منظوری دول ۵ فیصدی والے دین مقدم۔ قرضہ دائرہ ثانیہ اور قرضہ املاک کے تبادلہ اور ۱۸۸۸ء کے ۴½ فیصدی سود والے قرضہ کی ادائے گی کیلئے فرمان نافذ کیا چنانچہ ایک جدید دین مقدم جاری کیا گیا۔ جس مین ۵ فیصدی کا دین مقدم ۴½ فیصدی والا قرضہ اور ۲۳۳۳۳۳۱ پونڈ کی مزید رقم شامل کیگئی۔ یہ مزید رقم اراضیات جاگیر کے عوض نقد پنشن وغیرہ اور آبپاشی کی نہرون وغیرہ کی تیاری کیلئے لیگئی۔

اس جدید مقدم دین کا سود ۳½ فیصدی ہے اور اوس کا سو پونڈ کا نوٹ یا تمسک ۱۰۱ پونڈ کو فروخت کیا گیا یعنی سو پونڈ کے نام نہاد سرمایہ پر گورنمنٹ کو ۱۰۱ پونڈ وصول ہوئے۔ اور دائرہ ثانیہ کا ایک جدید قرضہ چار فیصدی سود پر مساوی قیمت پر جاری کیا گیا۔

دائرہ ثانیہ کا پرانا قرضہ (جو جدید قرضہ سے بیباق کیا گیا) بروئے فرمان مورخہ ۶ جون ۱۸۹۰ء اسطرح سے شمار کیا گیا کہ سو پونڈ کے نام نہاد سرمایہ پر ۱۰۵ پونڈ ادا کیئے گئے۔ قرضہ املاک ۲۵ مارچ ۱۸۹۳ء کو مساوی قیمت پر جدید قرضہ املاک سے بدلا گیا۔ جدید قرضہ کا سود ۴½ فیصدی ہے۔ ان جدید جاری شدہ قرضون کے لیئے بھی وہی رعائتین اور ضمانتین ہین جو اون قرضون کے لیئے تھین جنکی جگہ پہ قائم کیئے گئے ہین۔

دسمبر ۱۸۹۵ء کے اخیر پر مصری قرضہ کی مقدار حسب ذیل تھی:۔

	پونڈ
(۱) ۳ فیصدی سود والا قرضہ ضمانتی۔	۸۶۹۹۳۰۰
(۲) ۳½ فیصدی سود والا دین مقدم۔	۲۹۳۹۳۵۸۰
(۳) ۴ فیصدی سود والا قرضہ مجتمعہ۔	۵۵۹۷۴۸۴۰
(۴) ۴ فیصدی سود والا قرضہ دائرہ ثانیہ	۶۴۴۳۶۰
(۵) ۴½ فیصدی سود والا قرضہ املاک۔	۳۹۲۴۸۴۰
میزان	۱۰۶۳۶۹۴۰۰

سنہ ۱۸۹۵ء اور سنہ ۱۸۹۶ء کیلئے آمدنی و خرچ کے جو بجٹ (موازنے) تیار کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں

مد آمدنی	سنہ ۱۸۹۶ء پونڈ مصری	سنہ ۱۸۹۵ء پونڈ مصری	مد خرچ	سنہ ۱۸۹۶ء پونڈ مصری	سنہ ۱۸۹۵ء پونڈ مصری
معاملہ زمین و نخلستان وغیرہ	۴۸۰۰۰۰	۴۸۷۰۰۰	قرضہ قومی کا سود وغیرہ	۳۸۰۲۶۸۳	۳۷۷۸۴۳۸
شہرتی ٹیکس وغیرہ	۱۳۰۰۰۰	۱۳۰۰۰۰	خراج ٹرکی کو	۶۶۵۰۴۱	۶۶۵۰۴۱
محصول تمباکو و در آمد و بر آمد	۱۶۷۰۰۰۰	۱۶۵۰۰۰۰	خدیو المصر کا صرف خاص	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
محصول چنگی	۲۰۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰	وظائف خاندان خدیویہ	۹۷۹۲۷	۹۷۹۲۷
محصول نمک و شورہ	۱۷۰۰۰۰	۱۷۰۰۰۰	خدیو کا دیوان حج	۵۵۹۳۴	۵۵۹۳۴
محاصل شکار ماہی	۹۰۰۰۰	۹۸۰۰۰	وزارت تعمیرات عامہ	۷۳۶۷۸۹	۷۷۵۶۵۹
محاصل جہاز رانی	۷۵۰۰۰	۷۸۰۰۰	وزارت معدلت عامہ	۳۸۷۶۲۶	۳۸۰۱۶۲
آمدنی ریلوے	۱۶۲۰۰۰۰	۱۷۰۰۰۰۰	انتظام صوبجات	۳۲۸۰۰۷۶	۳۲۰۶۱۹
آمدنی تار برقی	۴۳۰۰۰	۴۲۰۰۰	وزارت صیغہ مال	۸۶۰۲۱	۱۱۹۷۱۵
آمدنی بندرگاہ اسکندریہ	۱۲	۱۳۰۰۰۰	وزارت سررشتہ تعلیم	۱۰۵۱۸۰	۱۰۵۰۰۰
آمدنی ڈاک خانجات	۱۰۵۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	وزارت صیغہ اندرونی	۳۸۴۳۲۲	۱۱۱۷۰۷
کمپنی کشتی ہائے ڈاک	۸۵۰۰۰	۹۴۰۰۰	کونسل وزراء و وزارت صیغہ خارجیہ و لیجسلیٹو کونسل	۲۳۳۵۸	۲۳۹۳۰
محاصل مینار ہائے روشنی	۷۰۰۰۰	۱۰۳۰۰۰	انتظام وصولی محصول آمد و برآمد	۱۵۵۸۱۰	۱۴۹۲۲۲
وزارت معدلت عامہ یعنی اسٹامپ جرمانہ وغیرہ	۳۸۰۰۰۰	۳۸۰۰۰۰	خرچ وصولی محصول چنگی	۳۴۵۰۴	۳۳۳۲۷
بدل عسکریہ	۹۵۰۰۰	۹۰۰۰۰	ایضاً نمک و شورہ	۲۴۷۲۶	۴۲۲۷۸
سرکاری جائداد کا لگان و کرایہ	۹۰۰۰۰	۸۶۰۰۰	ایضاً شکار ماہی	۱۰۰۰۰	۹۳۷۶
ضلع سواکن	۱۵۰۰۰	۱۵۰۰۰	ایضاً جہاز رانی	۳۰۵۸	۳۰۵۸

مد آمدنی	سنہ ۱۸۹۶ء پونڈ مصری	سنہ ۱۸۹۵ء پونڈ مصری	مد خرچ	سنہ ۱۸۹۶ء پونڈ مصری	سنہ ۱۸۹۵ء پونڈ مصری
پنشن فنڈ	۵۷۰۰۰	۵۵۰۰۰	خرچ ریلوے	۸۴۰۸۸۸	۸۳۱۴۶۵
متفرق مدات (جن کی تصریح ہوگئی)۔	۲۷۵۰۰۰	۲۶۹۰۰۰	خرچ تار برقی	۴۱۰۰۰	۴۰۲۰۰
			خرچ وصولی محاصل بنادر اسکندریہ و مرست۔	۲۸۰۰۰	۲۳۰۰۰
			ڈاک خانجات	۹۷۵۲۵	۹۵۷۴۳
			کشتی ہائے ڈاک	۸۵۷۰۷	۸۴۶۵۷
			روشنی کے مینار	۲۶۹۳۴	۲۶۸۵۰
			صیغہ جنگ و خرچ انگریزی فوج قابض کا۔	۴۸۱۳۱۳	۷۵۰۸۴۳
			سواکن	۱۲۰۴۵۷	۱۱۹۷۹۲
			پنشین	۴۳۰۰۰۰	۴۳۰۰۰۰
			موقوفی بیگار	۲۵۰۰۰۰	۲۵۰۰۰۰
			وزراء کے مختلف خرچ	۱۳۱۳۳۹	۱۰۹۶۵۸
			قاہرہ کی صفائی	۴۰۰۰۰	۴۰۰۰۰
			اخراجات غیر مترقبہ	۳۰۰۰۰	۳۰۰۰۰
میزان	۱۰۲۶۰۰۰۰	۱۴۶۰۰۰۰	میزان	۹۶۳۰۰۰۰	۹۶۰۰۰۰۰

سنہ ۱۸۹۶ء میں تمام قرضون کی بابت جو رقم خزانہ سے دیجاوے گی۔ اوس کا اندازہ حسب ذیل کیا گیا ہے:-

	پونڈ
قرضہ ضمانتی سود ۳½ فیصدی۔ سالانہ مقررہ رقم۔	۳۱۵۰۰۰
قرضہ مقدم۔ سود ۳½ فیصدی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۰۲۹۰۰۰

قرضہ مجتمعہ - سود ۴ فیصدی -	۲۲۳۹۰۰۰ پونڈ
قرضہ دایرہ ثانی سود ۴ فیصدی - — —	۲۲۶۰۰۰
قرضہ املاک - سود ۴½ فیصدی - —	۱۸۲۰۰۰
دایرہ خاصہ - قرضہ دایرہ ثانیہ کے کمشنرون کو سالانہ رقم یہ دیجاتی ہے -	۳۵۰۰۰
مقابلہ کی رقم سالانہ جو سنہ ۱۹۰۳ء تک ادا کیجاوے گی - -	۱۵۴۰۰۰
میزان	۴۲۲۰۰۰

دایرہ اور املاک کے قرضون مین دایرہ اور املاک کی محاصل مکفول ہین - اور قرضخواہونکی طرف سے کمشنر اونکا انتظام کرتے ہین - ان اراضیات کی آمدنی اگر قرضون کے سود کی ادائیگی کے لیے ناکافی ہو تو کمی پوری کرنی گورنمنٹ کا ذمہ ہے -

سنہ ۱۸۹۴ء مین واقعی آمدنی و خرچ بتفصیل ذیل ہوا -

آمدنی ۱۰۳۲۱۵۲۳ پونڈ مصری - خرچ ۹۶۰۱۲۵۸ پونڈ مصری - فاضلہ ۷۲۰۲۶۵ پونڈ مصری - اس فاضلہ مین سے ۲۵۶۹۴۷ پونڈ مصری کمیشن انتظام قرضہ کے ریزرو فنڈ مین داخل ہوے ۱۱۸۸۴۳ پونڈ مصری - گورنمنٹ مصر کے خاص ریزرو فنڈ مین جمع کیے گئے - اور ۳۴۴۴۷۵ پونڈ مصری جو جمع شدہ رقوم کے تبادلون سے پس انداز ہوئی کمیشن انتظام قرضہ کو دیگئی - سنہ ۱۸۹۵ء کے شروع مین مختلف ریزرو فنڈون مین مندرجہ ذیل رقمین جمع تھین -

کمیشن اہتمام قرضہ کا ریزرو فنڈ - ۴۱۹۹۷۴ پونڈ مصری - مصری گورنمنٹ کا ریزرو فنڈ ۲۷۹۱۱۶ پونڈ مصری - تبادلہ قرضہ سے بچت ۱۴۰۸۱۶۱ پونڈ مصری -

میزان کل ریزرو کی ۳۸۸۷۰۸۷ پونڈ مصری -

حفاظت ملک - فوج

۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۸۲ء کو حسب الحکم خدیو تمام مصری فوج موقوف کر دیگئی - اور اوسی سال کے دسمبر مین نئی فوجکی ترتیب و تکمیل کا کام ایک انگریزی فوج کے جرنیل کی سپرد کیا گیا - اور اوسے سردار کا خطاب دیا گیا -

موجودہ سردار بریگیڈیر اب میجر جنرل ہربرٹ کچنر کے سی - ایم - جی - سی بی - اے ڈی سی ہے اور اس وقت تقریباً ۷۰ انگریز افسر مصری فوج مین کام کر رہے ہین - فوج تعداد مین ۱۵۱۵۳ ہے

۱۸۸۲ء کی بغاوت کے وقت سے ایک انگریزی فوج قابض مصر مین مقیم ہے۔ اوسکی تعداد تین ہزار سے متجاوز ہے مصر کے پاس سوقت کوئی کارآمد جنگی جہاز نہین ہے۔

پیداوار وصنعت وحرفت

مصر کا کل رقبہ خشک و زیرآب اسی لاکھ فدان ہے جنمین سے پچاس لاکھ ۲۲ ہزار فدان ۱۸۹۱ء مین زیر کاشت تھی فدان ۱۳۸/۱۰۰ ایکڑ کے برابر ہوتا ہے۔ زراعتی آبادی کل آبادی مین ۷۱ فیصدی ہے۔

مصر کے زراعتی سال مین تین فصلین یا موسم ہوتے ہین۔ موسم سرما (یعنے ربیع) کی بڑی اجناس تمام قسم کے خوردنی غلّے ہین۔ یہ فصلین نومبر مین بوئی اور مئی وجون مین درو کی جاتی ہین۔ موسم گرما کی مشہور اجناس (یعنے خریف کی) جو مارچ مین بوئی اور اکتوبر ونومبر مین درو ہوتی ہین کپاس نیشکر او چاول ہین موسم خزان (یعنی زائد ربیع) کی فصلین جو جولائی مین کاشت اور ستمبر واکتوبر مین درو ہوتی ہین۔ چاول مکی اور ترکاریان ہین۔ مصر البحری مین زمین کی آبپاشی نہرون سے ہوتی ہے جو نیل سے نکلکر ڈیلٹا کی ہر ایک سمت مین جال کیطرح پھیلی ہوئی ہین۔ مصر الصعید مین نیل کی طغیانی سے آبپاشی ہوتی ہے اس وقت زمین پر پانی بھر جاتا ہے اور تالابون مین جو آبپاشی آئندہ کے لیئے ذخیرہ آب کا کام دیتے ہین پانی بھر جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل جدول سے کپاس کی کاشت کی تعداد معلوم ہوجائے گی:

سال	زمینہ زیر کاشت	پیداوار	اوسط پیداوار فی فدان	سال	رقبہ زیر کاشت	پیداوار	اوسط پیداوار فی فدان
۱۸۸۸ء	فدان ۱۰۲۱۲۵۰	قنطر ۲۹۰۰۰۰۰	قنطر ۲ ۲۱/۲۵	۱۸۹۱ء	فدان ۸۵۱۰۰۰	قنطر ۴۷۶۵۰۰۰	قنطر ۵ ۱/۲
۱۸۸۹ء	۸۵۲۸۲۹	۳۱۵۸۰۰۰	۳ ۷/۱۰	۱۸۹۲ء	۸۶۴۰۰۰	۴۹۸۷۵۰۰	۵ ۴/۵
۱۸۹۰ء	۸۶۴۴۰۰	۴۱۶۰۰۰۰	۴ ۴/۵	فدان = ۱۳۸/۱۰۰ ۱ ایکڑ کے ہے قنطر = ۹۹/۱۰۰ ۹۹ پونڈ یعنے تقریباً ۴۹ ۱/۲ سیر کے۔			

مصر مین کل دیہات ۱۸۷۳ ہین ۱۸۸۸ء مین ان مین سے ۴۴۴۲ اور ۱۸۸۹ء مین ۲۶۸۵ دیہات نے کپاس کی کاشت کی۔

مندرجہ ذیل جدول مین مصر البحری اور مصر الصعید کے ہر ایک صوبہ کی زراعتی حالت بتلائی گئی ہی

نام صوبہ	تعداد دیہات	تعداد مزروعہ فدانون کی	تعداد قبیلہ ان مویشی کی ہر سو فدان پر	تعداد بھیڑ بکری کی ہر سو فدان پر	تعداد پھلدار درختوں کی ہر سو فدان پر	تعداد کھجوروں کی ہر سو فدان پر
(۱) مصر البحری						
بحیرہ	۴۰۳	۴۷۷۶۹۲	۱۲	۱۳	۲۳	۲۲
شرقیہ	۴۵۱	۴۴۴۹۸۲	۱۲	۹	۲۴	۱۱۶
دقہلیہ	۴۴۹	۴۶۲۳۴۷	۱۱	۱۳	۱۳	۴۷
غربیہ	۵۵۲	۸۴۰۰۸۹	۱۷	۱۶	۱۶	۲۵
قلیوبیہ	۱۶۶	۱۸۷۱۸۰	۱۷	۱۹	۳۲۵	۷۰
منوفیہ	۳۳۸	۳۵۱۷۱۰	۳۳	۱۸	۴۳	۸
میزان	۲۳۵۹	۲۷۴۳۹۹۰	۱۷	۱۴	۴۲	۴۰
(۲) مصر الصعید						
اسیوط	۲۹۲	۴۱۹۱۰۰	۱۰	۳۰	۳۱	۸۴
بنی سیوف	۱۷۴	۲۳۱۶۱۰	۱۵	۱۶	۸	۴۶
فیوم	۸۷	۲۳۱۰۴۵	۸	۱۳	۵۴	۱۰۵
غزہ	۱۶۸	۱۸۱۱۷۶	۱۹	۳۶	۹	۱۹۵
منیا	۲۶۸	۳۹۷۲۴۰	۶	۹	۱۷	۵۴
اسنا	۱۹۵	۱۵۰۴۵۹	۱۸	۱۱	۷	۳۴۸
جرجہ	۱۱۰	۴۲۵۹۱۵	۱۶	۵۱	۹	۹۶
قینا	۱۲۹	۲۸۰۹۲۷	۱۰	۳۴	۱۰	۹۲
میزان مصر الصعید	۱۴۲	۲۲۱۷۴۷۲	۱۳	۲۵	۱۷	۱۰۶
میزان کل مصر	۳۷۷۹	۴۹۶۱۴۶۲	۱۴	۲۰	۱۳	۶۹

خرما کے ایسے درختوں کا جن سے پھل یا تخم حاصل ہوتا ہے کل شمار تقریباً ۴۲۵۰۰۴۵۳ ہزار اور

شیر دار قلیہ ران مویشی اور اونٹ گھوڑونکی تعداد ۱۶۶۸۸۶۰ ہے

مندرجہ ذیل جدول سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ ۱۸۹۰ء و ۱۸۹۱ء مین فلان فلان جنس اتنے فدانون پر کاشت ہوئی:-

نام جنس	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	نام جنس	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء	نام جنس	۱۸۹۰ء	۱۸۹۱ء
	فدان	فدان		فدان	فدان		فدان	فدان
گندم	۱۱۶۵۶۷۶	۱۲۱۵۸۴۱	چاول	۴۸۰۹۵	۱۶۷۱۶۴	تمباکو	۸۶۰	-
مکی اور جوار	۱۵۵۹۹۰۶	۱۵۳۰۹۸۳	حلبی زینبوگریک	۱۳۳۴۸۴	۱۳۹۵۶۰	مٹر وغیرہ	۸۸۱۹	۷۱۶۹
کلور اگھاس	۱۸۷۵۸۱	۸۲۰۲۶۳	آلو و ترکاریان	۳۷۲۳۴	۳۴۵۲۴	سن چنا و نیل	۶۰۵۰	۵۸۲۹
کپاس	۸۶۴۳۰۲	۸۷۱۲۳۱	نیشکر	۶۵۵۰۵	۶۴۴۳۹	ارنڈ و تیل	۱۳۱۳۳	۹۶۶۴
لوبیا و ماش	۶۶۸۲۱۱	۶۴۳۷۵۱	تکمبن	۳۱۲۱۱	۳۸۶۰۲	کل فصل	۶۱۲۰۶۰۱	۶۱۴۵۸۴۹
جو	۴۵۶۰۶۵	۴۶۰۴۳۰	خربزہ و تربوز	۴۳۰۱۲	۴۳۱۰۰	رقبہ مزروعہ	۵۰۲۴۷۰۱	۰
مونگی مونگھ مسور	۷۷۲۱۶	۷۵۰۸۶	سنگھاڑے	۱۳۱۲۳	۱۶۳۶۵	دوہری کل فصل	۱۱۰۸۰۰۰	۰

مندرجہ ذیل جدول سے اوس تجارت کی مالیت جو تین برسون مین مصر کی دیگر ممالک سے ہوئی معلوم ہو جائیگی:-

نام ملک	ممالک مندرجہ ذیل سے مصر مین مال آیا			ان ممالک کو مصر سے گیا		
	۱۸۹۲ء	۱۸۹۳ء	۱۸۹۴ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۳ء	۱۸۹۴ء
	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری
برطانیہ کلان	۳۰۶۱۴۲۶	۳۶۸۵۵۴۶	۳۱۸۴۲۴۱	۷۸۴۳۹۳۸	۷۲۴۲۳۵۵	۶۵۱۷۹۴۶
انگریزی مقبوضات واقع بحیرہ روم	۱۳۹۲۱۴	۱۱۶۶۰۹	۱۱۳۳۵۸	۲۲۸۵۰	۱۳۲۳۶	۱۲۰۹۰
انگریزی مقبوضات آسٹریلیا وغیرہ	۶۰۹۹۷۴	۵۹۷۵۳۵	۴۹۳۹۳۹	۲۱۹۳۸	۵۲۶۹۳	۵۳۰۷۰
جرمنی	۱۶۹۸۵۸	۱۸۸۲۹۳	۲۲۰۹۴۲	۳۱۱۹۶۰	۳۹۹۷۹۱	۲۵۷۸۵۲

نام ملک	ممالک مندرجہ ذیل سے مصر میں مال آیا۔			ان ممالک کو مصر سے گیا۔		
	سنہ ۹۲ء	سنہ ۹۳ء	سنہ ۹۴ء	سنہ ۹۲ء	سنہ ۹۳ء	سنہ ۹۴ء
	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری
امریکہ	۳۵۰۹۲	۳۷۵۰۸	۴۹۹۷۰	۱۶۸۲۵۵	۲۴۷۰۳۴	۳۲۷۹۸۱
آسٹریا ہنگری	۷۸۴۵۸۸	۷۲۳۰۸۱	۷۴۷۳۵۳	۵۶۲۵۱۵	۴۶۷۰۳۳	۴۹۶۲۹۲
بلجیم	۳۸۵۹۷۲	۲۳۰۵۵۷	۳۷۵۲۰۱	۱۳۲۰۹۵	۸۵۰۶۴	۱۱۳۳۶۵
چین و جاپان	۸۳۶۲۱	۸۴۷۹۷	۸۷۹۴۹	۷۰۸	۱۲۱۰	۱۷۰۶۰
فرانس	۸۵۵۳۳۵	۸۹۶۹۲۶	۸۸۶۳۵۲	۱۰۷۹۴۰۷	۸۷۶۵۰۴	۸۸۹۲۰۵
فرانسیسی مقبوضات بر شمالی بحیرۂ روم	۲۲۸۴۳	۳۰۵۳۳	۳۲۰۷۲	۱۷۲۸۸	۲۴۵۶۰	۲۱۱۸۱
یونان	۳۴۹۰۴	۵۱۱۳۷	۵۸۹۹۸	۱۰۵۸۱	۱۰۳۷۰	۷۷۲۵
اٹلی	۲۷۷۰۱۱	۳۳۰۲۹۰	۳۳۷۹۶۶	۶۱۱۷۴۶	۵۸۴۲۸۹	۵۸۷۱۴۵
مراکو	۴۰۴۴۸	۳۷۳۸۳	۳۰۱۲۴	۱۷۴۶	۱۲۱۹	۱۱۶۶
ایران	۵۴۸۰۹	۴۵۹۰۳	۷۶	-	-	-
روس	۳۴۷۳۴۶	۳۸۷۰۳۸	۳۷۳۰۲۲	۱۷۳۰۴۸۶	۱۶۸۶۴۰۲	۱۸۲۳۶۷۶
ٹرکی	۱۹۰۰۶۲۱	۱۹۱۷۱۰۲	۱۸۱۲۸۳۷	۴۶۸۱۵۰	۴۵۱۸۰۳۸	۳۴۲۲۳۹۱
ہسپانیہ	-	-	-	۱۵۷۳۰۰	۲۳۸۸۰۵	۲۴۸۴۰۵
دیگر ممالک	۳۰۵۵۸۱	۳۴۷۲۰۰	۳۷۱۶۲۵	۱۹۰۶۳۸	۳۰۶۹۰۴	۱۷۶۲۴۵
میزان	۹۰۹۱۴۸۱	۸۷۱۸۷۳۵	۹۲۶۶۱۱۶	۱۳۳۴۱۳۱۸	۱۲۷۸۹۶۸۷	۱۱۸۹۲۸۷۵

جدول مندرجہ ذیل سے یہ معلوم ہوگا کہ سالہائے مندرجہ جدول بالا میں مصر کی تجارت درآمد و برآمد کے ایک ایک ہزار پونڈ مصری میں ممالک ذیل نے آخر اتنے پونڈوں کا لین دین کیا یعنے اس سے اوسط تجارت فی ہزار پونڈ ہر ایک ملک کی معلوم ہوجائے گی جو اُنہوں مصر سے کی۔

نام ملک	اوسط مالیت فی ہزار پونڈ اوس مال کی جو ان ممالک سے مصر مین آیا			اوسط اوس مال کی جو مصر سے رون مین گیا۔		
	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء
برطانیہ کلان	۳۳۷	۳۰۸	۳۴۴	۵۸۸	۵۶۶	۵۴۸
انگریزی مقبوضات واقع بحیرہ روم	۱۵	۱۵	۱۲	۲	۱	۱
آسٹریلیا وغیرہ	۶۷	۶۹	۵۳	۲	۴	۴
جرمنی	۲۰	۲۱	۲۵	۲۳	۳۱	۲۲
امریکہ	۴	۴	۵	۱۳	۱۹	۲۷
آسٹریا ہنگری	۸۶	۸۳	۸۱	۴۲	۳۶	۴۲
بلجیم	۳۹	۲۶	۴۰	۱۰	۷	۱۰
چین وجاپان	۹	۱۰	۹	۱ ۱/۴	۱/۱۰	۱ ۱/۲
فرانس	۹۴	۱۰۳	۹۶	۸۱	۶۹	۷۵
فرانسیسی مقبوضات واقعہ بحیرہ روم (یعنی الجیریا، کارسیکا، ٹیونس وغیرہ)	۲	۴	۴	۱	۲	۲
یونان	۴	۶	۶	۱	۱	۱
اٹلی	۳۰	۳۸	۳۶	۴۶	۴۶	۴۹
مراکو	۲	۴	۴	۱/۲	۱/۱۰	۱/۱۰
ایران	۶	۵	۸	—	—	—
روس	۳۸	۴۴	۴۰	۱۳۰	۱۴۰	۱۵۳
ٹرکی	۲۰۹	۲۲۰	۱۹۶	۳۵	۳۵	۲۹
ہسپانیہ	—	—	—	۱۲	۱۹	۲۱
دیگر ممالک	۳۴	۴۰	۴۱	۱۴	۲۴	۱۵
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

پچھلے تین برسون مین مصر کی تجارت درآمد و برآمد کی بڑی بڑی اشیاء کی بابت حسب ذیل تھی :-

اشیاء جو باہر گئین

نام جنس	سنہ ۹۲ء	سنہ ۹۳ء	سنہ ۹۴ء
	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری
کپاس	۹۹۳۰۰۳۴	۸۵۲۵۹۶۴	۸۱۸۱۱۴۰
بنولے	۱۹۲۳۷۰۰	۱۸۴۰۳۵۷	۱۴۵۷۷۲۹
قند	۶۸۶۵۰۰	۷۶۰۷۹۳	۶۴۹۲۹۳
لوبیا وغیرہ	۶۹۳۰۰۰	۶۸۷۹۵۸	۶۸۱۰۴۶
گندم	۲۳۸۹۰۰	۸۳۹۵۲	۱۱۰۹۳۶
چاول	۱۳۷۱۰۰	۱۷۱۳۸۷	۹۶۳۰۷
مکی	۱۱۹۰۰	۵۸۲۰	۶۶۰۲۶
کچا چمڑا و کھالین	۸۹۱۰۰	۹۳۷۹۳	۸۳۵۲۶
پیاز	۱۱۴۱۵۰	۱۴۶۰۶۸	۱۶۰۶۶۸
اون	۳۴۱۵۰	۴۸۱۵۰	۴۷۸۴۵
سوجی وچوکر	۱۳۷۰۰	۲۲۹۰	۸۲۴۴
سونٹھ سونگھی	۴۳۴۰۰	۲۳۷۲۶	۱۶۵۹۵
گوند	۵۶۶	۱۱۷	۲۰۱۸

جو باہر سے آئین

نام جنس	سنہ ۹۲ء	سنہ ۹۳ء	سنہ ۹۴ء
	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری
سوتی پارچات	۱۵۴۱۶۰۰	۱۳۲۰۸۳۸	۱۴۸۴۶۶۵
ریشمی و اونی پارچات اور ململین کتان وغیرہ	۱۳۰۳۷۰۰	۱۱۵۰۱۲۵	۱۱۷۷۹۸
کوئلہ	۶۱۷۵۰۰	۴۰۴۸۴۷	۳۹۲۱۰۳
جرابین ٹوپی وغیرہ	۳۷۶۵۰۰	۳۵۶۹۰۳	۳۷۱۸۶۱
لکڑی	۶۸۸۳۰۰	۴۳۹۴۰۲	۵۰۷۷۹۳
قہوہ	۲۸۶۱۵۰	۲۹۳۱۴۱۸	۲۷۳۴۶۲
شراب بیر وسپرٹ وغیرہ	۲۹۳۸۵۰	۳۰۹۶۹۷	۲۸۳۲۳۲
تمباکو و سگار	۳۴۹۵۰۰	۴۲۴۱۷۷	۴۹۸۸۸۳
مٹی کا اور دوسرا تیل	۳۲۴۲۵۰	۴۴۳۶۴	۲۴۹۹۶۰
کلین	۲۷۲۵۰۰	۱۵۲۰۶۵	۲۸۷۲۵۸
فولادی و آہنی سامان	۶۳۷۵۰۰	۳۴۲۹۰۷	۴۶۲۹۴۱
نیل	۲۴۹۹۰۰	۲۰۸۴۲۷	۲۰۰۹۵۹
تازہ و خشک پھل	۲۷۳۰۰۰	۲۴۲۰۱۰	۲۴۲۳۴
حیوانات	۲۴۱۶۰۰	۱۸۷۶۹۶	۱۸۰۹۱۵
گندم سوجی	۲۰۴۹۰۰	۳۳۷۸۱۵	۱۷۸۱۹۵
چاول	۱۵۲۱۱۶	۱۲۴۵۲۵	۱۰۲۶۹۷
قند مصفی	۳۰۶۰۰	۲۵۶۲۳	۲۸۵۹۷

محصول تنباکو سے سنہ ۱۸۹۲ء مین ۷،۹۲۵۵۶ پونڈ مصری سنہ ۱۸۹۳ء مین ۴۴۸۶۶۰ پونڈ مصری اور سنہ ۱۸۹۴ء مین ۹۴،۷۲۳۹ پونڈ مصری وصول ہوئے۔

جو اسباب تجارتی مصر مین داخل ہو مبصر مین اوسکی پرتال کرکے مالیت مقرر کرتے ہین۔ مالیت کا اندازہ دو طرح سے کیا جاتا ہے۔ ایک تو بیجکون سے وہ قیمت معلوم کی جاتی ہے جتنے پر وہ اپنے اصلی ملک مین خرید اگیا۔ اور اس قیمت پر کرایہ ڈھوئی اور بیمہ کی اُجرت وغیرہ کل اخراجات ایزاد کر دیئے جاتے ہین دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ جس بندرگاہ مین اسباب اُترے۔ اوس بندرگاہ مین تھوک فروشی کے نرخ سے اُسکی جو قیمت ہو اوس مین سے دس فیصدی کم کر دیجاتی ہے تاہم وصولی محصول درآمد و برآمد مین سہولیت پیدا کرنے کی غرض سے حکام محکمہ تعلقدار سوداگرون سے گفتگو کرکے مندرجہ بالا طریقون مین سے کسی ایک طریقہ کی بناء پر بڑی بڑی اجناس درآمد مثلاً پارچات سوتی نیل۔ کوئلہ۔ چاول مٹی کا تیل۔ دہاتین قند وغیرہ کے لیئے میعادی شرح محصول مقرر کر دیتے ہین۔

مندرجہ بالا جدولون مین جو پرمٹ خانون کے نقشون سے مرتب کیگئی ہین۔ اندازہ کیگئی قیمتونکے مطابق مالیت درج کیگئی ہے۔ اور اوس مین محصول کی مقدار جو مالیت پر ۸ فیصدی کے حساب سے لیا جاتا ہے شامل نہین کیگئی۔ برآمد کی تقریباً تمام اجناس کیلئے بھی محصول مقرر ہے جو بعض پر ماہواری شرحون اور بعض پر سہ ماہی وار شرحون کے مطابق جو شرحین محصول درآمد کیطرح معین کیجاتی ہین لیا جاتا ہے۔

اجناس کی مقدار سوداگرون کے بیان پر درج کی جاتی ہین اور محکمہ پرمٹ خانہ اونکی پڑتال کرتا ہے۔ باہر سے لانے والے یا باہر کو لے جانے والے سوداگر مال کے آنیکا ملک اور جس ملک کو وہ لیجایا جائیگا بتلاتے ہین۔ اور پرمٹ خانہ کے مخبر اور تلاشی کنندگان حتے الوسع اونکے بیانونکی تصدیق کرتے ہین پرمٹ خانہ کے نقشون سے صرف عام تجارت کی مقدار معلوم ہوتی ہے۔ اگر اوس درآمد کی مقدار معلوم کرنی ہو جو خاص مصر مین صرف ہوتی ہے تو درج شدہ مقدار اور مالیت سے اون اشیاء اور اسباب کی مالیت وضع کرنی چاہیے۔ جو پھر باہر چلی جاتی ہین مگر ایسے اسباب کی مالیت کوئی بہت بڑی نہین۔ اور یہ بشکل ۳ یا ۴ لاکھ پونڈ ہوتی ہے۔ جن مین سے نصف رقم کا تو وہ تمباکو ہوتا ہے جو مصر مین داخل ہو کر پھر سگرٹون اور چرٹونکی شکل مین باہر چلا جاتا ہے۔ جو اسباب مصر کے رستہ دیگر ممالک کو جانے کے لیئے اوس مین داخل ہوتا ہے اوسکی زیادہ سے زیادہ مالیت چھ لاکھ پونڈ سے زیادہ نہین ہو سکتی۔ جس مین ۲/۱ حصہ

تو اوس کوئلہ کی مالیت ہوتی ہے جو بندر سعید مین داخل ہو کر ایک فیصدی محصول در آمد ادا کرنے کے بعد پھر باہر چلا جاتا ہے۔ جو اسباب عارضی طور پر بندرگاہون مین امانت رکھا جائے یا پھر جہاز پر لاد دیا جاوے وہ ایسے اسباب مین شمار نہین ہوتا جیسے ٹرانزٹ یعنے ملک مین ہو کر نکلا کہا جاتا ہو فہرست حساب رکھنے اور صحت کی تکمیل کے لیئے حکام پر سٹ جدوجہد کرتے ہین وہ اور تعین مالیت کا طریقہ ایسا عمدہ ہے کہ مصر کے تجارتی نقشو نکی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ حتی الامکان درست ہین۔

مصر اور برطانیہ کلان کے درمیان پچھلے پانچ برسون مین جو تجارت باہمی ہوئی اوسکی سالوار مالیت نقشہ ذیل سے منکشف ہو جائے گی جو انگلستان کی مجلس تجارت کے نقشون سے مرتب کیا گیا ہے۔

-	سنہ ۹۰ء	سنہ ۹۱ء	سنہ ۹۲ء	سنہ ۹۳ء	سنہ ۹۴ء
مصر سے برطانیہ کلان کو گیا۔	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
	۴۳۶۸۸۵۱	۱۰۶۵۸۴۸۸	۱۰۵۲۵۲۳۰	۸۸۴۵۴۴۶	۹۲۸۴۸۰۱
برطانیہ کلان سے مصر کو آیا	۳۳۱۸۲۳۰	۳۲۸۹۲۳۸	۳۱۹۲۵۹۲	۳۳۶۳۷۴۵	۳۹۹۵۳۹۰

نقشہ ذیل سے اون بڑی بڑی اشیاء و اجناس کی مالیت معلوم ہوگی جو مندرجہ بالا سنین مین مصر سے برطانیہ کلان کو گئین اور وہان سے آئین۔

سال	مصر سے برطانیہ کلان کو گئین				برطانیہ کلان سے مصر کو آئین			
	کپاس	بنولے	قند	لوبیا ماش وغیرہ	سوتی پارچہ	کوئلہ	لوہا	کلین
سنہ ۹۰ء	۳۴۹۹۳۶	۱۶۰۵۸۰۱	۱۰۴۹۹۰	۵۹۹۸۶۷	۱۵۳۵۵۷۶	۱۲۲۵۲۳	۱۵۲۷۱۲	۱۱۸۲۸۲
سنہ ۹۱ء	۷۶۸۹۸۵	۱۸۸۳۲۶۸	۱۵۸۶۷۴	۸۰۰۸۷۴	۱۷۴۵۶۶۹	۱۰۷۴۲۳۸	۲۱۶۹۲۰	۱۳۴۲۹۶
سنہ ۹۲ء	۶۷۰۰۲۴۰	۲۱۰۹۷۸۶	۲۰۱۵۴۰	۶۶۴۷۶۳	۲۴۹۹۹۳	۹۵۲۵۷۷	۱۷۷۶۳۴	۱۱۸۶۴۲
سنہ ۹۳ء	۵۳۶۴۸۱۷	۲۰۴۳۷۲۵	۲۵۵۲۳۱	۵۷۱۰۰۷	۱۵۶۹۱۷۶	۶۵۲۳۷	۱۷۴۴۰۳	۱۴۱۸۸۰
سنہ ۹۴ء	۵۷۸۵۵۴۴	۱۸۳۴۷۲۵	۱۹۰۳۸۲	۷۴۹۹۲۸	۱۷۷۴۴۹	۹۴۵۸۵۴	۱۶۱۰۳۴	۱۵۸۱۶۷

سنہ ۹۱ء مین ۳۵۲۰۰۵ پونڈ کی گندم مصر سے برطانیہ کلان کو گئی اور سنہ ۹۴ء مین صرف ۴۰ پونڈ کی۔

جہازات و جہازرانی

بندرگاہ اسکندریہ مین جس قدر جہاز پچھلے پانچ برسون مین داخل ہوئے اور وہان سے روانہ ہوئے انکی تعداد۔ وزن مجموعی اور قومیت مندرجہ

ذیل دو جدولون مین ظاہر کردیگئی ہے۔ بندرگاہ اسکندریہ مین جب سے لنگرگاہین۔ گہاٹمین اور گودیان مکمل ہوگئی ہین۔ گورنمنٹ مصر نے ان کامون کے علاوہ جہازرانی کو اور زیادہ آسان کرنے کے لئے بندرگاہ مین ایک نیا رستہ تین سو فیٹ چوڑا تیار کیا ہے۔ تاکہ جہازات جو طوفانی موسم مین بندرگاہ مین تیر وقت داخل ہوتے تھے فورًا بخط مستقیم داخل ہوسکین۔ یہ نیا راستہ ۲۶ فیٹ عمیق ہے اور جولائی ۱۸۹۴ء مین جہازرانی کیلئے کھولا گیا تہا۔

جدول۔

سن	تجارتی جہازات جو بندر اسکندریہ مین داخل ہوئے۔ تعداد	تجارتی جہازات جو بندر اسکندریہ مین داخل ہوئے۔ وزن مجموعی ٹنون مین	تجارتی جہازات جو بندر مذکور سے روانہ ہوئے۔ تعداد	تجارتی جہازات جو بندر مذکور سے روانہ ہوئے۔ وزن مجموعی ٹنون مین
سنہ ۱۸۹۰ء	۲۰۱۹	۱۶۳۲۲۲۰	۲۰۲۰	۱۶۱۳۸۰۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۲۱۶۳	۱۸۰۷۷۱۷	۲۱۵۸	۱۷۶۵۷۱۶
سنہ ۱۸۹۲ء	۲۳۱۲	۲۱۱۶۱۲۳	۲۲۹۱	۲۰۷۲۲۱۲
سنہ ۱۸۹۳ء	۲۲۷۱	۲۰۳۳۰۶۰	۲۲۳۳	۲۰۲۵۴۳۳
سنہ ۱۸۹۴ء	۲۳۷۵	۲۲۲۱۱۴۵	۲۳۹۷	۲۲۰۱۸۸۲

جدول دوم۔ تعداد تجارتی جہازات بلحاظ قومیت جو سنہ ۱۸۹۴ء مین داخل اور روانہ ہوئے:۔

قومیت	آمد: تعداد جہازات	آمد: وزن مجموعی	روانگی: تعداد جہازات	روانگی: وزن مجموعی ٹنون مین
انگریزی	۶۹۸	۹۸۸۸۵۰	۶۹۹	۹۹۸۴۸۵
فرانسیسی	۱۴۱	۲۹۴۲۳۶	۱۴۰	۲۹۰۴۸۷
آسٹریا کے	۱۳۹	۱۶۶۳۰۲	۱۳۳	۱۹۳۹۴۹
عثمانیہ	۹۱۳	۲۳۰۵۱۲	۹۸۲	۲۳۵۴۳۸
روسی	۸۴	۱۵۵۲۸۶	۷۸	۱۴۳۱۲۷
اطالین	۱۳۷	۲۲۰۲۷۵	۱۳۳	۲۱۱۳۴۵

قومیت	آمد — تعداد جہازات	آمد — وزن مجموعی	روانگی — تعداد جہازات	روانگی — وزن مجموعی ٹنون مین
سویڈن و ناروے کے	۴۲	۵۹۰۳۶	۳۹	۵۲۸۸۴
یونانی	۱۵۳	۲۲۳۱۴	۱۳۶	۲۹۳۱۲
جرمن	۲۳	۳۳۴۷۵	۲۳	۳۳۴۷۵
ہسپانیہ کے	۱	۹۰۱	۱	۹۰۱
بلجیم کے	-	-	-	-
ڈنمارک کے	۵	۶۹۳۷	۵	۱۲۲۱
ڈچ یعنے ہالینڈ کے	۱	۱۲۲۱	۱	۱۲۲۱
پرتگیز	-	-	-	-
یروشلیم کا جھنڈا رکھنے والے	۵	۲۱۳	۴	۱۷۶
جزیرہ سموس کے	۲۹	۲۷۱۳	۱۶	۲۳۲۵
مانٹی نیگرو کے	۴	۸۷۴	۷	۱۷۲۳
میزان ۱۸۹۶ء	۲۳۷۵	۲۲۲۱۱۷۵	۲۳۹۷	۲۲۰۱۸۸۵

نہر سویز

۱۸۹۶ء مین بڑی بڑی قومون کے جو جہاز نہر سویز مین سے گذرے اون کی تعداد اور مجموعی وزن یہ ہین:-

نام ملک	تعداد	مجموعی وزن ٹنون مین	نام ملک	تعداد	مجموعی وزن ٹنون مین
برطانیہ کلان	۲۳۸۶	۸۳۲۶۸۲۶	روس	۳۵	۱۱۹۳۶۳
جرمنی	۲۹۶	۸۸۷۳۶۳	ٹرکی	۳۳	۵۷۰۳۸
فرانس	۱۸۵	۷۱۰۹۹۹	یونانی	-	-
ہالینڈ	۱۹۱	۳۸۳۵۷۰	بلجیم	-	-
اٹلی	۶۳	۱۸۱۱۴۹	جاپان	۶	۱۷۱۴۸
آسٹریا	۷۰	۲۷۸۷۹۹	چین	-	-

نام ملک	تعداد	مجموعی وزن ٹنون مین	نام ملک	تعداد	مجموعی وزن ٹنون مین
ہسپانیہ	۲۸	۱۱۸۲۳۳	مصر	۲	۲۱۷۵
ناروے	۴۱	۹۲۳۲۳	سیام	۴	۴
پرتگال	۲	۱۲۰۲	امریکہ	۵	۵۴۳۶

پچھلے چھ برسون مین نہر سویز مین سے جو جہاز گذرے اونکی تعداد اور مجموعی وزن سالوار اور کمپنی کی آمدنی ذیل مین درج کیجاتی ہے:-

سنہ	تعداد جہازات	مجموعی وزن ٹنون مین	کمپنی کی سالانہ آمدنی	سنہ	تعداد جہازات	مجموعی وزن ٹنون مین	سالانہ آمدنی
۱۸۸۹ء	۳۴۲۵	ٹن ۹۶۰۵۷۴۵	پونڈ ۲۶۳۵۷۶۸	۱۸۹۲ء	۳۵۵۹	ٹن ۱۰۸۶۶۴۰۱	پونڈ ۲۹۷۸۰۹۷
۱۸۹۰ء	۳۳۸۹	۹۷۴۹۱۲۹	۲۶۷۹۳۴۰	۱۸۹۳ء	۳۳۴۱	۱۰۷۵۳۷۹۸	۲۸۲۴۴۹۶
۱۸۹۱ء	۴۲۰۷	۱۲۲۱۷۹۸۶	۳۳۳۳۹۸۸۶	۱۸۹۴ء	۳۳۵۲	۱۱۲۸۳۸۵۵	۲۹۵۱۰۷۳

۱۸۹۴ء مین ۱۶۵۹۹۰ مسافر نہر سویز مین گذرے - یہ نہر ۱۰۰ میل لمبی ہے - جن مین سے ۶۶ میل کھدائی ہوئی - اور ۳۱ میل قدیم جھیلین ہین - یہ بحیرۂ قلزم کو بحیرہ روم سے ملاتی ہے - اور ۱۷ نومبر ۱۸۶۹ء کو جہازون کے لیئے کھولی گئی تھی -

۳۱ دسمبر ۱۸۹۴ء کو کمپنی نہر سویز کے سرمایہ کا حساب کہ اس قدر تمسک قایم اور اسقدر بیباق ہوچکے ہین حسب ذیل تھا:-

	فرنیک		فرنیک
(۱) سرمایہ ۴ لاکھ حصص - فی حصہ مالیتی پانسو فرنیک -	۳۹۲۳۱۷ حصص قایم =	۱۹۶۱۵۸۵۰۰	۲۰۰۰۰۰۰۰۰
	۷۶۸۳ حصص بیباق کیرگئے =	۳۸۴۱۵۰۰	
(۲) غیر سود دہی کی بابت تمسک ۴۰۰۰۰۰ فی تمسک مالیتی ۸۵ فرنیک -	۳۹۵۸۳۳ تمسک قایم =	۳۳۶۴۵۸۰۵	۳۴۰۰۰۰۰۰
	۴۱۶۷ تمسک بیباق کیرگئے =	۳۵۴۱۹۵	
(۳) قرضہ (۱۸۶۷ء-۱۸۶۸ء) ۳۳۳۳۳۳ تمسک فی تمسک مالیتی تین سو فرنیک	۲۵۰۰۶۴ تمسک قایم =	۷۵۰۱۹۲۰۰	۹۹۹۹۹۹۰۰
	۸۳۲۶۹ تمسک بیباق =	۱۴۹۸۰۷۰۰	
(۴) قرضہ (۱۸۷۱ء) ایک لاکھ ۲۰ ہزار تمسک میعادی ۳۰ برس فی تمسک مالیتی سو فرنیک ..	۵۰۶۵۲ تمسک قایم =	۵۰۶۵۲۰۰	۱۲۰۰۰۰۰۰
	۶۹۳۴۸ تمسک بیباق =	۶۹۳۴۸۰۰	

(۵)۔ قرضہ (سنہ ۱۸۸۸ء) ۷،۳۰۲۹۱ تمسک ۳ فیصدی سود کے مالیت مختلف۔	۲۴۰۷ تمسک فک کر دیے گئے	فرنیک ۲۶۹۹۹۹۶۲
(۶)۔ قرضہ (۱۸۸۷ء) ۹۵۰۰۰ تمسک تین فیصدی سود کے	۸۳۸ تمسک فک کرائے گئے	۸۵۱۲۷۸۲۰

۴۵۸۱۲۷۶۸۲

اس سرمایہ کے علاوہ بانیان نہر کے ایک لاکھ حصص ہین جن حصون کو بپابندی چند شرائط فاضلہ منافع مین سے حصّہ پانے کا استحقاق حاصل ہے۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین بانیون کے حصون کو فاضلہ رقم منافع سے ۲۳۲،۶۷۳،۰۴ فرنیک ملے۔

مندرجہ بالا چار لاکھ حصون مین سے ۱۷۶،۶۰۲ حصے پہلے خدیو مصر کی ملکیت تھے۔ جو انگریزی گورنمنٹ نے نومبر ۱۸۷۵ء مین ۳۹۷۶،۵۸۲ پونڈ کو اوس سے خرید لیئے۔ مگر خدیو نے کمپنی کے چند دعاوی اور متنازعہ فیہ حساب کتاب کے تصفیہ مین اپنے ۱۷۶،۶۰۲ حصص کے تمام منافع بروئے معاہدہ ۱۸۶۹ء سنہ ۱۸۹۴ء تک کمپنی نہر سویز کے حوالہ کر دیئے ہوئے تھے (چنانچہ انگلستان کو مندرجہ بالا رقم کے عوض جو اوسنے حصون کی قیمت کی بابت ادا کی ۱۸۹۴ء تک منافعون کے عوض مصری گورنمنٹ ۱۹۳۸۵۸ پونڈ مصری سالانہ بطور سود ادا کرتی رہی)۔

کمپنی نے ان ۱۷۶،۶۰۲ حصص کے جمیع منافعون کی کفالت پر ایک لاکھ بیس ہزار تمسک جاری کئے کہ ان حصون سے جو منافع ملے وہ اس قرضے کے تمسک دارون یعنے قرضخواہون کو دیا جاوے بجز بقدر منافع مین سے اسقدر رقم سالانہ فنڈ بے باقی کے لیئے وضع کر لی جایا کرے کہ ۱۸۹۴ء تک وہ قرضہ یعنے تمسک بیباق ہو جاوین۔

کمپنی نہر سویز کے بنیادی قوانین کے روسے قرار دیا گیا ہے کہ سرمایہ کا خالص منافعہ اگر پانچ فیصدی سے زیادہ ہو تو فاضلہ رقم اسطرح تقسیم کی جاوے۔ (۱) فاضلہ کا ۱۵ فیصدی مصری گورنمنٹ کو (۲) ۱۰ فیصدی بانیون کے حصص کو (۳) ۲ فیصدی ملازمون کمپنی کو (۴) ۷۱ فیصدی ۴۰۰،۶۰۰،۹۳ حصص کو (۵) ۲ فیصدی مینجنگ ڈائرکٹرون (مہتممون) کو۔ ۱۸۹۴ء مین خالص منافعہ ۲۴،۳۲۷،۶۴۰،۴۰ فرنیک ہوا۔

وسائل آمد و رفت و خط و کتابت یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو مصر مین ۱۹۰۸ میل کا سرکاری

اور ۲۰۷ میل کمپنیون کی کل ۱۱۰۷ میل ریل جاری تھی جن مین ۹۰۰ میل ڈلٹا (مصر البحری) مین تھی اور ۲۰۴ میل مصر الصعیدہ مین۔ انکے علاوہ ۱۳۰۷ میل زیر تعمیر تھے۔

مندرجہ ذیل جدول سے پچھلے ۵ برسون مین سرکاری ریلون کی جسقدر لمبائی تھی اور دیگر مراتب معلوم ہو جائینگے۔

سنہ	لمبائی لین کے	تعداد مسافران	مقدار مال جو ڈھویا گیا	خالص بچت
	میل		ٹن	پونڈ مصری
سنہ ۱۸۹۰ء	۹۶۱	۴۶۹۶۲۸۶	۱۷۲۱۴۹۲	۷۹۸۴۱۸
سنہ ۱۸۹۱ء	۹۹۲	۵۶۱۲۲۵۶	۲۱۴۷۲۵۸	۹۲۵۰۰۹
سنہ ۱۸۹۲ء	۹۹۹	۷۰۴۷۲۹۵	۲۲۵۶۵۵۶	۹۵۱۹۲۲
سنہ ۱۸۹۳ء	۱۰۸۰	۹۳۰۱۰۸۱	۲۱۱۳۰۰۲	۹۱۸۵۸۷
سنہ ۱۸۹۴ء	۱۰۸۷	۹۸۲۷۸۱۳	۲۳۹۱۸۶۸	۱۰۰۷۰۷۰

سنہ ۱۸۹۴ء مین کل آمدنی ریلوے سے ۱۷۷۳۸۲۳ پونڈ مصری۔ اور خرچ ۷۶۶۷۵۳ پونڈ مصری یعنے آمدنی سے تقریباً ۴۳ فیصدی ہوا۔

سنہ ۱۸۹۴ء کے اخیر پر سرکاری تار برقی کی لمبائی ۲۲۶۹ میل۔ اور اونکی تارونکی ۷۱۶۴ میل تھی گورنمنٹ نے ایک ٹیلیفون کمپنی کو شہرون مین ٹیلیفون کی تارین پھیلانے کا اجارہ دیا ہے۔ ایسٹرن (مشرقی) ٹیلیگراف کمپنی کو بھی اسکندریہ سے براہِ قاہرہ سویز تک۔ اور بندر سعید سے سویز تک تار پھیلانے اور نیز اپنے سلسلہ ہائے تار برقی کو انگلستان اور ہندوستان کے سلسلون سے ملانے کی اجارے عطا ہوئے ہین سنہ ۱۸۹۴ء مین ۱۹۸۸۷۶۵-۱ اور سالِ ماسبق مین ۱۷۲۱۸۷۴ پیغام سرکاری تاربرقیون ذریعہ روانہ کیے۔ کمپنی کے پیغام علیحدہ ہے۔

مصر کے شہرون مین ۲۵۲ ڈاک خانے ہین اور انکے علاوہ ۴۰ سفری اور ۳۸۳ دیہاتی ڈاکخانجات ہین مصر کے ڈاک خانون مین اب وہ تمام کام ہوتے ہین جو کہ دیگر مہذب ممالک کے ڈاکخانہ کرتے ہین سنہ ۱۸۹۴ء مین مصری ڈاک خانون مین جو خطوط پوسٹ کارڈ اخبارات وغیرہ گذرے اون کی تفصیل یہ ہے :-

تقسیم خطوط	ملکی	غیر ملکی	میزان
لفافے۔ پوسٹ کارڈ	۱۰۰۶۰۰۰۰	۴۱۰۶۵۰۰	۱۴۱۶۶۵۰۰
اخبارات وغیرہ	۴۴۹۰۰۰۰	۲۴۱۳۵۰۰	۶۹۰۳۵۰۰
میزان	۱۴۵۵۰۰۰۰	۶۵۲۰۰۰۰	۲۱۰۷۰۰۰۰

منی آرڈرونکی تعداد ۰۰۰، ۴۰۰، ۴۴۲ ۔ اور انکی مالیت ایک کروڑ بیالیس لاکھ پونڈ مصری تھی۔ غیر ملکی خط وکتابت مین سے ۱ ۴ فیصدی برطانیہ کلان کے ساتھ ہوئی +

سکے۔ اوزان اور پیمانے

سکے پیاستر طارف = ۱۰ ملیم۔ پونڈ مصری = ۱۰۰۰ ملیم یا ۱۰۰ پیاستر طارف کے۔ ۹۷½ پیاستر طارف = ایک پونڈ انگریزی۔ ۷۷ ۳/۴ پیاستر = ۲۰ فرینک یا طلائی نپولین کے۔

مصری پونڈ کا وزن ۸½ گرام ہوتا ہے۔ اوس مین ۸۷۵/۱۰۰۰ حصہ خالص ہونا یعنی ۷.۴۳۷۵ گرام ہوتا ہے دس پیاستر کا نقرئی سکہ وزن مین ۱۲½ گرام ہوتا ہے۔ اوس مین ۹/۱۰ حصہ یعنی ۱۱¼ گرام خالص چاندی ہوتی ہے۔ مصر کے نقرئی سکہ مین ۱۸۸۵ء و ۱۸۸۶ء مین مکمل اصلاح کیگئی۔ اس سے پہلے یوروپ کے تمام ملکون کے سکے عام مروج تھے۔ مگر اب غیر ملکی نقرئی سکے پر بٹا لیا جاتا ہے۔ خدیو کے فرمان مورخہ یکم اگست ۱۸۹۵ء کے روسے ۱۸۹۲ء کی یکم جنوری سے مصر مین میٹریکل سسٹم کے پیمانون اور وزنون کو جاری کئے جانیکا حکم دیا گیا۔ اور اس قاعدہ کو پہلے سرکاری اور انتظامی بیوپارون مین لازم گروانا گیا۔

غلّے کے پیمانے غلہ کی مقدار پیمانہ اردب مین دیجاتی ہے وہ ۵.۴۴۳۹ بشلون کے برابر ہوتا ہے۔ اردب کے مختلف وزن حسب ذیل ہین:۔

ایک اردب گندم = ۳۱۵ رطل۔ ایک اردب لوبیا وغیرہ = ۳۲۰ رطل۔ جو = ۲۵۰ رطل۔ مکی = ۳۱۵ رطل۔ نبولے = ۲۷۰ رطل۔

اوزان اوقیہ = ۱.۳۲۰۰۷ اونس کے۔ رطل = ۰.۹۹۰۴۹ پونڈ کے۔ اوقی = ۲.۷۵۱۳ پونڈ کے۔ قنطار = ۱۰۰ رطل = ۳۶ اوقی = ۹۹.۰۴۹ پونڈ کے۔

طولانی پیمانے ذرع بلدی = ۲۲.۸۳۵ انچ + ذرع معماری = ۲۹.۵۲۸ انچ۔

قصابہ = ۲۶۶۹۶ ۱۳۹ انچہ۔

سطحی پیمانے فدان = ۱ایکڑ کے۔ مربع پق = ۶ مربع فیٹ و انچہ مربع۔ یہ پیمانہ چھوٹے چھوٹے قطعات ارضی اور مکانات وغیرہ کے ناپنے مین مستعمل ہوتا ہے ❖

سفرائے و ایلچیان ملکہ انگلستان کیطرف سے قاہرہ مین ایجنٹ اور قونصل جنرل۔ اور خاص ایلچی۔ لارڈ کرومر جی۔ سی۔ بی۔ جی سی۔ ایم جی۔ کے سی ایس آئی۔ سی۔ آئی ای۔

سکرٹریان۔ رینل راڈ سی ایم جی۔ کونٹ ڈی سالیس۔ اے مچل انیس۔ آنریبل آرتھرسٹانلی۔

قونصل جنرل اور جج بمقام اسکندریہ۔ سرچارلس ککسن۔ کے سی ایم جی سی بی۔

قونصل بمقام قاہرہ۔ ریلیف بارگ سی ایم جی۔

انکے علاوہ طنطہ زجازیج۔ دمیاط۔ بندر سعید۔ سویز اور سواکم مین انگریزی قونصل مامور ہین۔ امپیریل ٹرکش کمشنر بہ مصر۔ ہزاکسلنسی دولتلو غازی مختار پاشا ❖

۴۔ بوسنیا و ہرزی گووینا یہ دونون صوبے بروے عہدنامہ برلن ملکی انتظام اور فوجی قبضہ کے لیئے آسٹریا ہنگری کی گورنمنٹ کے سپرد کیئے گئے۔ انکا نظم و نسق مجلس بوسینا کے اختیار مین ہے جس کا پریسیڈنٹ شہنشاہ آسٹریا کے قائمقامی کی حیثیت مین اپنا کام زیر صیغہ مال ہی قصبہ ساراجیو و پراونشل گورنمنٹ کا صدر مقام ہے۔ یہ گورنمنٹ جو خاص صوبہ ہائے مذکورہ بالا مین اعلے اقتدار رکھتی اور آسٹروی زبان مین "لینڈس ز بجی زنگ" کہلاتی ہے تین محکمون محکمہ معاملات اندرونی۔ محکمۂ مال و محکمہ معدلت عامہ پر مشتمل ہے۔ انتظامی مقاصد کے لیئے یہ صوبے چھ اضلاع (قریہ) اور ۴۸ تحصیلون (بضیرک) مین تقسیم کیئے گئے ہین۔ پراونشل گورنمنٹ کی امداد کیلئے ایک مجلس مشیران ہے جس مین ساراجیو کے مذہبی عہدہ داران اعلے اور بارہ قائمقام رعایا کے داخل ہین۔ اسیطرح کی مجلسین ضلاع و تحصیلون کے حکام کی امداد کیلئے مقرر ہین۔

سنہ ۱۸۹۵ء کی آمدنی کا اندازہ ۱۰۷۲۰۰ ۳۴ فلورن (فلورن = ۱ ½ شلنگ کے) اور خرچ کا اندازہ ۳۴۰۰۴۹۹۰ فلورن کیا گیا ہے۔ اور سنہ ۱۸۹۶ء کے موازنہ مین ۳۰۰۰ ۵۹ فلورن کی ایک غیر معمولی رقم بوسینا و ہرزیگوینیا کی فوج کے اخراجات کی بابت درج کیگئی ہے۔

بوسینیا و ہرزی گووینا مین چھ اضلاع (قریہ) ہین۔ اور انکا رقبہ ۲۳۲۶۲ مربع میل ہے۔ سنجق نووی بازار پر گو فوجی قبضہ آسٹریا کا ہے۔ مگر اوس کا ملکی انتظام ٹرکی کرتی ہے۔ ۱۸۹۵ء مین آبادی ۱۵۶۸۰۹۲ (مذکر ۸۲۱۱۸۰ مؤنث ۷۴۶۹۱۲) تھی۔ مذہب وار تفصیل یہ ہے۔

گریک اورینٹل کرسچن (مشرقی عیسائی پابند کلیسائے یونانی) [illegible]۔ مسلمان [illegible]۔ رومن کیتھولک عیسائی [illegible]۔ یہودی [illegible]۔ دیگر مذاہب [illegible]۔

باشندونکی قومیت سروین ہے۔ صرف جنوبی اضلاع مین (نوط النبی) اور تمام علاقہ مین خال خال جپسی پائے جاتے ہین۔ بڑے آباد شہر یہ ہین۔

سارا جیوو (صدر مقام) آبادی ۳۸۰۸۳، مسطر ۱۴۳۷۰، بنجالوکا ۱۳۵۶۶۔ دولینا تزلہ ۱۰۲۲۷۔

ان صوبون مین ایک اعلےٰ کالج۔ دو معمولی کالج۔ چار تجارتی سکول۔ ۴۲۹ مکاتب ابتدائیہ۔ ایک مذہبی مدرسہ کلیسائی یونانی کے پادریون کا۔ ایک مدرسہ رومن کیتھولک پادریون کے لیئے۔ اور ایک ٹریننگ کالج معلمین کیلئے ہے۔

سارا جیوو مین عدالت عالیہ ہے۔ اور اضلاع و تحصیلون کی عدالتین ابتدائی عدالتین متصور ہوتی ہین۔

زمین بڑی زرخیز ہے۔ مگر طریقہ کاشت نہایت ہی بھدا اور پرانا ہے۔ ہرزی گووینا کی بڑی مشہور فصل تمباکو ہے مکی۔ گندم۔ جو پیغمبری جو پیغمبری گندم۔ جوار۔ گھونی کنک۔ آلو۔ سن اور کتان کی بھی بکثرت کاشت ہوتی ہے۔ دونون صوبون مین پھل کی بہت افراط ہے۔

ہرزی گووینا مین انگور کی کاشت ہوتی ہے لیکن اونسے جو شراب تیار ہوتی ہے وہ مقامی صرف کو بھی کفایت نہین کرتی۔ نیشکر کی بھی کاشت ہوتی ہے۔ اور دوبوج کے قریب بمقام اسورا ایک سرکاری کارخانہ قندسازی کا ہے۔

ریشمی کیڑونکی پرورش کو بھی رواج دیا گیا ہے۔ عام پیشہ اور ذریعہ کسب معاش مویشی پالنا اور چرانا ہے جنگلات کا رقبہ کل رقبہ سے ۵۴ فیصدی ہے۔

معدنیات بافراط موجود ہین۔ کانون سے لوہا۔ تانبا۔ میگنیشیا۔ کرنڈ۔ سرمہ۔ سیماب۔ سیسہ۔ جست۔ اور کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ بمقام ڈولینا تزلہ نمک کی کانین موجود ہین۔ سنہ ۱۸۹۲ء مین ۳۴ دھات کی کانون۔

۶ دہات گلانیکو کارخانون اور دو نمک کی کانون پر کام جاری تہا۔

سنہ ۱۸۹۴ء مین پندرہ لاکھ ۷۰ ہزار پونڈ کا مال (جن مین سے دو لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ کی کارخانون کی بنی ہوئی اشیاء اور دو لاکھ پچاس ہزار پونڈ کی دہات اور کلین تہین) باہر سے آیا۔ اور ۱۴۱۲۲۵۰ پونڈ کا مال باہر گیا جن مین سے ۱۰ لاکھ ۱۶ ہزار پونڈ کے مویشی اور مویشی کی پیداوار تہی۔ اڑہائی لاکھ کے خشک کردہ بیر۔ اور ایک لاکھ ۳۵ ہزار پونڈ کے چوبی تختے تہے محصول درآمد و برآمد کے مقاصد کے متعلق بوسینا و ہرزیگوینا آسٹریا ہنگری کا علاقہ سمجہے جاتے ہین۔

انمین ہنوقت ۷۱۴ میل ریل اور ۱۳۱۵ میل سلسلہ تار برقی موجود ہے سنہ ۱۸۹۴ء مین ۶۴۶۹۹۶۶ لفافے اور پوسٹ کارڈ۔ ۹۲۴۴۴۴۴ مطبوعہ پیکیٹ و نمونے اور ۱۲۰۸۹۴۹ اخبارات یہانکے ڈاکخانون سے روانہ اور تقسیم کیئے۔

فوجی خدمت ۲۰ برس سے اوپر عمر والے پر لازمی ہے۔ دیسی فوج مین فوج پیدل کی بارہ پلٹنین (ہر پلٹن چار کمپنیونکی) ہین جن مین بوقت امن ۴۵۱۵ آدمی ہوتے ہین۔ آسٹریا ہنگری کی فوج قابض کی تعداد اسوقت ۲۶۹۴۸ ہے۔

۵۔ جزیرہ قبرس

بحیرہ روم مین بلحاظ وسعت یہ تیسرا جزیرہ ہے۔ ایشیاء کوچک کے ساحل سے وہ ساٹھ میل اور شام کے ساحل سے ۴۱ میل ہے۔ ۴ جون سنہ ۱۸۷۸ء کے معاہدہ قبرس[1] کے رو سے جو انگلستان اور ٹرکی مین ہوا۔ اس جزیرہ کا قبضہ و انتظام بچندین وجوہات انگلستان کو دیدیا گیا۔ یہان انگریزون کی طرف سے ایک ہائی کمشنر مقرر ہے۔ موجودہ کمشنر سر والٹر جوسف سینڈل کے سی ایم جی ہین۔ جو سنہ ۱۸۹۲ء مین مقرر کیئے گئے۔ اونکی تنخواہ تین ہزار پونڈ سالانہ ہے۔ اونکو وہی اختیارات حاصل ہین جو نوآبادیون کے گورنرون کے معمولی اختیارات ہین۔ ہائی کمشنر کی امداد کے لیئے ایک اکزکٹو کونسل (مجلس عامل) مقرر ہے۔ جس مین فوج کا افسر اعلے گورنمنٹ قبرس کا چیف سکرٹری۔ کوئینز ایڈوکیٹ اور ریسیور جنرل شامل ہین۔ لیجسلیٹو کونسل مین ۱۸ ممبر ہین۔ ۶ مندرجہ ذیل سرکاری عہدہ دار۔

چیف سکرٹری۔ کوئینز ایڈوکیٹ۔ ریسیور جنرل۔ ڈائرکٹر محکمہ پیمایش۔ اور نیکوسیا کا کمشنر۔ اور بارہ

[1] معاہدہ قبرس منقولہ منتظم آرمینیا مین بتفصیل درج ہے۔ مولف ۱۲

ممبر پانچ برس کی میعاد کے لیئے رعایا منتخب کرتی ہے۔ مسلمان ووٹر تین ممبرون کو اور غیر مسلم ووٹر نو ممبرون کے لیئے رائے دیتے ہین۔

تمام عثمانلی مرو رعایا و سرکار انگریزی او رنیز اجنبی جو ۲۱ برس سے عمر مین کم نہ ہون۔ جزیرہ مین پانچ برس رہائش رکھ چکے ہون۔ اور ان ٹیکسون مین سے جو ''ورغس'' کہلاتے ہین۔ کوئی ایک ٹیکس ادا کرتے ہون رائے دینے کا استحقاق رکھتے ہین۔ بڑے بڑے شہرون مین میونسپل کمیٹیان موجود ہین جن کے ممبرون کو سکونت رکھنے والے مالکان مکانات اور محصول ادا کنندگان منتخب کرتے ہین۔ میونسپل کمیٹی کا ممبر وہ شخص ہو سکتا ہے جو ووٹر (رائے دہندہ) ہو اور ایسی جایداد کی بابت محصول دیتا ہو جس کی سالانہ آمدنی بلحاظ آبادی شہر دس پونڈ سے ۴۰ پونڈ تک ہو۔

جزیرہ کا رقبہ ۳۵۸۴ میل مربع۔ آبادی (بروئے مردم شماری ۱۸۹۱ء) ۲۰۹۲۸۶ ہے جن مین سے ۱۰۶۸۳۸ مرد اور ۱۰۲۴۴۸ عورتین ہین۔ فوج اس آبادی مین شامل نہین۔ آبادی کی گنجانی کی اوسط فی مربع میل ۵۸ ہے۔ مسلمان ۴۷۹۲۶ اور دیگر مذاہب کے جنمین زیادہ تر گریک چرچ کے معتقدین ہین ۱۶۱۳۶۰ ہین۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین حساب لگایا گیا تھا کہ اوسط پیدایش فی ہزار ۳۳ ۱/۲۵ اور اوسط اموات فی ہزار ۲۴ ہے۔

بڑے بڑے شہر یہ ہین۔

نیکوسیا جو جزیرہ کا صدر مقام اور گورنمنٹ کا دار الریاست ہے آبادی ۱۲۵۱۵۔ بندرگاہ لارناسا کا ۷۵۹۳، بندرگاہ لماسول ۷۳۸۸۔ فاملہ گوسٹا بمعہ وروشیبا ۳۳۳۹۔ پافو بمعہ قطیمیہ ۲۸۰۱۔ قرینیہ ۱۳۲۲۔

جزیرہ چھ اضلاع پر منقسم ہے۔ جو مندرجہ بالا شہرون کے نام سے پکارے جاتے ہین۔ دو تین برائے نام ہائی سکولون کے ماسوا، باقی تمام مدارس جزیرہ کے ابتدائی ہین۔ معاینہ مدارس کے لیئے سرکاری انسپکٹر مقرر ہے اور گورنمنٹ تعلیم کی امداد کے لیئے ۲۳۳۴ پونڈ سالانہ عطا کرتی ہے۔ ۱۸۹۱ء مین ۲۱۰ عیسائی سکول تھے جن کے طلباء کی تعداد ۱۰۹۴۱ تھی۔ اور ۱۷۰ مسلمان مدارس بمعہ ۳۷۰۵ طلباء کے تھے۔ سرکاری امداد کے علاوہ باقی کل خرچ سررشتہ تعلیم پر ۱۲۵۰۸ پونڈ سالانہ ہے۔ یہ رقم فیسون۔ چندون اور اوقاف سے حاصل ہوتی ہے۔ یہان دس ہفتہ وار اخبار جاری ہین۔ دو انگریزی مین ۶ یونانی اور دو ترکی مین۔ جزیرہ مین کل عدالتین جنکی ۱۸۸۲ء مین اصلاح ہوئی تھی حسب ذیل ہین:

(۱) ایک عدالت عالیہ جو دیوانی فوجداری اپیلین سماعت کرتی ہے (۲) چھ فوجداری عدالتین جن کو غیر محدود فوجداری اختیار حاصل ہین (۳) چھ عدالتہائے ضلع جنکو فوجداری کی محدود اور دیوانی کے غیر محدود اختیارات حاصل ہین (۴) چھ مجسٹریٹی عدالتین جنکو سرسری تحقیقات کا اختیار ہے (۵) دیہاتی منصفونکی عدالتین۔ عدالت عالیہ کے سوائے اور کل عدالتون مین دیسی (مسلمان وعیسائی) جج شریک ہوتے ہین۔ آبادی کے لحاظ سے جرائم کی مقدار بہت زیادہ ہے۔ اور باشندے مقدمہ بازی کے شائق ہین۔ پولیس کی کل طاقت تقریباً ۷۰۰ جوان ہین۔

پانچسال گذشتہ کی آمدنی وخرچ حسب ذیل ہے۔ حسابی سال ۳۱ مارچ کو ختم ہوتا ہے۔

—	۱۸۹۰-۹۱ء	۱۸۹۱-۹۲ء	۱۸۹۲-۹۳ء	۱۸۹۳-۹۴ء	۱۸۹۴-۹۵ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
آمدنی	۱۹۴۹۳۶	۲۱۷۱۶۲	۱۸۹۹۳۳	۱۷۷۰۵۴	۱۷۷۰۹۳
خرچ	۱۰۷۵۸۹	۱۱۲۷۴۲	۱۱۱۳۹۴	۱۱۷۶۵۴	۱۱۴۷۵۶

آمدنی کی بڑی مدین یہ ہین:-

پیداوار اراضی کا عشر (جو جنس مین لیا جاتا ہے) جایداد غیر منقولہ اور تجارتی منافعون کے ٹیکس۔ ٹیکس بدل عسکریہ۔ بھیڑ بکری اور سورون کا ٹیکس۔ محاصل درآمد و برآمد۔ محصول آبکاری۔ اسٹامپ ورسوم عدالت اور اجارۂ نمک۔ سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء مین آمدنی پرمٹ ۲۷۲۱۲ پونڈ ہوئی۔

قومی قرضہ کوئی نہین۔ بروئے معاہدہ سنہ ۱۸۷۸ء ۹۲۸۰۰ پونڈ کی سالانہ رقم بطور خراج باب عالی کو ادا کرنی واجب ہے۔ مگر اسے عثمانیہ خزانہ مین براہ راست داخل کرنے کی بجائے سنہ ۱۸۵۵ء سے ترکی قرضہ ضمانتی کے قرضخواہون کو دیدیا جاتا ہے (مترجم)

انگلستان کے شہنشاہی فنڈ سے جزیرہ قبرس کی گورنمنٹ کو حسب ذیل سالانہ امداد ملی ہے۔ سنہ ۹۱-۱۸۹۰ء مین ۴۵ ہزار پونڈ۔ سنہ ۹۲-۱۸۹۱ء مین ۳۵ ہزار پونڈ۔ سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء مین ۳۰ ہزار۔ سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء مین صفر۔ سنہ ۹۵-۱۸۹۴ء مین ۲۵ ہزار۔

قبرس زرعی ملک ہے۔ بڑی پیداوارین یہ ہین۔ غلہ۔ کپاس۔ خروب۔ السی۔ زیتون۔ ریشم۔ کشمش۔ پھل ترکاریان۔ پنیر۔ اون۔ کچا چمڑا۔ شراب۔ قابل زراعت رقبہ مین سے ایک تہائی مزروعہ ہے۔ واتین بھی

بافراط ہین سواحل سے ہر سال ۲۰ ہزار سے لیکر ۳۰ ہزار پونڈ تک کا اسفنج - (جو درصل ایک قسم کا دریائی جانور ہے) پکڑا جاتا ہے -

تجارت درآمد برآمد اور جہازات کی آمد و رفت کا نقشہ پنجسالہ یہ ہے تجارت کی مالیت مین نقدی شامل نہین -

	۱۸۹۰-۹۱ء	۱۸۹۱-۹۲ء	۱۸۹۲-۹۳ء	۱۸۹۳ء	۱۸۹۴ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
مالیت تجارت درآمد پونڈون مین	۲۷۴۱۲۳	۳۴۴۱۲۵	۳۴۶۸۲۱	۳۱۶۸۷۲	۲۵۵۴۳۹
مالیت تجارت برآمد پونڈون مین	۳۹۹۶۴۸	۴۳۲۴۱۹	۲۹۸۱۶۵	۳۱۶۵۴۳	۲۵۶۹۰۲
وزن جہازات آئیندہ و روندہ ٹنون مین -	ٹن ۴۷۴۴۳۱	ٹن ۵۲۳۷۲۹	ٹن ۵۱۵۹۲۲	ٹن ۵۴۹۳۳۲	ٹن ۴۶۳۴۷۴

تجارت درآمد کی مالیت وہ درج کی جاتی ہے جو اوسکی مال اُترنے کی بندرگاہ مین ہوتی ہے - اور اس مین ڈھوئی - کرایہ - قیمت خرید اور تمام دیگر اخراجات شامل ہین - تجارت برآمد کی وہ مالیت درج ہے جو روانگی کے بندر مین جب کہ مال جہاز پر لدنے کو تیار ہو اوسکی ہوتی ہے - مقدار و مالیت اسباب سوداگرون کی بیان پر لکھی جاتی ہے - اور قابل محصول اشیاء کو واقعی وزن کر لیا یا ناپ لیا جاتا ہے جس ملک سے مال آئے یا جہان جائے وہ بھی سوداگرون کے بیان پر لکھے جاتے ہین - اور بیجکون اور جہازکی بلٹیون سے اُنکے بیان کی تصدیق کر لیجاتی ہے - جو مال باہر سے آتا ہے وہ قبرس مین ہی کھپتا ہے - اس کے راستہ دوسری جگہ نہین جاتا -

۱۸۹۵ء مین انگلستان سے ۷۰۶۵۸ پونڈ کا مال قبرس مین آیا - اور قبرس سے وہان ۹۹۴۴۹ پونڈ کا گیا - قابل محصول تجارت برآمد ۹۴۴۴۰ پونڈ اور محصول سے بری ۴۹۹۵ پونڈ تھی - آخرالذکر رقم مین ۹۹۷۰ پونڈ مالیت کی نقدی شامل ہین -

اشیاء برآمد - گندم - جو - خروب - شراب - کپاس - کشمش - ریشمی کوئے - کچے چمڑے اور کھالین - اون - پنیر - مسور - ماش وغیرہ - حیوانات - پھل اور ترکاریان - بڑی بڑی اشیاء درآمد - سوتی و اونی پارچات - تمباکو - ادویات - چاول - آٹا - لوہا - چمڑا - مٹی کا تیل - لکڑی - قند - صابن اور رسّی برتن -

مروجہ سکے۔ انگریزی۔ ترکی اور فرانسیسی طلائی اور انگریزی نقرئی۔ قبرسی پیاسٹر۔ نیم پیاسٹر اور چہارم پیاسٹر۔ نو قبرسی پیاسٹر ایک شلنگ کے برابر ہوتے ہین۔ امپیریل عثمانیہ بنک نے جزیرہ مین اکثر جگہ شاخین کھولدی ہین۔ ترکی پیمانے اور وزن مروج ہین۔

جزیرہ مین تقریباً ۴۰۰ میل عمدہ سڑکین اور ۲۴۰ میل سلسلہ تار برقی ہے جو اسکندریہ اور شام سے ملا ہوا ہے۔ ۹۷-۱۸۹۶ء مین جملہ خطوط و پیکٹ وغیرہ جزیرہ مین حسب ذیل تقسیم کیئے گئے۔ مقامی ۲۵۰۱۰۵ - باہر سے آئے ۴۴۸۵۷۳۲۲ - ممالک غیر کو روانہ کئے گئے ۲۷۷۶۶۹ - ۹۸-۱۸۹۷ء مین لارنیکا سے تیس میل ریلوی لائین تیار کرنیکی منظوری دیگئی +

۶- ٹیونس [سلہ]

حکمران بے۔ سید علی بن سیدی احسن بے۔ پندرہ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو متولد ہوا اور ۲۸ اکتوبر ۱۸۸۲ء کو سیدی محمد الصادق اپنے بہائی کے بعد تخت نشین ہوا۔

یہ ملک ۱۵۷۵ء سے سلطنت عثمانیہ کے ماتحت ہے۔ موجودہ حکمران خاندان ابن علی ترکی باشندہ جزیرہ کریٹ کی اولاد سے ہے۔ جو سلاطین عثمانیہ کے زیر فرمان ۱۶۹۱ء مین ٹیونس کا فرمانروا ہوا اس وقت سے حکومت اوس کے خاندان مین چلی آتی ہے۔ سلطان عبد العزیز خان مرحوم نے سیدی احسن بے کی حسن خدمات سے خوش ہوکر بروئے فرمان شہنشاہی مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۸۷۱ء اوسکو خراج کی ادائگی سے معاف کردیا۔ مگر اس معافی خراج کے ساتھ ہی یہہ بالوضاحت قرار دیدیا کہ بے مذکور برابر سلطانکی تبعیت اور ملک ٹیونس باب عالی کا زیر فرمان اور ماتحت علاقہ ہے +

گورنمنٹ

فرانس نے ۱۸۸۱ء کے موسم بہار مین ٹیونس پر (غاصبانہ) حملہ کرکے (جو انگلستان کی ایما سے ہوا تھا) اس ملک کو اپنی حفاظت مین لے لیا۔ اور باردہ مین ۱۲ مئی ۱۸۸۱ء کو قطعی طور مین ہر دو ملکون کے درمیان عہدنامہ تحریر ہوا جسکی تصدیق فرمانروائے ٹیونس نے بروی احکام مجریہ ۴ اپریل ۱۸۸۱ء کردی۔ فرانسیسی نائب ناظر رزیڈنٹ کہلاتا ہے۔ اور دو سکرٹریونکی امداد سے فرانس کے صیغہ خارجیہ کے زیر احکام ملک پر عملی طور سے وہی حکومت کرتا ہے۔ صیغہ خارجیہ نے معاملات ٹیونس کے انصرام کیلئے پیرس مین ایک خاص محکمہ قائم کر رکھا ہے۔ ۱۸۸۳ء تک ٹیونس مین ممالک غیر کی قونصلیہ عدالتین تھین جنکو یکم جنوری ۱۸۸۴ء سے موقوف کرکے اونکی جگہ فرانسیسی جج مقرر کیئے گئے +

سلہ جسطرح مصر پر انگریزون نے قبضہ کیا ہوا ہے اسیطرح ترکی کی اس ماتحت ریاست پر فرانس نے فوجی قبضہ اور ملکی تصرف کر رکہا ہے اب بظاہر ٹیونس کا ترکی سے کوئی تعلق نہین رہا تاہم سلطان المعظم اسکو برابر اپنا ماتحت علاقہ سمجھتے ہین۔ اور موجودہ صورت کو صرف عارضی جانتے ہین جس کا جلدی یا دیر مین بدل جانا اور پہلی حالت کا عود کرنا شان ایزدی سے کچھ بعید نہین ۱۲ مولف۔

رقبہ و آبادی موجودہ حدود اربعہ یہ ہین شمال مشرق مین بحیرہ روم مغرب مین فرانسیسی مقبوضہ
الجیریا کا وہ جزیرہ جو کئی صدیون تک عثمانی علاقہ رہچکا ہے اور ۱۸۳۰ء مین فرانس
نے اسپر قبضہ کر لیا) قسطنطین ہے۔ اور جنوب مین صحرائے اعظم و ترکی صوبہ ٹریپولی (طرابلس الغرب) ہے شرقاً
غرباً اوسط عرض ایکسو میل ہے۔ اور کل رقبہ تخمیناً ۴ لاکھ ۵۰ ہزار انگریزی مربع میل ہے جسمین صحرا کا وہ حصہ بھی جو
بلاد الجرید کے مشرق گدامیز تک چلا گیا ہے شامل ہے۔ آبادی کا اندازہ پندرہ لاکھ کیا گیا ہے جسمین سے ۱۸۹۱ء مین
۳۷۹۹۶ فرانسیسی تھے آبادی کا جزو اعظم بدو عرب اہل قبائل ہین۔
دارالسلطنت کا نام بھی ٹیونس ہی جسکی آبادی بمعہ مضافات ایک لاکھ ۴۵ ہزار ہے انمین سے ۴۰ ہزار یہودی
ہین۔ باقی مور عرب حبشی اور یہودی ہین ۱۸۹۳ء مین سمندر سے بندرگاہ ٹیونس تک ایک وسیع و عمیق نہر
تیار ہو کر کھولی گئی جسکی راہ سے سمندر مین چلنے والے بڑے بڑے جہاز بخط مستقیم ٹیونس پہونچنے کے قابل ہو گئے ہین۔
۱۸۹۲ء مین ۱۰۱ سرکاری اور نو غیر سرکاری ابتدائی مدارس تھے جن کے طلبا کی تعداد ۱۵۱۷۲ (منجملہ انکے ۲۱۵۴
لڑکیان تھین) تھی۔
قبضہ فرانس کی تقویت سے قصبہ کارتھیج کو رومن کیتھولک مذہب کے مذہبی علاقہ کا صدر مقام بنایا گیا ہے۔
مذہبی اقتدار اعلے الجیریز کے آرچ بشپ کو حاصل ہے اور وہی اپنے نائبین اور مذہبی عہدہ داران کو مقرر کرتا ہے
کل آبادی باستثناء ذیل مسلمان ہے۔ یہودی ۴۵ ہزار۔ رومن کیتھولک ۳۵ ہزار گریک کیتھولک چار سو پروٹسٹنٹ ۲۵۰

صیغہ مال ۱۸۹۴ء کی آمدنی ۱۰۰۰، ۳۲۳۲۳۱ فرنیک اور خرچ ۳ کروڑ ۱۳ لاکھ ۳۵ ہزار ۵ سو ۵۰ فرنیک اندازہ
کیا گیا تھا ۱۸۹۵ء کے موازنے یہ ہین:۔

مدات آمدنی	فرنیک	مدات خرچ	فرنیک	مدات آمدنی	فرنیک	مدات خرچ	فرنیک
محاصل بلاواسطہ	۷۹۳۴۴۰۰	محکمہ مال و شہر و غیرہ	۱۱۴۳۴۹۰۰	سرکاری املاک	۶۸۷۰۰۰	فوج	۷۰۷۰۰۰
محصول پٹہ وغیرہ	۷۵۱۱۰۰۰	انتظامی محکمہ	۳۱۵۲۱۵۲	مختلف	۹۰۲۲۰۰	مختلف	۳۷۶۲۲۰۲
اجارے	۵۱۷۵۸۰۰	تعمیرات عامہ	۴۴۷۹۵۰۰	میزان مجموعی آمدنی	۲۲۴۸۰۲۰۰	میزان اخراجات مجموعی	۲۲۴۳۹۹۲۴

۱۸۸۴ء مین کل قومی قرضون کو ۰۰۰، ۶۲۰۰، ۵ پونڈ کی ایک رقم مین مجتمع کیا گیا اور اسکو ۳۰۷۰۰۰ ۵ اسٹاکون مین تقسیم
کر کے ہر ایک اسٹاک کی نام نہاد مالیت پانسو فرنیک رکھی گئی اور یہ قرار دیا گیا کہ یہ قرضہ دوامی ہوگا یعنی اصل کبھی
ادا نہین کیا جائیگا اور صرف سود سالانہ دیا جاویگا شرح سود ۴ فیصدی مقرر کی گئی اور اسکی سالانہ مقدار ۵۲۳۰۰ پونڈ

یا ۲۰۷۵۰۳۰۴۶ فرنیک معین کیگئی سنہ ۱۸۸۸ء مین اس قرضہ کو دوسری ہیئت مین تبدیل کرکے شرح سود ۴ کی بجاے ۳ فیصدی کردیگئی۔ اور قرار دیا گیا کہ سالانہ جزوی اداگیون سے کل قرضہ ۹۹ برسون مین بیباق کردیا جاوے سنہ ۱۸۹۲ء مین بس ۴ فیصدی سود والے قابل انفکاک قرضہ کو ۳ فیصدی سود کے قرضہ مین تبدیل کردیا گیا۔

کسب و روزگار عام کسب کاشتکاری ہے سنہ ۱۸۹۲ء مین گندم ۰۰۵ ۲۶۴۰ ہیکٹیر[1] پر اور جو ۴۷۲۹۹۶۰ ہیکٹیر پر یعنے کل مزروعہ رقبہ کے چھٹے حصہ پر کاشت تھی۔ انگورستانون کا رقبہ ۱۵۵۰۹ ہیکٹیر ہے جن سے ۹۴۸۵۹ ہیکٹولیٹر[2] پیداوار ہوتی ہے۔ جو زیادہ تر مقامی خرچ پر صرف ہوجاتی ہے سنہ ۱۸۹۳ء مین ۹۶ لاکھ ۱۷ ہزار ہیکٹولیٹر روغن زیتون پیدا ہوا۔ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء کو تعداد مویشی یہ تھی۔ گھوڑے ۵۱۷۴۴ گدھے اور خچر ۲۰۰۷۰ ۱۱۹۔ گاے بیل بھینس ۲۷۲۲۳۳ بھیڑین ۱۸۱۳۲۲۲۳ بکریان ۳۷۶۹۱۹۰۶۔ اونٹ ۲۲۹۹۴ ۱۲ سور ۱۰۹۲۲۳۔

ماہی گاہون کے ٹھیکے با لعموم اطالین لوگون کے ہاتھ مین ہین سنہ ۱۸۹۴ء مین مچھلی کا شکار تفصیل ذیل ہوا۔ سارڈین مچھلی ۵۶۰۰ ۱۱۱۶ کیلوگرام مالیتی ۲۲۱۷ ۱ پونڈ۔ انچووی مچھلی ۹۵۰۲۴۴ کیلوگرام مالیتی ۲۱۶۰۸ پونڈ۔ اسفنج وسیپ ۱۹۹۶۲۰ کیلوگرام مالیتی ۲۲۶۹۴ ۱ پونڈ۔

تجارت پچھلے دو برسون مین ٹیونس اور دیگر ممالک مین جو تجارت ہوئی اوسکی مابت ملک وار حسب ذیل ہے۔

ملک	سنہ ۱۸۹۳ء درآمد اس ملک سے	سنہ ۱۸۹۳ء برآمد اس ملک کو	سنہ ۱۸۹۴ء درآمد اوس ملک سے	سنہ ۱۸۹۴ء برآمد اوس ملک کو
فرانس و الجیریا	فرنیک ۲۳۳۳۸۷۵۰	فرنیک ۱۹۴۱۳۷۲۵	فرنیک ۴۸۸۹۷۰۲۰	فرنیک ۲۵۹۱۲۰۸۸
برطانیہ کلان و مالٹا	۵۲۲۰۰۷۵	۳۰۰۸۴۵۰	۷۶۵۱۶۰۱	۴۶۹۳۰۴۰
اٹلی	۴۱۱۱۸۵۰	۴۵۳۰۳۰۰	۴۱۹۸۷۲۲	۳۱۶۴۴۵۴
آسٹریا	۱۲۴۶۶۰۰	۱۴۷۴۴۷۵	۴۱۸۰۹۳	۱۹۷۲۳۹
بلجیم	۹۹۸۱۲۵	۴۶۵۸۲۵	۱۴۸۰۷۵۳	۱۲۹۳۶۴۶
دیگر ممالک	۳۲۹۶۸۲۵	۲۰۳۹۵۵۰	۳۲۷۶۵۲۶	۱۹۷۳۲۹۹
میزان	۳۱۳۸۳۲۲۵	۲۹۶۸۵۳۲۵	۴۱۹۲۲۷۱۵	۳۹۹۳۲۷۶۶

سنہ ۱۸۹۴ء مین بڑی اشیا درآمد یہ تھین۔ سوتی پارچات ۵۰ لاکھ فرنیک۔ سیمولینا ۴۴ لاکھ نوسو فرنیک سوتی اشیاء ۲ لاکھ

[1] ہیکٹیر فرانسیسی پیمانہ سطحی جسکا مقدار ۲.۴۷ ایکڑ کے برابر ہے۔ [2] ہیکٹولیٹر سیال اشیا۔ اسکا جاسع پیمانہ ہے خشک پیمانہ ۲.۷۵ بشلون کے برابر اور سیال اشیا کا پیمانہ ۲۲ گیلن کے برابر ہے۔ کیلوگرام ۲.۲ پونڈ کے برابر ہوتا ہے ۱۲۔

فرنیک ـ قند ۱۸۰ لاکھ فرنیک ـ گندم ۱۸ لاکھ فرنیک ـ ملبوسات ۱۲ لاکھ فرنیک ـ قہوہ دس لاکھ فرنیک ـ علاوہ اشیا برآمدیہ تھیں ـ گندم ۳۰ لاکھ فرنیک ـ جو ۹۳ لاکھ فرنیک ـ روغن زیتون ۶۹ لاکھ فرنیک ـ مویشی ۵۲ لاکھ ـ الغا و دین پندرہ لاکھ ـ اسفنج بارہ لاکھ فرنیک ـ زنگنز کی چھال بارہ لاکھ فرنیک ـ جست ۱۱ لاکھ فرنیک ـ پچھلے پانچ برسون مین ٹیونس اور برطانیہ کلان مین بروئے نقشجات مجلس تجارت بہقدر تجارت ہوئی ـ

	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء
ٹیونس سے برطانیہ کلان کو جو مال گیا	۸۰۱۷۶۴۲ پونڈ	۱۱۲۴۳۰۳ پونڈ	۸۰۱۸۵۸۱۳۱ پونڈ	۷۰۵۴۸ پونڈ	۸۸۵۲۸
برطانیہ کلان سے جو ٹیونس مین آیا	۱۴۴۶۱۷	۱۶۴۴۵	۱۱۱۲۸۹	۱۱۲۹۹۹	۲۲۶۶۸۸

سنہ ۱۸۹۴ء مین برطانیہ کلان کو یہ اجناس گئین ـ کاغذ بنانیکا دیگر مصالحہ اور اسپرٹو گھاس ۲۵۱۹۵ پونڈ مالیت کا ـ اور انگلستان سے ٹیونس یہ جنس سوتی پارچات مالیتی ۳۹۵۸۹۳ پونڈ کے گئے ـ سنہ ۱۸۹۴ء مین ٹیونس کی بندرگاہون مین ۴۸۰۹ جہاز ۱۰۰۶۸۹۲ ٹن کے داخل ہوئے ـ ان مین سے ۱۵۴۵ جہاز ۱۰۹۱۰۹ ٹن کے فرانسیسی ۲۵ ۱۸ جہاز ۳۵۰۵۷ ٹن کے اطالین اور ۱۲۲ جہاز ۹۹۲۴۲ ٹن کے انگریزی تھے ـ ریلوے لائینونکی لمبائی ۴۳۰ میل ہے اور کئی نئی لائینین زیر تعمیر مین ـ سلسلہ تار برقی کا طول ۱۵۲۵ میل ہے جسکی تارونکی لمبائی ۳۴۰۰ میل ہے ـ ۳۰ تار گھر ہین ـ سنہ ۱۸۹۴ء مین انہون نے ۵۱۰۳۷۴ پیغام روانہ کئے ـ اسی سال ۱۲۲ ڈاکخانے تھے جنہون نے ۲۰ ۴۹۴۶۲ ملکی خطوط وغیرہ اور ۲۰ لاکھ سے اسی قدر غیر ملکی خطوط وغیرہ روانہ و تقسیم کئے ـ

سکے اوزان اور پیمانے

پہلے سکہ پیاستر مروج تھا جو ۱۶ قریب یا چھ پنس کے برابر ہوتا تھا ـ اب سرکاری مضروبات فرانسیسی سکون کی مشابہ ہین ـ اور فرانس مین مضروب ہوتی ہین ـ عام مستعمل وزن اونس ہے جو ۳۱٫۴۹۸ گرام کے برابر ہے ـ رطل مین ۱۶ سے لیکر ۲۴ اونس تک ہوتی ہین ـ

پیمانہ غلہ ـ قافی = ۱۶ وہابی = ۱۹۲ اشبل + ایک وہابی = ۱۲ صاع

طولانی پیمانہ جات ـ بق عربی برائے ململ = ۰٫۵۳۰ گز کے ـ بق ترکی برائے ریشم = ۰٫۷۳۸ گز کے ـ بق اندلسوی برائے پارچات ۰٫۴۹۲ گز کے ـ

انگریزی قونصل جنرل متعینہ ٹیونس ـ ڈبلیو ایچ ڈی ہیگرڈ ـ

مطبوعہ روز بازار جنرل ایکمن ایجنسی امرتسر

ترکی بجٹ ۹۸-۱۸۹۷ء اور مالی حالت

ٹرکی کی مالی حالت گو ایسی اچھی اور عمدہ نہین ہے تاہم جیسا کہ اوس کے دشمنون کا خیال یا آرزو ہے وہ دیوالیہ بھی نہین ہے۔ اسمین کوئی کلام نہین کہ ۱۸۷۶ء مین جب اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسلمین عبد الحمید مسند خلافت پر متمکن ہوئے اوس وقت ترکی مالی صیغہ کی حالت ناگفتہ بہ تھی جو تھوڑے ہی عرصہ بعد جنگ کے شروع ہوجانے اور پھر اوس کے بعد کئی زرخیز صوبون کے قبضہ سے نکل جانے اور اُن حوادثات کے لازمی نتائج یعنے بدنظمی و بدنسقی کے طفیل اور بھی ابتر ہوگئی۔ مگر جنگ سے فارغ ہوتے ہی جس محکمہ کی اصلاح کیطرف سب سے پہلے حضور ممدوح متوجہ ہوئے وہ صیغہ مال تھا۔ وہ جانتے تھے کہ ملک کی ترقی و خوشحالی زیادہ تر اسی محکمہ کی اصلاح پر مبنی ہے۔

یہ امر بیشک قابلِ افسوس ہے کہ عیسائی رقیق یا دشمن سلطنتونکی جابیجا دست اندازی اور عیسائی رعایا کی شورہ پشتی اور خودسری کی وجہ سے یا مسلمانون کی کاہلی۔ لاپروائی اور بے فکری سے اعلیٰ حضرت کو اپنی مساعی جمیلہ مین جیسی کہ چاہیئے ویسی کامیابی نہین ہوئی۔ ہرسال اخراجات غیر معمولی کی بھرمار سے جو انہی عیسائیونکی مہربانی سے ضروری اور اٹل ہوگئے ہین۔ آمدنی سے خرچ زیادہ ہوتا رہا ہے مگر یہ انھی کی ذاتی کوشش و جانفشانی کا نتیجہ ہے کہ آمدنی کم ہوجانے پر معمولی اخراجات و آمدنی کا موازنہ برابر قایم رکھتے رہے ہین اور غیر معمولی اخراجات کیلئے ممالک غیر سے قرض لینے کی بجائے پرانے قرضون ہی کے رد و بدل سے یا اشد مجبوری کی صورت مین خود اپنے ہی ملک سے قرض لے کر کام چلاتے رہے ہین۔ ارمنیونکی مسلسل دو سال کی بغاوت سے کئی صوبون کی آمدنی مین لازمی طور پر کمی واقعہ ہوئی اور اس کے انطفا اور قیام امن کیلئے کئی لاکھ زائد فوج کئی مہینون تک تیار رکھنی پڑی۔ اور ساتھ ہی مخالف سلطنتون کی دھمکیون کے باعث ملک کی حفاظت اور ضروری مقامات کی مورچہ بندیون وغیرہ کی بھی ضرورت لاحق ہوگئی۔ ان سب پر اسقدر زرخطیر صرف ہوا کہ مخالفین سلطنت عثمانیہ کو پورا یقین تھا کہ سلطان اعظم کو اب بہرحال ممالک غیر سے قرض لینا پڑے گا۔ اور اس ضرورت کی وجہ سے اونپر جو کچھ دباؤ ڈالا جاویگا وہ مجبوری اوسے تسلیم کرینگے۔

یہ امر کہ سلطان المعظم کو قرضہ کی ضرورت تھی یا نھین۔ اور اگر ضرورت تھی تو کیا اونکا ارادہ قرض لینے کا تھا یا نھین انہین کو خود معلوم ہوگا۔ لیکن یہ امر واقع ہے کہ اس سال کے بجٹ کو شائع ہوتے سے مخالفین کے

منصوبے خاک مین ملگئے ہین۔ اور اون کو یقین ہوگیا ہے کہ اعلیحضرت ایسی کارروائی سے حتی الامکان ہمیشہ بچتے رہین گے جس سے غیرون کو اونکی سلطنت مین اور زیادہ مداخلت کرنیکا موقعہ ملنے کا احتمال ہو۔

بجٹ کو درج کرنے سے پہلے ناظرین کو یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ سلطنت عثمانیہ کی آمدنی کو یوروپ کی دول عظام کی آمدنیون سے بہت کم پائین گے حتے کہ اٹلی کی آمدنی بھی جو وسعت وزرخیزی مین ٹرکی پر فوقیت نہین رکھتی سلطنت عثمانیہ کی آمدنی سے پانچ گنی زیادہ ہے۔ اس کے کئی باعث ہین سب سے بڑا یہ کہ ترکون نے اپنے ملک کے قدرتی وسائل اور زرخیزی سے فایدہ اوٹھانے کی کوشش نہین کی۔ اور اب اگر سلطان اعظم کی جدوجہد سے کسی قدر اس طرف متوجہ بھی ہوئے ہین تو اونکو فایدہ اوٹھانے کا موقعہ نہین دیا جاتا۔ دوم صنعت و حرفت کی کساد بازاری اور علوم و فنون جدیدہ سے ناواقفی سوم دیگر ممالک کی نسبت ٹرکی مین محاصل تھوڑے اور ہلکے ہین۔ پھر اسپر ٹیکس دہندگان کی نسبت بری الذمہ اور مستثنے املاک و اشخاص کی تعداد زیادہ ہے۔ چہارم محصول درآمد و برآمد مین ممالک اجنبیہ کے ساتھ بہت رعایت کیگئی ہے۔ اور دوسرے ملکونکی نسبت شرح محصول عموماً کم رکھی گئی ہے پنجم لگان و معاملہ اراضی کا جنس مین وصول کرنا جس سے عمال کو خیانت کرنے کا بہت موقعہ ملتا ہے ششم عام طور پر حکام کی خود غرضی ولاپروائی۔

اس تفصیل کے ساتھ ہی یہ بتا دینا بھی مناسب ہو کہ یہ نقص آجکل کے پیدا شدہ نہین بلکہ صدیون سے چلے آتے ہین۔ کئی عالی ہمت سلاطین کو انکی اصلاح کا خیال پیدا ہوا۔ مگر بدقسمتی سے اندرونی سازشون اور بغاوتون اور بیرونی حملون نے انہین اپنے ارادون مین کامیاب نہ ہونے دیا۔ اعلیحضرت سلطان **عبدالحمید** باوجود اونہین موانعات کے جو سلطان محمود اور سلطان سلیم کو پیش آئے۔ ان نقصونکی اصلاح مین بڑی سرگرمی سے مصروف ہین۔ اور اگر خدا کو منظور ہے تو ضرور ایک دن حصول مدعا مین کامیاب ہوجائین گے۔

بجٹ کی تیاری کے لیئے اعلیٰ حضرت نے وزیر صیغہ مال کے ساتھ امپیریل عثمانیہ بنک کے ڈایرکٹر جنرل سر ایڈگار ونسنٹ کو بھی شامل ہونے کا حکم دیا تھا۔

چنانچہ صاحب موصوف اپنی رپورٹ مین پچھلے سالون کے بجٹون (موازنون) مین یہ نقص نکالتے ہین کہ وہ کسی ایک قاعدہ پر تیار نہین کئے جاتے ہے ۱۸۹۰ء سے لیکر سلطنت کی سالانہ آمدنی ایک کروڑ چھتر لاکھ پونڈ

ترکی اور معمولی خرچ ایک کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ ترکی سالانہ ہوتے رہے ہین۔ یعنے بالاوسط ہر سال دس لاکھ پونڈ کا خسارہ ہوتا رہا ہے۔

اس تفصیل کے بعد صاحب موصوف آمدنی کے بڑھانے اور خرچ کو کم کرنیکے مسئلہ پر بحث کرتے ہین اونکی رائے مین جنگی محکمہ پر بہت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ فرانس مین جنگی محکمہ کے خرچ کی نسبت ملکی محکمون کے خرچ سے ۳۸ فیصدی اور روس و جرمنی مین ۴۰ فیصدی ہے۔ مگر ٹرکی مین یہ نسبت ۷۰ فیصدی ہے جو دنیاء کے تمام ملکون سے زیادہ ہے۔ مالی انتظام مین دو اور بڑی قباحتین اون کے نزدیک یہ ہین کہ خیانت کی گرم بازاری ہے اور ملازمونکی تعداد زیادہ ہے۔ اور اون کو باقاعدہ تنخواہ نہین ملتی۔ امر اول کا تدارک اونکی رائے مین عبرتناک سزاؤن اور سخت نگرانی سے کیا جانا چاہیے۔ ملازمون کی خیانت سے جو نقصان سلطنت کو پہنچ رہا ہے اوسکی نظیر مین وہ پرسٹ خانونکی آمدنی کو پیش کرتے ہین جو ۱۹۰۸ء مین ۲۲ لاکھ ۴۰ ہزار پونڈ ترکی تھی۔ مگر سال رواں مین ۷ لاکھ پونڈ پر آگئی ہے۔

درانحالیکہ جن مدون کا انتظام کمیشن قرضہ قومی کے سپرد ہے۔ اونکی آمدنی مین دن بدن ترقی ہو رہی ہے مگر وہ ملازمون کو بھی ایک طرح سے معذور سمجھتے ہین۔ جن کی سات سات آٹھ آٹھ مہینونکی تنخواہ بقایا مین ہو اون سے دیانتداری یا جانفشانی کی امید رکھنا فضول ہے۔ اسکا علاج وہ یہ بتاتے ہین کہ ایک خاص کمیشن مقرر کی جائے اور تمام ملازمون کی تنخواہ کے برابر ایک سالانہ رقم اوس کے لیئے خاص کیجاوے اور اس رقم کا بارہوان حصہ ہر مہینے اوس کو ادا کیا جائے تاکہ ادنی سے ادنی ملازم کو بھی اوسی باقاعدگی سے تنخواہ ملے جسطرح کہ اعلے عہدہ داران سلطنت کو ملتی ہے۔

اضافہ آمدنی کی ایک تدبیر یہ بتائی گئی ہے کہ تمباکو کے اجارہ کا پورا پورا انتظام کیا جاوے۔ ٹرکی کی تقریباً کل باشندے یا کم از کم دو کروڑ ترک تمباکو کے سخت عادی ہین مگر اس اجارہ سے صرف گیارہ لاکھ پونڈ ترکی وصول ہوتے ہین۔ حالانکہ مصر مین بھی جس کی آبادی اس سے تیسرا حصہ ہے اسی قدر رقم وصول ہوتی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ٹرکی مین اس اجارہ کا ٹھیک انتظام نہین۔ مصر مین معقول انتظام کے طفیل اس مد کی آمدنی پچھلے آٹھ برسون مین دس گنی بڑھ گئی ہے۔ سرایڈگار ونسنٹ کی رائے مین شرح محصول درآمد کو بھی جو اس وقت سات فیصدی ہے۔ اور یونان۔ بلگیریا۔ سرویا وغیرہ ممالک متصلہ کی شرح سے بہت کم ہے۔ ممالک غیر سے نئے تجارتی معاہدے کرکے بڑھا دینا چاہیئے۔

اسکے بعد صاحب موصوف عثمانیہ ریلونکی ضمانت کا ذکر کرتی ہین اور آخرکار ٹرکی کی مالی مشکلات کی نسبت حکم لگاتی ہین کہ وہ مصر کی مشکلات سے جنمین وہ ۱۸۷۶ء مین مبتلا تہا بدرجہا کم ہین ٹرکی مین خرچ کو کم کرنے اور آمدنی کو بڑہانیکی بڑی گنجائش ہے اگر مصر کی مالی مشکلات کا مسئلہ اسقدر پیچیدہ ہوتا ہے جتنا کہ ٹرکی کا ہے۔ تو مصر کے دیوالیہ پن کو ہٹانیکی جان توڑ کوششین جو برسونکی بجائے چہہ ہی مہینون مین کامیابی کے ساتھ ختم ہو جاتین۔ ٹرکی مین آمدنی و خرچ کا موازنہ قایم کرنیکے لئے فقط توجہ اور دیانت داری کی ضرورت ہے خاتمہ پر وہ سلطان المعظم کی خدمت مین مندرجہ ذیل سفارشین کرتے ہین ⁜

(۱) جنگی خرچ کو کم کیا جاوے (۲) خیانت و بددیانتی کی بیخکنی کی جاوے (۳) عہدہ دارون کو عہدہ کے لحاظ سے (اور نہ کسی ذاتی لحاظ سے) مقررہ اندازہ و پیمانہ کے مطابق باقاعدہ تنخواہین تقسیم کیجاوین (۴) انتظامی عملہ مین ملازمونکی تعداد کم کی جاوے (۵) ذمہ وار بڑے عہدونکی تنخواہین بڑہائی جاوین (۶) محاصل بلاواسطہ کو بڑہایا جاوے (۷) آمدنی و خرچ کے ماہواری اور سالانہ نقشے تیار اور شائع کیئے جائین (۸) وزیر صیغہ مال کو بے قاعدہ خرچ کرنے والے کو سزا دینے اور ایسے غیر معمولی اخراجات کو منظور کرنیسے جن کیلئے باقاعدہ طور پر اجازت نہ دیگئی ہو انکار کرنے کا اختیار دیا جاوے۔

اوس خاص کمیشن نے جو بجٹ کی تیاری کیلئے مقرر ہوئی تھی اوسے اس رپورٹ کے منشاء کے مطابق تیار کرکے اعلیٰحضرت کی خدمت مین پیش کیا تو اونہون نے نہ صرف کمیشن کی سفارشون کو فی الفور منظور فرماکر محکمہ پڑتال حسابات کے پریسیڈنٹ توفیق پاشا کو نگرانی و ضبط انتظام کے کامل اختیارات عطاء فرمادیئے۔ بلکہ ملک کی بہتری و فلاح اور خوشحالی و بہبودی کو اپنی ذاتی آسائش پر مقدم رکھنے کے طبعی وصف کے اقتضاء سے جس کی نظیر دوسرے فرمانرواؤن مین ملنی محال ہے۔ اپنی سول لسٹ (صرف خاص) مین سے اب تیسری تخفیف یعنی پچاس ہزار پونڈ کم کردیئے۔ اعلیٰحضرت سے پہلے سلاطین کو خزانہ عامرہ سے ۰۰۳۴۱۹ پونڈ سالانہ صرف خاص کیلئے ملتے تھے۔ اس رقم کے علاوہ اون کو غیر معمولی اخراجات کیلئے دیگر محکمون کی سالانہ بچتین اور فاضلہ رقمین اور نیز ترکی مخصوصیہ کمپنی جہاز رانی۔ ہرقلیہ کی کوئلہ کی کانون اور شاہی کارخانہ پارچہ بافی و ترکی کلاہ کی آمدنیون مین سے ۲۳۵۲۰۱ پونڈ ترکی سالانہ ملاکرتے تھے۔ اعلیٰحضرت خلد اللہ ملکہ نے تخت پر بیٹھتے ہی دیگر محکمون کی بچتون اور ۲۳۵۲۰۱ کی سالانہ رقم کا لینا بند کرکے اسے سلطنت کو ضروری خرچون کیلئے خزانہ کے سپرد کردیا۔ اور بعد ازان دو مختلف موقعون پر سول لسٹ مین سے بھی کئی لاکھ پونڈ کم کردیئے چنانچہ اب نو لاکھ چودہ ہزار چار سو پونڈ کی جگہ پانچ لاکھ ۷۷ ہزار پونڈ رہگئی ہے۔ اعلیٰحضرت کو اس کے علاوہ شاہی

املاک کے محاصل سے بھی تقریباً چھ لاکھ پونڈ کی آمدنی ہوتی ہے۔ جس سے اونکی سالانہ آمدنی گیارہ لاکھ ۲۷ ہزار پونڈ کے قریب ہو جاتی ہے۔ اس آمدنی سے محلسرائے کا تمام خرچ ہوتا ہے جس مین پانچہزار سے زیادہ آدمی پرورش پاتے ہین۔ اور تمام عہدہ داران محل ہمایون وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ ادا کی جاتی ہے۔ پھر اسپر کوئی دن ایسا نہین جاتا جس مین خلیفۃ المسلمین جیب خاص سے معقول رقم کسی تعلیمی۔ خیراتی یا امدادی کام کیلئے عطا نہ فرماتے ہون۔ یہ بجٹ سنہ ۱۳۱۲ھ و سنہ ۱۳۱۳ھ (ترکی سال) یعنے سنہ ۱۸۹۱ء لغایت سنہ ۱۸۹۳ء کی آمدنیون کی اوسط پر تیار کیا گیا ہے اسمین کئی رقمین ایسی شامل کیگئی ہین جو ۱۳۱۳ھ ترکی کے خاتمہ پر وصول ہونگی مگر دیگر ایسی اسی قدر رقمین جو سنین گذشتہ کا بقایا ہین اس برس مین وصول ہوکر حساب پورا کر دینگی۔ اس سال کی تخمینہ آمدنی مین پچھلے تخمینونکی نسبت یہ ترمیم کیگئی ہے کہ عشرات (دہ یکی) مین سے پہلے دس فیصدی حصہ خزانہ عامرہ کے لیے رکھ لیا جاتا تھا۔ اور باقی رقم محکمہ تعلیم عامہ اور زراعتی بنکون کے استعمال کیلئے اون کے سپرد کر دیجاتی تھی۔ ابکی دفعہ وہ حصہ ساڑھے دس فیصدی کر دیا گیا ہے۔ جس سے خزانہ عامرہ کو دو لاکھ ترکی پونڈ وصول ہونگے۔ گورنمنٹ عشرون کی جگہ جن کی وصولی مین بہت دقت ہوتی ہے اور جو ہمیشہ کم و بیش ہوتے رہتے ہین نقد معاملہ زمین تشخیص کرنیکے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ سردست بجٹ مین اس مد کی آمدنی ۴۱ لاکھ پونڈ دکھائی گئی ہے۔ یہ رقم کوئی زیادہ نہین ہے کیونکہ کئی ضلعونکی زرعی اور تمدنی حالت مین نئی ریلوے لائینون کے اجرا سے بہت ترقی ہو گئی ہے۔ محصول یا ٹیکس اغنام (بھیڑ بکری) کی سالانہ اوسط پچھلے تین سالون مین جن کی بناء پر بجٹ تیار کیا گیا ہے ۱۷۳،۷۴۹ پونڈ ترکی تھی ۱۳۱۳ھ (اپریل ۱۸۹۷ء لغایت مارچ ۱۸۹۸ء) کے بجٹ مین اسکو دو لاکھ پونڈ بڑھا کر ۳۷۳،۷۴۹ پونڈ ترکی دکھایا گیا ہے۔ کیونکہ اس سال سے فی شاخ ۲ پارون کا زائد ٹیکس لگایا جائیگا۔ محصول پیشہ ورانکی اوسط سالانہ مندرجہ بالا تین سالون مین ۱،۲۵،۴۴۲ پونڈ ترکی تھی۔ مگر چونکہ سال زیر بحث مین یورپین صوبون کیطرح جہان ۱۳۱۲ھ مین معافی دیگئی تھی ایشیائی صوبون کے زراعت پیشہ لوگون کو اس ٹیکس سے بری کر دیا جاویگا اسلیے ۱،۲۵،۴۴۳ پونڈ کم کرکے ۴ لاکھ پونڈ کا اندازہ لگایا گیا ہے اور قانون حفاظت حق ایجاد و اختراع (پیٹنٹ) کے نفاذ سے ایک لاکھ پونڈ ترکی آمدنی ہونیکا اندازہ کیا گیا ہے۔ مگر اس قانون کے نفاذ سے پہلے ابھی ضابطہ کے چند امور کی تکمیل ہو جانی ضروری ہے۔

محصول درآمد و برآمد کی سالانہ اوسط ان سالون مین ۱۴ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ سالانہ تھی مگر ۱۳۱۲ھ مین جو تجارت کی بیرونقی رہی اوسے مدنظر رکھکر ۱۴ لاکھ پونڈ ترکی کا اندازہ لگایا گیا ہے پچھلے مہینون مین پرمٹ خانونکی آمدنی

بڑھنی شروع ہو گئی ہے اور سال رواں کی عمدہ فصلون سے امید ہے کہ اور زیادہ بڑھ جاویگی۔

مدات خرچ مین سے قومی قرضہ کے سود و بیباقی وغیرہ کے لیئے ۶۴ لاکھ ۵۹ ہزار ۳ سو چھ پونڈ ترکی کا بہ تفصیل ذیل اندازہ لگایا گیا ہے:-

	پونڈ ترکی
قرضہ مکفول بضمانت خراج مصر	۷۵۰۰۵۹
قرضہ جن کا اہتمام مجلس انتظام قرضہ قومی کے سپرد ہے بمعہ خرچ انتظام ----	۲۶۶۱۹۹۱
دیگر قرضے	۱۲۰۴۸۳۹
فلوٹنگ ڈیبٹ (یعنے سرکار کی طرف سے جو کرنسی نوٹ جاری ہین)	۵۲۳۵۲۳
ضمانتہاے ریلوے	۸۶۸۸۹۴
تاوان جنگ	۴۵۰۰۰۰
	۶۴۵۹۳۰۶

انتظامی محکمون کے اخراجات کو بجٹ مین کم کرکے دکھلانے سے کمیشن نے اون محکمون سے خط و کتابت کرکے یہ اطمینان کر لیا تھا کہ تخفیف خرچ سے سرکاری کاروبار مین کوئی ہرج نہین ہوگا چنانچہ بجٹ مین جو تخفیفین دکھائی گئی ہین اون کو عمل مین لائے جانے کیلئے احکام صادر ہو گئے ہین خاصکر ردیف فوج کو رخصت کرنے کیلئے وزارت اور گورنران صوبہ کو حکم دیا گیا ہے۔ اسٹیمیٹ کا موازنہ حسب ذیل ہے:-

آمدنی	۱۸۵۱۱۳۲۳ پونڈ ترکی
خرچ	۱۸۴۲۹۴۱۱ "
فاضلہ	۸۱۹۱۲ "

بجٹ مین غیر معمولی اخراجات کیلئے کوئی اسٹیمیٹ تیار نہین کیا گیا۔ پس یہ صورت مندرجہ بالا تب ہی قایم رہ سکتی ہے کہ آمدنی کو غیر معمولی خرچ پر صرف کرنے سے محفوظ رکھا جائے۔ مگر ویسے ہی دوسری طرف جدید اجارون سے جو آمدنی حاصل ہوگی۔ اور نئے تجارتی معاہدون سے آمدنی محصول درآمد و برآمد مین جو اضافہ ہو جائے گا۔ اون کو حساب مین شامل نہین کیا گیا اس لیئے یقین کامل ہے کہ ضروری اخراجات غیر معمولی کیلئے یہ نئی آمدنیان کفایت کرسکین گی۔ کل بجٹ مین مشتبہ رقم صرف وہ ایک لاکھ پونڈ کی ہے جو قانون پیٹنٹ کے نفاذ پر لائسینس ٹیکس سے حاصل ہوگی ÷

بجٹ آمدنی و خرچ سلطنت عثمانیہ

برائے سنہ ۱۳۱۴ ترکی۔

مطابق

(مارچ ۱۸۹۷ء لغایت فروری ۱۸۹۸ء)

آمدنی

صیغہ	سالانہ اوسط سنہ ۱۳۰۱ لغایت سنہ ۱۳۱۱ھ	سنہ ۱۳۱۳ھ کی آمدنی
۱۔ محاصل بلا واسطہ و عشر و ٹیکس۔		
	پونڈ ترکی	پونڈ ترکی
محصول اراضی قسطنطنیہ	۲۷۵۰۲۲	۲۷۵۰۲۲
محصول اراضی دیگر صوبجات	۲۲۳۶۹۰۲	۲۲۳۶۹۰۲
محصول پیشہ وران از صوبجات	۷۴۲۱۳۵	۵۰۰۰۰۰
بدل عسکریہ از صوبجات	۸۸۶۲۱۰	۸۸۶۲۱۰
عشر	۴۲۳۲۲۳۸	۴۱۰۰۰۰۰
ٹیکس اغنام و مویشی	۱۷۳۷۸۴۹	۱۹۳۷۸۴۹
ٹیکس خنازیر	۱۶۲۱۳	۱۶۲۱۳
کرایہ مکانات	۳۵۶۶۷	۳۵۶۶۷
دیگر ٹیکس	۳۶۹۳۹۳	۳۶۹۳۹۳
میزان	۱۰۵۳۱۷۲۹	۱۰۲۵۷۲۵۶

خرچ

صیغہ	خرچ سنہ ۱۳۱۳ھ میں	تخفیف	خرچ سنہ ۱۳۱۴ھ میں
۱۔ سول لسٹ	ترکی پونڈ	پونڈ ترکی	پونڈ ترکی
سلطانی سول لسٹ	۹۲۷۱۰۲	۵۰۰۰۰	۸۷۷۱۷۲
وظیفہ شاہزادگان و شاہزادیان	۳۰۵۳۷۸	۰	۳۰۵۳۷۸
میزان	۹۳۲۵۵۰	۵۰۰۰۰	۸۸۲۵۵۰
۲۔ قرضہ قومی			
قرضہ مجتمعہ و سود وغیرہ	۵۰۹۳۰۸۸	۰	۵۰۹۳۰۸۸
قرضہ رواں (سود وغیرہ)	۱۳۹۴۲۱۸	۰	۱۳۹۴۲۱۸
میزان	۶۴۵۹۳۰۶	۰	۶۴۵۹۳۰۶

آمدنی

صیغہ	پونڈ ترکی سالانہ اوسط سنہ ۱۳۰۹ لغایت سنہ ۱۳۱۱ھ	پونڈ ترکی سنہ ۱۳۱۳ھ کی آمدنی
۲۔ محاصل بالواسطہ و متفرق آمدنیان		
محصول پرمٹ خانجات	۲۱۶۵۷۸۴	۲۰۰۰۰۰۰
محصول نمک	۷۸۶۱۹۰	۷۸۶۱۹۰
محصول تمباکو	۷۵۴۲۹۵	۷۵۴۲۹۵
محصول سگرات	۲۴۸۵۳۵	۴۴۸۵۳۵
محصول لکڑی	۲۷۷۱۱۰	۲۷۷۱۱۰
محصول ماہی گاہین	۱۰۷۶۱۶	۱۰۷۶۱۶
عشر تمباکو	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
محصول ریشم	۱۰۶۳۸۷	۱۰۶۳۸۷
کمپنی فروخت تمباکو کے منافعہ کا حصہ	۵۵۱۰۰	۵۵۱۰۰
کمپنی مذکور سے ٹیکس بلگیریا سے معہ بلوا کی	۴۰۰۰۰	۴۰۰۰۰
بابت نیز رومیلیا کی زرعی پیداوار کا حصہ	۸۶۴۶۴	۸۶۴۶۴
متفرق	۹۴۴۹	۹۴۴۹
میزان	۴۴۳۶۹۳۰	۴۵۷۱۱۴۶
۳۔ انتظامی محکموں کی آمدنیاں جنگی محکمے		
وزارت حربیہ	۳۰۷۵۰۷	۳۰۷۵۰۷

خرچ

صیغہ	پونڈ ترکی خرچ سنہ ۱۳۱۱ھ مین	پونڈ ترکی تخفیف	پونڈ ترکی خرچ سنہ ۱۳۱۲ھ مین
۳۔ مذہبی مصارف وغیرہ			
اوقاف	۶۵۰۰۰	۹۷۵۰	۵۵۲۵۰
کاروانسرائین	۴۸۱۲۰	۰	۴۸۱۲۰
شفاخانجات برائے اجانب	۶۱۹۳	۰	۶۱۹۳
جنگی پنشنین	۲۰۰۲۷۳	۲۰۰۲۷	۱۸۰۲۴۶
سول پنشنین	۳۶۸۴۰۰	۳۶۸۴۰	۳۳۱۵۶۰
انعامات تیمارداری ضیافت وغیرہ	۱۲۳۱۱۵	۰	۱۲۳۱۱۵
معلفیون کی واگذاری	۵۰۰۰	۰	۵۰۰۰
میزان	۸۱۶۱۰۱	۶۶۶۱۶	۷۴۹۴۸۴
۴۔ جنگی محکمے			
بری فوج	۵۱۹۹۹۵۴	۸۰۷۲۵۶	۴۳۸۹۶۹۸
بحری فوج	۶۵۳۱۷۵	۱۰۶۹۶۱	۵۴۶۲۰۹
توپ خانہ	۵۵۲۱۲۲	۸۹۹۴۵	۴۶۲۱۷۷
جبہ خانہ	۱۱۹۲۸۷۵	۱۷۸۹۳۱	۱۰۱۳۹۴۴
میزان	۷۶۹۵۱۲۱	۱۱۸۳۰۹۳	۶۵۱۲۰۲۸

صیغہ	آمدنی: سالانہ اوسط فی سنہ ۱۳۱۰ لغایت ۱۳۱۲ھ	آمدنی: سنہ ۱۳۱۳ کی آمدنی
وزارت بحریہ	پونڈ ترکی ۱۴۹۸۰۹	پونڈ ترکی ۱۴۹۸۰۹
توپخانہ عامرہ	۷۱۳۲۵	۷۱۳۲۵
فوجی پولیس (جندارمہ)	۴۱۲۵	۴۱۲۵
میزان	۵۳۲۷۹۳	۵۳۲۷۹۳
سول محکمے		
وزارت صیغہ اندرونی	۴۵۲۲۰	۴۵۲۲۰
شیخ الاسلامت	۴۳۰۰۸	۴۳۰۰۸
ڈاک و تار	۴۰۵۱۱۴	۴۰۵۱۱۴
پولیس	۲۹۰۲	۲۹۰۲
معدلت عامہ	۲۳۳۸۸۶	۲۳۳۸۸۶
صیغہ خارجیہ	۳۶۰۱۵	۳۶۰۱۵
تجارت و تعمیرات عامہ	۲۱۹۰۲	۲۱۹۰۲
زراعت جنگلات و معادن	۳۱۰۸۴۶	۳۱۰۸۴۶
سود و رقوم جو بنک عثمانیہ میں جمع ہیں	۳۸۶۹۲	۳۸۶۹۲
متفرق آمدنیاں	۲۴۳۴۷۷	۲۴۳۴۷۷
دفتر خانہ	۲۲۴۲۲۱	۲۲۴۲۲۱
محکمہ حفظان صحت	۸۷۸۲۹	۸۷۸۲۹
کونسل عامہ صحت عامہ ملکی	۱۹۷۵	۱۹۷۵
کمپنی مخصوصیہ	۲۰۱۳۱۲	۲۲۷۳۴۶

صیغہ	خرچ: خرچ سنہ ۱۳۱۳ میں	خرچ: تخفیف بحساب پندرہ فیصدی	تخفیف بحساب دس فیصدی	سنہ ۱۳۱۳ کا خرچ
	۵ - سول محکمے			
وزارت علمی و کونسل محکمہ داخلیہ	پونڈ ترکی ۹۸۹۳۲۲	پونڈ ترکی ۳۴۹۵۸		
سنیٹ	۴۱۶۱	۰		
محکمہ آڈٹ یعنی ٹربیونل	۱۳۷۰۲	۴۶		
شیخ الاسلامت	۲۲۱۸۱۶	۶۸۸		
کونسل حفظ صحت ملکی	۱۰۴۶۶	۵۹۲		
ڈاک و تار	۴۲۲۶۰۹	۱۵۴۶۶		
پولیس	۱۹۲۰۵۸	۵۴۶۹		
صیغہ خارجیہ	۲۰۶۳۸۸	۳۹۷۳		
معدلت	۴۶۱۴۴۱	۷۵۹۶		
محکمہ مذہبی	۹۳۶۰	۱۸		
سررشتہ تعلیم	۵۰۰۰۰	۷۵۰۰		
تجارت	۳۹۲۰۲	۲۷۵		
صیغہ مال	۶۶۸۰۴۱	۳۴۵۵۹		
اخراجات مختلف	۳۰۴۲۸۶	۸۳۸۴		
دفتر خانہ	۸۶۳۸۶	۵۶۵۶		
معادن و جنگلات	۱۲۵۲۴۱	۴۹۷۰	۱۹۶۸۷۳	۳۸۲۶۰۴۳

صیغہ	آمدنی: سالانہ اوسط سنہ ۱۳۱۰ لغایت سنہ ۱۳۱۲	آمدنی: سنہ ۱۳۱۳ کی آمدنی
معادن ہرقلیہ	پونڈ ترکی ۴۱۸۰۰	پونڈ ترکی ۳۹۶۰
میزان	۱۹۳۸۲۰۳	۱۹۶۲۰۳۷
میزان مد ۳	۲۴۷۰۹۹۶	۲۴۹۴۸۳۰
خزانہ عامرہ کا حصہ کمپنی تنباکو کے منافع مین	۵۱۷۷۵	۵۱۷۷۵
۴۔ خراج (متعدد)	۱۱۳۶۳۱۶	۱۱۳۶۳۱۶
میزان کل آمدنی	۱۸۹۲۷۷۴۶	۱۸۵۱۱۳۲۳

صیغہ	خرچ: خرچ سنہ ۱۳۱۴ مین	خرچ: تخفیف بحساب پندرہ فیصدی	تخفیف کے بعد [illegible]	خرچ ۱۳۱۴ کا
محکمہ حفظان صحت	پونڈ ترکی ۹۳۸۴۲			
شرکت مخصوصیہ	۲۲۶۳۳۴			
معادن ہرقلیہ	۲۸۴۱۱			
میزان	۴۱۵۳۰۶۶	میزان کل تخفیف ۳۲۷۰۲۳		۳۸۲۶۰۲۲
میزان کل خرچ و تخفیف	۲۰۰۵۶۱۴۴	۱۲۲۶۷۳۳		۱۸۸۲۹۴۱۱
فاضلہ				۸۱۹ ۱۲

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۱۹۸۵

۹۴۹۲۶

11 یں ع

محمد انشاء اللہ

سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت اور اوسکی باجگذار ریاستیں

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس رفقاء، مجلس انتظامی مجالس تعلیمات و نصاب پانچ کتابیں ایک ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیات ملحقہ و گزیٹیڈ عہدہ داران جامعہ اور اراکین دار الترجمہ دس کتابیں ایک ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۳۔ طلبائے ایم اے جماعت دو کتابیں [illegible] ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں کے طلبہ تین کتابیں ایم اے و بی اے کے طلبہ دو کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلب بحساب ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائیگا۔

۵۔ شرط موقع کتابیں مکرر جاری کی جاسکیں گی اگر ان کی ضرورت کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر ذمہ داری عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا یا حاشیہ پر لکھنا منع ہے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالہ کی کتابیں جاری نہیں کی جا سکیں گی۔ فقط